اردو ترجمہ

# تذکرة الشہادتین

## مع

# علامات المقربین

تصنیف

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

# تذکرة الشہادتین مع اردو ترجمہ

و

# سیرة الابدال مع اردو ترجمہ

شائع کردہ..... نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ

سیٹنگ........ مدثر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ

طابع........ طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ چناب نگر

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

# پیش لفظ

حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب تذکرۃ الشہادتین کے آخر پر ایک طویل مضمون عربی زبان میں تحریر فرمایا تھا جس کا آخری حصہ ’’علامات المقربین ‘‘ کے نام سے معروف ہے۔ اس کا ترجمہ مکرم محمد سعید صاحب انصاری مرحوم نے کیا تھا۔

نیز سیرۃ الابدال جو کہ حضور کی عربی زبان کی فصاحت وبلاغت پر مشتمل کتاب ہے۔ اس کتاب کا ترجمہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ نے کیا تھا۔ عربک بورڈ ربوہ نے ان دونوں تراجم پر نظر ثانی کی ہے اور کوشش کی ہے کہ اردو ترجمہ عربی متن کے عین مطابق ہو۔ بورڈ نے عربی متن کو ایڈیشن اول کے مطابق کرنے اور سہو کتابت کے مقامات کی وضاحت اور اردو ترجمہ کی صحت کے سلسلہ میں گراں قدر کام کیا ہے۔ اردو دان طبقہ کی سہولت کے لئے اردو ترجمہ عربی متن کے سطر بہ سطر دیا جارہا ہے۔ ان دونوں کتب کا اردو ترجمہ افادۂ عام کے لئے شائع کیا جارہا ہے۔

سیرۃ الابدال کی حل لغات کے سلسلہ میں مکرم رفیق احمد صاحب ناصر اور ان کے ساتھی اساتذہ نے نمایاں خدمت سرانجام دی ہے۔

ان تراجم کی کمپوزنگ اور سیٹنگ مکرم مدثر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نظارت اشاعت نے کی ہے جبکہ پروف ریڈنگ کا کام میرے ساتھ مکرم محمد یوسف صاحب شاہد مربی سلسلہ نے کیا ہے۔ احباب ان تمام دوستوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

سید عبدالحیٔ

ناظر اشاعت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ

«٧٩»



بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡم

# اَلوقتُ وقتُ الدّعاءِ لَا وقت الملاحِمِ وقتل الأعداء



اعلموا أرشدكم الله أن الأمر قد خرج من أن يتهيّأ القوم للجهاد، ويُهلّوا له أهل الاستعداد، ويستحضروا الغزو، من الحضر والبدو، ويفوزوا فی استنجاد الجنود، واستحشاد الحشود، وإصحار الأسود. فإنّا نرى المسلمين أضعف الأقوام، في مُلكِنا هذا والعرب والروم والشام، ما بقيت فيهم قوة الحرب، ولا عِلْمُ الطعن والضرب، وأمّا الكفّار فقد استبصروا فی فنون القتال، وأعدّوا للمسلمين كلّ عدّة لِلاِستيصال،



بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡم

# یہ وقت دعا کا وقت ہے نہ کہ جنگ کرنے اور دشمنوں کو قتل کرنے کا وقت



اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے، جان لو کہ معاملہ اس سے بڑھ چکا ہے کہ قوم جہاد کے لئے تیاری کرے اور اس کے لئے اہل استعداد کو بلائے اور شہری اور دیہاتی لوگوں کو غزوہ کے لئے حاضر کرے اور وہ فوج کی مدد حاصل کرنے اور لوگوں کو جمع کرنے اور شیروں کو میدان میں لانے کے لئے کامیاب ہو جائے۔ کیونکہ ہم مسلمانوں کو دیکھتے ہیں کہ ہمارے اس ملک میں اور عرب، روم اور شام میں بھی وہ سب سے کمزور قوم ہیں۔ ان میں نہ جنگ کرنے کی طاقت باقی رہی اور نہ ہی وہ نیزہ زنی سے واقف ہیں اور نہ شمشیر زنی سے جبکہ کفار فنونِ حرب میں بہت طاق ہیں اور انہوں نے مسلمانوں کی بیخ کنی کے لئے ہر طرح کی تیاری کر رکھی ہے

ونریٰ أن العِدا من کل حدَبٍ ینسلون ، وما یلتقی جمعان إلا وهم یغلبون. فظهر ممّا ظَهَرَ أن الوقت وقت الدعاء، والتضرّع فی حضرة الکبریاء لا وقت الملاحم وقتل الأعداء ، ومن لا یعرف الوقت فیُلقِی نفسه إلی التهلکة ، ولا یری إلّا أنواع النّکبة والذلّة. وقد نُکِّست أعلام حروب المسلمین ألا تریٰ؟

و أین رجال الطعن والسیف والمُدیٰ ؟ السیوف أُغمِدَت ، وَالرّماح کُسِّرت، وأُلقِیَ الرعب فی قلوب المسلمین، فتراهم فی کل موطنٍ فارّین مدبرین .وإنّ الحرب نهبت أعمارهم، وأضاعت عسجدهم وعقارهم ، وما صلح بها أمر الدین إلیٰ هذا الحین، بل الفتن تموّجت وزادت ، وصراصر الفساد أهلکت الملّة وأبادت ، وترون قصر الإسلام قد خرّت شعفاته ، ﴿۸۰﴾

اور ہمیں نظر آرہا ہے کہ دشمن ہر بلندی کو پھلانگتے چلے آرہے ہیں اور جب کبھی دو لشکروں میں مُٹھ بھیڑ ہوتی ہے تو وہی غالب آتے ہیں۔ اس مشاہدہ سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ یہ وقت دعا اور خدائے بزرگ و برتر کے حضور عاجزی سے گڑگڑانے کا وقت ہے نہ کہ جنگوں اور دشمنوں کو قتل کرنے کا وقت۔ اور جو وقت کی نزاکت کو نہیں سمجھے گا وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالے گا اور ہر طرح کی نکبت اور ذلّت دیکھے گا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ مسلمانوں کی جنگوں کے پرچم سرنگوں کر دیئے گئے ہیں۔

کہاں ہیں نیزہ اور شمشیر اور ہاتھوں کو چلانے والے۔ تلواریں میانوں میں رکھ دی گئیں اور نیزے توڑ دیئے گئے ہیں اور مسلمانوں کے دلوں میں رعب ڈال دیا گیا۔ پس تو انہیں ہر میدان میں پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے دیکھتا ہے۔ جنگ نے ان کی زندگیاں چھین لی ہیں اور ان کے زر و جواہر اور جائیدادوں کو تباہ کر دیا ہے۔ ان جنگوں کے ذریعہ دین کا کوئی معاملہ اب تک سُلجھ نہ سکا بلکہ فتنے موج در موج اُٹھے اور بڑھتے چلے گئے اور فساد کی باد صرصر نے ملّت کو تباہ و برباد کر دیا۔ تم دیکھ رہے ہو کہ قصر اسلام کے کنگرے گر گئے

وعُفّرت شَرَفاته ، فأى فائدة ترتّبت من تقلّد السيف والسنان، وأى مُنية حصلت إلٰى هذا الأوان، من غير أنّ الدّماء سُفكت، والأموال أُنفِدَت ، والأوقات ضُيّعت، والحسرات أُضعفت. ما نفعكم الخميس، ووُطِئتم إذا حمى الوطيس.

فاعلموا أن الدعاء حَرْبَةٌ أُعطيت من السماء لِفتح هذا الزمان، ولن تغلبوا إلّا بهذه الحربة يا معشر الخلّان، وقد أخبر النبيّون من أوّلهم إلى آخرهم بهذه الحربة، وقالوا إنّ المسيح الموعود ينال الفتح بالدعاء والتضرع فى الحضرة ، لا بالملاحم وسفك دماء الأمّة.

و إنّ حقيقة الدعاء. الإقبال على اللّٰه بجميع الهمّة، والصدق والصبر لدفع الضرّاء ، وإن أولياء اللّٰه إذا توجّهوا إلٰى ربّهم لدفع موذٍ بالتضرّع والابتهال، جرت عادة اللّٰه أنه يسمع دعاءهم ولو بعد حين أو فى الحال،

اوراس کی عظمتیں پیوند خاک ہوگئیں۔ پھر تلوار اور نیزے لٹکانے کا کیا فائدہ ہوا اور اب تک کون سی تمنا برآئی، سوائے اس کے کہ خون بہائے گئے اور اموال تباہ کردیئے گئے، اوقات ضائع ہوئے اور حسرتیں بڑھ گئیں اور لشکر نے تمہیں کوئی فائدہ نہ پہنچایا البتہ جب جنگ بھڑک اُٹھی تو تم روند دیئے گئے۔

پس تم جان لو کہ دعا وہ نیزہ ہے جو اس زمانے کی فتح کے لئے مجھے آسمان سے عطا کیا گیا ہے۔اے دوستو! اس حربے کے بغیر تم ہرگز غالب نہیں ہو سکتے۔اور تمام انبیاء نے اوّل تا آخر اسی حربے کی خبر دی ہے اور ان سب نے یہی کہا کہ مسیح موعود دعا اور اللہ کے حضور تضرع کے ذریعہ فتح حاصل کرے گا نہ کہ جنگ وجدال اور امت کا خون بہا کر۔

اور دعا کی حقیقت یہ ہے کہ تکلیف کو دور کرنے کے لئے پوری ہمت،صدق اور صبر کے ساتھ اللہ کی طرف جھکنا۔اولیاء اللہ جب کسی ضرر رساں چیز کو دور کرنے کے لئے تضرع اور ابتہال کے ساتھ اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو عادت اللہ اسی طرح سے جاری ہے کہ وہ ان کی دعا کو ضرور سنتا ہے خواہ کچھ مدت کے بعد یا فی الفور

وتوجّهت العناية الصمدية ليدفع ما نزل بهم من البلاء والوبال، بعد ما أقبلوا على الله كل الاقبال، وإنّ أعظم الكرامات استجابة الدّعوات، عند حلول الآفات.

فكذالك قُدِّرَ لآخر الزمان، أعنى زمن المسيح الموعود المرسل من الرّحمان، إن صفّ المصاف يُطوىٰ، وتُفتح القلوب بالكَلِمِ وتُشرَح الصّدُورُ بالهُدىٰ، أو يُنقل النّاس إلى المقابر من الطاعون أو قارعةٍ أخرىٰ، وكذالك اللّٰه قضىٰ، ليجعل الهزيمة على الكفر ويُعلى فى الأرض دينًا هو فى السّماء علا، وإن قدمى هذه على مصارع المنكرين، وسأُنصَرُ من ربّى ويُقضى الأمر ويتمّ قول ربّ العالمين. وَ هذه هى حقيقة نزولى من السّماء، فإنّى لا أغلب بالعساكر الأرضية بل بملائكة من حضرة الكبرياء. ﴿۸۱﴾

اوران کے کامل اقبال علی اللہ کے بعد خدائے صمد کی عنایت ان پر نازل ہونے والی آزمائش اور تکلیف کو دور کرنے کے لئے توجہ فرماتی ہے۔ آفات کے نزول کے وقت یقیناً قبولیت دعا سب سے بڑی کرامت ہے۔

پھر اسی طرح آخری زمانے، یعنی خدائے رحمان کے فرستادہ مسیح موعود کے زمانے کے لئے یہی مقدر کیا گیا ہے کہ رزمگاہ کی صف لپیٹ دی جائے گی اور کلام کے ذریعہ دلوں کو کھول دیا جائے گا اور ہدایت کے ذریعہ سینے کشادہ کر دیئے جائیں گے۔ یا طاعون یا کسی دوسری شدید آفت کے ذریعہ لوگوں کو قبروں کی طرف منتقل کر دیا جائے گا۔ اور اللہ نے اسی طرح فیصلہ فرمایا ہے کہ وہ ہزیمت کو کفر کا مقدر بنا دے اُس دین کو جو آسمان میں سربلند ہے اُسے زمین میں بھی سرفرازی بخشے۔ بلاشبہ میرا یہ پاؤں منکرین کی قتل گاہوں پر ہے۔ مجھے میرے پروردگار کی جناب سے ضرور نصرت حاصل ہوگی اور امرِ الٰہی نافذ ہوگا اور پروردگار کی بات پوری ہوگی اور یہی میرے آسمان سے نازل ہونے کی حقیقت ہے۔ میں زمینی فوجوں کے ذریعہ سے نہیں بلکہ بزرگ وبرتر خدا کے فرشتوں کے ذریعہ غالب ہوں گا۔

قيل ما معنى الدعاء بعد قدرٍ لا يُردّ، وقضاءٍ لا يُصدّ؟ فاعلم أنّ هذا السرّ مَوُرٌ تضلّ به العقول، ويغتال فيه الغول، ولا يبلغه إلّا من يتوب، ومن التّوبة يذوب، فلا تزيدوا الخصام أيّها اللّئام، وتلقّفوا منّي ما أقول، فإنّي عليم ومن الفحول ، وليس لكم حظّ من الإسلام إلّا مِيْسمه ، أولبوسه ورسمه، فمن أرهف أُذنه لسمع هذه الحقائق، وحفد إلينا كاللّهيف الشائق ، فسأخفره بما يَسُرُوْ رِيْبَته ويَمْلأ عيبته ، وهو أنّ اللّٰه جعل بعض الأشياء معلّقًا ببعضها من القديم، وكذالك علّق قدرَه بدعوة المضطر الأليم. فمن نهض مُهَرْوَلًا إلٰى حضرة العزّة ، بعبرات متحدّرة ودموع جارية من المقلة ، وقلب يضجر كأنه وُضع على الجمرة ،

کہا جاتا ہے کہ نہ ردّ ہونے والی تقدیر اور نہ ٹلنے والی قضاء وقدر کے بعد دعا کے کیا معنٰی ؟ سو یاد رہے کہ یہ راز ایک ایسی راہ ہے جس میں عقلیں بھٹک جاتیں اور غول بیابانی ہلاک ہوجاتا ہے۔ اس (راز) کو صرف توبہ کرنے والا ہی پاتا ہے توبہ سے وہ پگھل جاتا ہے۔ اس لئے اے کمینو! تم جھگڑے کو طول مت دو اور جو میں کہتا ہوں اسے ذہن نشین کر لو، کیونکہ میں اہل علم اور نابغۂ روزگار ہوں اور تمہاری اسلام سے وابستگی محض علامتی، نمائشی اور رسمی ہے اس لئے جو شخص میرے ان حقائق کو گوشِ ہوش سے سنے گا اور ایک ذوق وشوق رکھنے والے مضطر شخص کی طرح ہماری جانب بسرعت دوڑتا ہوا آئے گا تو میں اس کو ایسی امان دوں گا جو اُس کے تمام شکوک وشبہات دور کردے گی اور اس کی زنبیل (خانۂ دل) کو بھر دے گی۔ اور وہ راز یہ ہے کہ اللہ نے قدیم سے بعض اشیاء کو بعض سے وابستہ کیا ہوا ہے اسی طرح اُس نے قضاء وقدر کو بھی ایک دردمند اور مضطر انسان کی دعا کے ساتھ وابستہ کیا ہے۔ پھر جو شخص ایستادہ ہوکر بہتے آنسوؤں اور چشم اشکبار اور ایسے دل کے ساتھ ربّ العزۃ کی طرف بھاگتا ہوا آتا ہے جو اس طرح بے چین ہو گویا اسے انگیٹھی پر رکھ دیا گیا ہو

تـحـرك لـه مـوج الـقـبـول من الـحـضـرة، ونُجّيَ من كرب بلّغ أمـره إلـى الهـلكة ، بيد أن هذا المقام، لا يحصل إلا لمن فنٰى فى اللّٰه وآثر الحبيب العلّام، وترك كُـلّما يُشابه الأصنام، ولـبّٰى نداء القرآن، وحضر حريم السلطان ، وأطاع المولٰى حتّى فـنٰى ، ونهى الـنـفـس عـن الهوٰى ، وتيقّظ فى زمـن نـعـس الـنّـاس، وعـاث الـوسـواس ، ورضـى عن ربّه وما قـضٰـى، وألـقٰـى إليه العُرَى ، وما دَنّـس نـفـسـه بـالـذنوب ، بعد ما أُدخِلَ فى ديار المحبوب، بقلبٍ نـقـىّ، وعزمٍ قوىّ، وصدقٍ جلىّ، أولـئـک لا تُـضـاع دعواتهم، ولا تُـردّ كـلـماتهم، ومن آثر الموت لِـرَبّـه يُرَدّ إليه الحياةُ، ومن رضى لـه ببـخـسٍ ترجع إليه البركات،

تو اللہ کی جناب سے بھی اس کے لئے قبولیت دعا کی موج حرکت میں آتی ہے اور وہ شخص جاں گسل کرب سے نجات دیا جاتا ہے لیکن یاد رہے کہ یہ مقام صرف اسی کو حاصل ہوسکتا ہے جو اللہ کی ذات میں فنا ہو، اپنے حبیب علّام خدا کی ذات کو مقدم کرے، بتوں سے مشابہ ہر چیز کو ترک کردے اور قرآن کی آواز پر لبیک کہے اور اپنے سلطان کے آستانہ پر حاضر ہوجائے اور اپنے مولیٰ کی ایسی اطاعت کرے کہ بس اُسی میں محو ہوجائے اور ہر طرح کی نفسانی خواہشات سے اپنے آپ کو بچائے رکھے اور لوگوں کے اونگھنے کے زمانے میں خود کو بیدار رکھے اور وسوسہ ڈالنے والے کو دور رکھے اور اپنے رب اور اس کی قضاء وقدر سے راضی ہوجائے۔ اور دیارِ حبیب میں داخل کئے جانے کے بعد وہ اپنی عریانیوں اور گناہ کی ان تمام آلودگیوں کو جو ترغیبات نفس کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں انہیں پاک دل، مضبوط عزم اور صدق جلی کے ساتھ اس کے حضور پیش کردے۔ یہی لوگ ہیں جن کی دعائیں اکارت نہیں جاتیں اور نہ ہی ان کی باتیں ردّ کی جاتی ہیں۔ اور جس نے اپنے پروردگار کی خاطر موت کو ترجیح دی تو اُس کو زندگی دی جائے گی اور جو اس کی خاطر گھاٹے پر راضی ہوا تو اس کی طرف برکات لوٹائی جائیں گی۔

فلا تتمنّوه وأنتم تقومون خارج الباب، ولا يُعطى هذا العلم إلّا لمن دخل حضرة ربّ الأرباب، ثم يُؤخذ هذا اليقين عن التجاريب والتجربة شيء يفتح على الناس باب الأعاجيب، والذى لا يقتحم تنوفة السلوك، ولا يجوب موامي الغربة لرؤية ملك الملوك، فكيف تُكشَف عليه أسرار الحضرة، مع عدم العلم وعدم التجربة؟ وأمّا من سلك مسلك العارفين، فسوف يرىٰ كل أطروفة من ربّ العالمين. و مِنْ أحسنِ ما يُلمِحُ السالكُ هو قبولُ الدعاء، فسبحان الذى يُجيبُ دعوات الأولياء، ويكلّمهم ككلام بعضكم بعضًا بل أصفىٰ منه بالقوّة الروحانية، ويجذبهم إلىٰ نفسه بالكلمات اللذيذة البهيّة، فيرتحلون عن عرسهم وغرسهم إلىٰ ربهم الوحيد،

تم دروازے سے باہر کھڑے ہو کر اُس کی تمنّا نہ کرو یہ علم اسی کو دیا جاتا ہے جو ربّ الارباب کے حضور پیش ہوتا ہے۔ نیز یہ یقین تجربوں سے بھی حاصل کیا جاتا ہے۔ اور تجربہ وہ شے ہے کہ جس سے لوگوں پر عجائبات کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور وہ جو شخص سلوک کے بیان میں نہیں گھستا اور ملِک الملوک خدا کے دیدار کے لئے غریب الوطنی کے صحرا کو عبور نہیں کرتا تو پھر ایسے شخص پر عدمِ علم اور عدمِ تجربہ کے باوجود اسرارِ خداوندی کیسے منکشف ہوں۔ مگر ہاں وہ جو عارفوں کی راہ پر چلا۔ وہ ربّ العالمین کے مستحسن نادر کلام سے بالضرور حصّہ پائے گا۔ سب سے حسین مشاہدہ جو ایک سالک کرتا ہے وہ قبولیت دعا ہے۔ پس پاک ہے وہ جو اولیاء کی دعائیں قبول کرتا ہے اور ان سے ایسے ہمکلام ہوتا ہے۔ جس طرح تم ایک دوسرے سے کلام کرتے ہو بلکہ اُس کا وہ کلام قوت روحانی کی وجہ سے تمہارے کلام سے کہیں بڑھ کر پاک اور صاف ہوتا ہے اور وہ انہیں اپنے تابناک لذیذ کلام کے ذریعہ اپنی طرف کھینچتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ (اولیاء اللہ) اپنے تمام اہل وعیال اور مال ومتاع کو خیر باد کہتے ہوئے اپنے خدائے وحید کی طرف کوچ کرتے ہیں،

﴿۸۲﴾

راكبين على طِرُفٍ لا يشمس ولا يحيد . إنّهم قوم عاهدوا اللّٰه بحَلفَةٍ أن لا يؤثروا إلّا ذاته ، وأن لا يطلبوا إلّا آياته، وأن لا يتّبعوا إلّا آياته، فإذ أرى اللّٰه أنّهم وفق شرطه في كتابه الفرقان، كشف عليهم كل بابٍ من أبواب العرفان.ثم اعلم أنّ أعظم ما يزيد المعرفة هو من العبد باب الدعاء، ومن الربّ باب الإيحاء، فإن العيون لا تنفتح إلّا برؤية اللّٰه بإجابته عند الدعاء ، وعند التضرّع والبكاء ، ومن لم يُكشف عليه هذه الباب فليس هو إلّا مغترًا بالأباطيل ، ولا يعلم ما وجه الرب الجليل. فلذالك يترك ربّه ويعطف إلٰى مراتب الدنيا الدنيّة ، ويشغف قلبه بالأمتعة الفانية ، ولا يتنبّه على انقراض العمر وعلى الحسرات عند ترك الأماني، والرحلة من البيت الفاني،

ایسے اعلیٰ نسل کے گھوڑے پر سوار ہوکر جو نہ منہ زور ہے نہ منفرد، یہ وہ قوم ہے جنہوں نے حلف اٹھا کر اللہ سے عہد کیا ہوا ہے کہ وہ صرف اُسی کی ذات کو مقدم رکھیں گے اور صرف اسی کی آیات کے طالب ہوں گے اور اسی کی آیات کی پیروی کریں گے۔ پھر جب اللہ دیکھتا ہے کہ وہ کتاب الٰہی میں بیان شدہ شرائط کے عین مطابق ہیں تو وہ ان کے لئے اپنے عرفان کے تمام دروازے کھول دیتا ہے۔ پھر تو جان لے کہ عظیم تر امر جس سے معرفت میں مزید اضافہ ہوتا ہے وہ بندے کی طرف سے دعا کا دروازہ ہے اور پروردگار کی طرف سے وحی ہے کیونکہ بغیر رؤیتِ الٰہی آنکھیں نہیں کھلتیں جو دعا اور آہ وزاری کے وقت خدا کے جواب سے ہوتی ہے۔ اور جس پر خدا تعالیٰ یہ دروازہ نہ کھولے وہ صرف جھوٹی باتوں کے ذریعہ فریب خوردہ ہے اور ربّ جلیل کے چہرہ سے ناآشنا ہے۔ اس لئے وہ اپنے رب کو چھوڑ دیتا ہے اور اس کمینی دنیا کے مراتب کی طرف جھک جاتا ہے اور اُس کا دل فانی ساز وسامان کا گرویدہ ہو جاتا ہے اور وہ زندگی کے اختتام اور خواہشات چھوڑنے کے وقت حسرات اور دارِفانی سے کوچ کرنے سے بے خبر ہے،

ولا يـذكـر هـادِمًـا يجعل رَبعه دار الـحـرمـان والحسرة ، وأوهن مِن بيـت الـعنكبوت وأبعد من أسباب الـراحة .وإذا أراد الـلّـه لعبدٍ خيرا يهتف فـى قـلبه داعى الفلاح، فإذا الـلـيـل أبـرق مـن الصباح ، وكل نـفـسٍ طُهِّـرَت هى صنيعة إحسان الـربّ الكريم ، وليس الإنسان إلّا كدودة من غير تربية الخلّاق الرّحيم. وأوّل ما يبدأ فى قلوب الصالحين، هو التبرّى من الدنيا والانقطاع إلٰى ربّ الـعـالمين. وإن هـذا هو مرادٌ أنقض ظهر السالكين، وأمطر عليهم مـطـر الحزن والبكاء والأنين، فإن النفس الأمّارة ثعبان تبسط شَرك الهوٰى، ويهلك الناس كلّهم إلّا مَـن رحـم ربُّـه وبسط عليه جناحه بـاللُّطف والهُدٰى. وإن الدعاء بذرٌ ينميه اللّٰه عند الزِراعة بِالضراعة ، وليـس عـنـد العبد بضاعة من دون هـذه الـبـضـاعة، وإنـه مـن أعـظـم دواعـى تُـرجٰـى مـنـهـا الـنـجـاة

وہ موت کو یاد نہیں کرتا جو اُس کے مسکن کو حسرت وحرمان کا گھر اور مکڑی کے جال (بیت العنکبوت) سے زیادہ کمزور اور راحت کے سامانوں سے دور تر کر دے گا اور جب اللہ اپنے کسی بندے سے بھلائی کا اِرادہ کرتا ہے تو فلاح کا داعی (فرشتہ) اُس کے دل میں آواز دیتا ہے تو ناگہاں رات صبح سے بھی زیادہ روشن ہو جاتی ہے اور ہر نفس جو پاک کیا جاتا ہے وہ رب کریم کے احسان کی صنعت ہوتی ہے اور خلّاق ،رحیم خدا کی تربیت کے بغیر انسان محض ایک کیڑے کی طرح ہے۔صالحین کے قلوب میں سب سے پہلے جس امر کا آغاز ہوتا ہے وہ دنیا سے بیزاری اور ربّ العالمین کی طرف انقطاع ہے اور یہی وہ عظیم مقصد ہے جو سالکوں کی کمر توڑ دیتا ہے اور وہ ان پر غم ،گریہ اور آہ و زاری کی بارش برساتا ہے کیونکہ نفس امّارہ ایک اژدہا ہے جو خواہشات نفسانیہ کے جال کو پھیلاتا اور تمام لوگوں کو ہلاک کر دیتا ہے سوائے ان کے جن پر ان کا ربّ رحم فرماوے اور جن پر اپنے لطف وہدایت کے پَر پھیلا دے۔دعا ایک بیج ہے جسے اللہ کاشت کے وقت تضرع سے بڑھاتا ہے اور بندے کے پاس اس سرمایہ کے سوا کوئی اور سرمایہ نہیں ہے۔اور یہ سب سے بڑا سبب ہے جس سے نجات کی امید رکھی جاتی

﴿۸۳﴾ وتُدفعُ الآفات. ومن كان زيرًا للأبدال، وأذنًا لأهل الحال، تُفتح عينه لرؤية هذا النور، ويُشاهد ما فيه من السرّ المستور. ولا يشقى جليس أولياء الجناب، ولو كان كالدواب. أو في غلواء الشباب، بل يُبدّلُ ويُجعَلُ كالشيخ المذاب. فطوبىٰ للّذين لا يبرحون أرض المقبولين، ويحفظون كلمهم كخلاصة النضّ ويجمعونها كالممسكين. و الذين يُشجّعون قلوبهم لتحقير عباد الرّحمان، ويقولون كل ما يخطر في قلوبهم من السبّ والشتم والهذيان، إنهم قوم أهلكوا أنفسهم وأزواجهم وذراريهم بهٰذه الجرأة، ويموتون ولا يتركون خلفهم إلا قلادة اللعنة. يُريدون أن يُطفئوا نور اللّٰه وكيف شمس الحق تجبّ؟ وكيف ضياء اللّٰه يُحتجب؟

اور آفات کودور کیا جاتا ہے۔اور جو شخص ابدال کا ہمنشین اور صاحب حال کا ہم گوش ہوتو اُس کی آنکھ اس نور کے دیکھنے کے لئے کھول دی جاتی ہے اور وہ اس میں موجود پوشیدہ راز کا مشاہدہ کرلے گا۔ جنابِ الٰہی کے اولیاء کا ہمنشین کبھی نامراد نہیں ہوتا اگر چہ وہ چوپایوں سا ہی ہو، یا وہ عنفوان شباب کی مستی میں ہو بلکہ وہ بدل دیا جاتا ہے اور اُسے اُس پیر فرتوت کی طرح کر دیا جاتا ہے جس کی جوانی گھل چکی ہو۔ پس خوشخبری ہے ان لوگوں کے لئے جو مقبولانِ الٰہی کی جگہ پر دھونی رمائے بیٹھے رہتے ہیں اور جوان کی باتوں کو خالص درہم و دینار کی طرح محفوظ رکھتے ہیں اوراسے کنجوسوں کی طرح جمع کرتے ہیں۔اور جو اللہ کے بندوں کی تحقیر پر اپنے دلوں کو دلیر کرتے ہیں اور جو بھی دل میں آئے اُسے گالی گلوچ اور یاوہ گوئی کی شکل میں بک دیتے ہیں۔ یقیناً یہی وہ قوم ہے جو ایسی جرأت دکھانے کی وجہ سے اپنے آپ کو، اپنی بیویوں کو اور اپنی نسل کو تباہ کرتے ہیں۔وہ خود مرجاتے ہیں لیکن اپنے پیچھے لعنت کا طوق چھوڑ جاتے ہیں۔وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو بجھا دیں لیکن حق کے سورج کو کیسے روکا جاسکتا ہے اور اللہ کے نور پر کس طرح پردہ ڈالا جاسکتا ہے؟

يسعون لكتمان الحق وهل لنور الله كتمٌ؟ أكذب هذا بل علٰى قلوبهم ختم؟ وإنّ الذين لا يقبلونني ويقولون إنّا نحن علماء هذا الزمان، إن هم إلّا أعداء الرَّحمان، لا يقربون إلا سُخط الديّان. يتفوّهون بمائة كلمة ما أُسّس أحدٌ منها على التقوٰى، هذه سيرة قوم يقولون إنّا نحن العلماء ويُعادون الحق والهدٰى، ولا ينتهجون إلا سُبُل الرّدٰى. فما أدراهم أنهم لا يموتون، وإلى الله لا يُرجعون، وعن الأعمال لايُسألون، وسيعلم الذين ظلموا أيّ منقلبٍ ينقلبون. فقوموا أيها العباد، قبل يومٍ يسوقكم إلى المعاد، فادعوا ربّكم بصوت رقيق، وزفير وشهيق، وأبرزوا بالتوبة إلى الربّ الغفور، قبل أن تبرزوا إلى القبور، ولا تلقوا عصا التسيار في أرض الأشرار،

وہ حق کو چھپانے کے لئے کوشش کرتے ہیں کیا اللہ کے نور کو بھی چھپایا جا سکتا ہے؟ کیا یہ جھوٹ ہے بلکہ ان کے دلوں پر مہر ہے۔ اور جولوگ مجھے قبول نہیں کرتے اور اپنے متعلق کہتے ہیں کہ ہم اس زمانے کے علماء ہیں وہ درحقیقت رحمٰن خدا کے دشمن ہیں اور خدائے قہار کی ناراضگی کے قریب جا رہے ہیں۔ وہ اپنے منہ سے سو کلمے نکالتے ہیں لیکن اُن میں سے ایک کلمہ بھی مبنی بر تقویٰ نہیں ہوتا۔ یہ ہے سیرت ان لوگوں کی جو کہتے ہیں کہ ہم علماء ہیں حالانکہ وہ حق وہدایت سے دشمنی کر رہے ہیں اور ہلاکت کی راہ پر گامزن ہیں۔ کس نے انہیں بتا دیا کہ وہ نہیں مریں گے اور اللہ کی طرف لوٹ کر نہیں جائیں گے اور ان سے ان کے اعمال کی باز پُرس نہیں کی جائے گی؟ ظالموں کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس پہلو لوٹائے جائیں گے۔ پس اے بندو! کھڑے ہو جاؤ، اس دن سے پہلے کہ وہ تمہیں ہانک کر آخرت کی طرف لے جائے۔ اس لئے تمہیں چاہئے کہ اپنے ربّ کو رقّت بھری آواز سے اور سسکیوں اور ہچکیوں سے پکارو۔ قبروں کی طرف روانہ ہونے سے پیشتر اپنے ربّ غفور کے سامنے توبہ کرتے ہوئے پیش ہو جاؤ۔ شریروں کی سرزمین میں سفرمت کرو،

ولا تقعدوا إلّا مع الأبرار، وكونوا مع الصادقين، وتوبوا مع التوّابين. ولا تيأسوا من رَوْحِ اللّٰه، ولا تمدّوا ظنونكم كالكافرين، ولا تُعرضوا إعراض المتكبّرين، ولا تُصرّوا على الكذب كالأرذلين. اَلا ترون إن كنتُ على الحق ولا تقبلونني فكيف مآل المنكرين؟ وإني أفوّض أمري إلى الله.هو يعلم ما في قلبي وما في قلوبكم.وإنّا أو إيّاكم لعلى هُدًى أو في ضلال مبين.

وإني أرى أن العِدا لا ينكرونني ﴾۸۴﴿
إلّا علوّا وفسادًا، وإنّهم رأوا آيات ربّي فما زادوا إلّا عنادًا، ألا يرون الحالة الموجودة، والبركات المفقودة؟ أفلا يدعو الزمان بأيديه مصلحًا يُصلح حاله ويدفع ما ناله؟ أما ظهرت البيّنات وتجلّت الآيات، وحان أن يُؤتى ما فات؟

صرف نیک لوگوں سے نشست رکھواور صادقوں کی معیّت اختیار کرو۔اور توبہ کرنے والوں کے ساتھ توبہ کرو۔ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہواور کافروں کی طرح اپنے ظنّی خیالات کو طول نہ دو اور متکبّر لوگوں کی طرح اعراض نہ کرو،اور رذیل لوگوں کی طرح جھوٹ پر اصرار نہ کرو۔کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر مَیں حق پر ہوااور تم نے مجھے قبول نہ کیا تو پھر منکروں کا کیا انجام ہوگا؟مَیں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں وہ میری اور تمہاری دلی کیفیات کو خوب جانتا ہے۔بہرحال ہم یا تم میں سے کوئی ایک لازماً یا تو واضح ہدایت پر قائم ہے یا کھلی گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔

اور میں یقیناً دیکھتا ہوں کہ دشمن محض گھمنڈ اور فساد کی وجہ سے میرا انکار کر رہے ہیں۔یقیناً انہوں نے میرے ربّ کے نشانات دیکھے بایں ہمہ وہ دشمنی میں ہی بڑھتے چلے گئے۔کیا وہ موجودہ حالت اور گمشدہ برکات نہیں دیکھتے؟ کیا زمانہ اپنے حال سے ایک ایسے مصلح کو نہیں پکار رہا جو اس کی حالت کی اصلاح کرے اور جو اس پر (مصیبت) وارد ہے اُسے دور کرے۔کیا کھلی نشانیاں ظاہر نہیں ہو چکیں اور واضح نشان روشن نہیں ہوئے۔اور اب وہ وقت آن پہنچا ہے کہ جو کچھ جاتا رہا تھا وہ دیا جائے۔

بل قلوبهم مظلمة ،وصدورهم ضيّقة، قوم فظاظ غلاظ ، خُلُقُهم نار يسعر فى الألفاظ ، وكَلِمُهُم تتطاير كالشواظ ، ما بقى فيهم أثر رقّة، وما مسّ خدودهم غروب مسكنة ، يُكفّرونني وما أدرى علىٰ ما يُكفّرونني؟ وما قلتُ إلّا ما قيل فى القرآن، وما قرأت عليهم إلا آيات الرحمان، وما كان حديث يُفترى، بل واقعة جلّاها اللّٰه لأوانها ، ويعرفها من يعرف رحمة الربّ مع شأنها. وكان الله قد وعد فى البراهين، الذى هو تأليف هذا المسكين، أن الناس يأتونني أفواجًا وعلىّ يجمعون، وإلىّ الهدايا يُرسلون، ولا أُترَكُ فردًا بل يسعى إلىّ فوج من بعد فوج ويقبلون، وتُفتح علىّ خزائن من أيدى الناس ومما لا يعلمون،

حقیقت یہ ہے کہ اُن کے دل تاریک ہیں اوران کے سینے تنگ۔ یہ قوم انتہائی بدخلق اور سخت مزاج ہے۔ان کے اخلاق ایسی آگ ہیں جوالفاظ کی شکل میں بھڑکتی ہے اوران کی باتیں شعلوں کی مانند اڑتی ہیں۔ان کے اندر نرم دلی کا کوئی نشان باقی نہیں رہا اور مسکینی کے آنسوؤں نے ان کے رخساروں کو چھوا تک نہیں۔وہ مجھے کافر قرار دیتے ہیں اور میں نہیں جانتا کہ کس بنا پر میری تکفیر کررہے ہیں۔اور میں نے تو صرف وہی کہا ہے جو قرآن میں کہا گیا ہے۔اور میں نے تو صرف اُن کے سامنے رحمٰن خدا کی آیات پڑھ کر سنائی ہیں۔ یہ بات افترا نہیں بلکہ امر واقعہ ہے جسے اللہ نے اپنے وقت پر ظاہر فرمادیا۔اوراس کی معرفت اُسی شخص کو حاصل ہوگی جواللہ کی رحمت کواس کے حقیقی مقام سمیت سمجھتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے براھین احمدیہ میں، جواس عاجز کی تصنیف ہے، یہ وعدہ فرمایا ہے کہ لوگ فوج درفوج میرے پاس آئیں گے اور میرے پاس جمع ہوں گے اور مجھے تحائف بھیجیں گے اور میں تنہا نہیں چھوڑا جاؤں گا بلکہ لوگ فوج درفوج میری طرف دوڑتے ہوئے آئیں گے اور مجھے قبول کریں گے اورلوگوں کی طرف سے نیز ایسے ذرائع سے جنہیں لوگ نہیں جانتے مجھ پر خزائن کھولے جائیں گے

وأُعصَم من شر الأعداء وما يمكرون، وأُعطٰى عمرًا أُكَمِّلُ فيه كلّ ما أراد الله ولو يستنكف العدا ويكرهون ، ويُوضَع لي قبولٌ في الأرض ويُفديني قوم يهتدون، فتمّ كلّ ما قال ربّي كما أنتم تنظرون. أفسحر هذا أم أنتم لا تبصرون؟ ولو كان هذا الأمر من عند غير الله لما تمّ هذه الأنباء ولهلَكتُ كما يهلك المفترون.

وترون أن جماعتي في كل عام يتزايدون، وما ترك الأعداء دقيقة في إطفاء نور الله فتمّ نور الله وهم يفزعون، فانسابوا إلى جحورهم وما تركوا الغلّ وهم يعلمون. أهذا من عند غير الله. ما لكم لا تستحيون ولا تتأمّلون؟ أتحاربون الله بأسلحةٍ منكسرة وأيدٍي مغلولة ؟ ويلٌ لكم ولما تفعلون. أ هٰذا فعل مفترى كذّاب؟

اور میں دشمنوں کے شر اور ان کی مخفی تدابیر سے بچایا جاؤں گا۔ اور مجھے اتنی عمر دی جائے گی جس میں مَیں وہ سب کچھ مکمل کرلوں گا جس کا اللہ نے اِرادہ کیا ہے خواہ دشمن اس پر ناک بھوں چڑھائیں اور اسے ناپسند کریں۔ اور مجھے زمین میں قبولیت عطا کی جائے گی اور ہدایت پانے والے لوگ مجھ پر فدا ہوں گے۔ جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو، میرے خدا نے جو کچھ کہا تھا وہ سب پورا ہوا، کیا یہ جادو ہے یا تم نہیں دیکھتے۔ اگر یہ کاروبار غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو یہ پیش خبریاں پوری نہ ہوتیں اور ضرور میں مفتریوں کی طرح ہلاک ہو جاتا۔

اور تم دیکھتے ہو کہ میری جماعت ہر سال بڑھ رہی ہے اور دشمنوں نے تو اللہ کے نور کو بجھانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا پھر بھی اللہ کا نور پورا ہوا اور وہ گھبرا رہے ہیں۔ پس وہ اپنے بلوں میں واپس گھس گئے ہیں اور جانتے بوجھتے ہوئے بھی انہوں نے کینہ نہیں چھوڑا۔ کیا یہ غیر اللہ کی طرف سے ہے؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم شرم نہیں کرتے اور ذرا بھی غور نہیں کرتے۔ کیا تم شکستہ ہتھیاروں اور بندھے ہاتھوں اللہ سے لڑتے ہو؟ تم پر ہلاکت ہے اور تمہارے افعال پر۔ کیا یہ ایک مفتری کذّاب کا فعل ہو سکتا ہے؟

أو مثل ذالک أُيّد الكاذبون؟
أهذه الكلم من كذّاب ما لكم لا
تتقون. ألا تُردّون إلى الله أو
تُتركون فيما تشتهون؟ وكلّما
أوقدوا نارًا أطفأها الله ثم لا
يتدبّرون. وقالوا لولا سُمّي
خلفاء نبيّنا أنبياء كما أنتم
تزعمون، كذالک لئلّا يشتبه
على الناس حقيقة ختم النبوة.
ولعلّهم يتأدّبون، ثم لمّا مرّ على
ذالک دهرٌ أراد الله أن يُظهر
مشابهة السلسلتين في نبوّة
الخلفاء لئلّا يعترض
المعترضون، وليزيل الله
وساوس قوم يريدون أن يّروا
مشابهةً في النبوة وكذالک
يُصرّون، فأرسلني وسمّاني نبيّا
بمعنًى فصّلته من قبل. لا بمعنى
يظن المفسدون، ودفع الاعتراضين
ورعَى جنب هذا وذالک. إنّ
في هذه لهدًى لقومٍ يتفكّرون.

کیا کبھی جھوٹوں کی یوں تائید ہوئی ہے۔کیا یہ ایک
کذّاب کا کلام ہے؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم تقویٰ
اختیار نہیں کرتے۔کیا تم اللہ کی طرف لوٹائے نہیں جاؤ ﴿۸۵﴾
گے؟ یا تم اپنی خواہشات میں چھوڑ دیئے جاؤ گے۔اور
جب بھی انہوں نے آگ جلائی تو اللہ نے اسے بجھا
دیا، پھر بھی وہ تدبر اور غور وفکر نہیں کرتے۔وہ کہتے ہیں
کہ کیوں ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلفاء کا
نام نبی نہیں رکھا گیا؟ جیسا کہ تم گمان کرتے ہو ایسا
اس لئے ہوا تا ختم نبوت کی حقیقت لوگوں پر مشتبہ نہ
ہو اور تا کہ وہ ادب اختیار کریں۔پھر جب اس پر ایک
زمانہ گزر گیا تو اللہ نے اِرادہ فرمایا کہ وہ خلفاء کی
نبوت کے بارہ میں ان دو سلسلوں کی مشابہت ظاہر
فرمائے تا کہ اعتراض کرنے والے اعتراض نہ کر
سکیں، اور تا کہ اللہ ان لوگوں کے وسوسوں کو دور
فرمائے جو نبوت میں مشابہت دیکھنا چاہتے ہیں اور
اس پر اصرار کرتے ہیں۔پس اللہ نے مجھے بھیجا اور
میرا نام ان معنوں میں نبی رکھا جسے مَیں پہلے تفصیلاً
بیان کر چکا ہوں، نہ ان معنوں میں جو شر پسند خیال
کرتے ہیں اور دونوں اعتراضوں کو دور فرما دیا۔
اور اِس پہلو اور اُس پہلو (دونوں) کو ملحوظ رکھا اس
میں غور وفکر کرنے والوں کے لئے ہدایت ہے۔

وإني نبي من معنى، وفرد من الأمّة بمعنى، وكذالك ورد في أمري أفلا يقرء ون؟ ألا يقرء ون فيما عندهم أنّه "منكم" وإنه "نبيّ" ؟ أهاتان صفتان توجدان في عيسٰى أو ذُكرتا له في القرآن؟ فأرونا إن كنتم تَصْدُقون. بل آثرتم الكفر على الإيمان، فكيف أهدي قومًا نبذوا الفرقان وراء ظهرهم ولا يُبالون؟ وكان الله قد قدّر كسر الصليب علٰى يد المسيح فقد ظهرت آثارها فالعجب أنّ المعترضين لا يتنبّهون. ألا يرون أنّ النصرانية تذوب في كلّ يوم و يتركها قوم بعد قومٍ؟ ألا يأتيهم الأخبار أو لا يسمعون؟ إنّ العلماء هم يُقوّضون بأيديهم خيامهم، وتهدي إلى التوحيد كرامهم، ويذوب مذهبهم كلّ يوم وتنكسر سهامهم، حتّى إنّا سمعنا أن قيصر جرمن ترك هذه العقيدة، وأرى الفطرة السعيدة،

مَیں ایک اعتبار سے نبی اور ایک اعتبار سے اُمتی ہوں۔ میرے متعلق اسی طرح وارد ہوا ہے۔ کیا وہ پڑھتے نہیں؟ کیا وہ ان (روایات) میں جو ان کے پاس ہیں یہ نہیں پڑھتے کہ وہ تم میں سے ہے اور وہ نبی ہے۔ کیا یہ دو صفتیں عیسیٰ میں پائی جاتی ہیں؟ یا قرآن میں یہ دونوں اُس کی نسبت مذکور ہیں؟ اگر تم سچ کہتے ہو تو ہمیں دکھاؤ۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ تم نے کفر کو ایمان پر ترجیح دی، پھر میں ایسے لوگوں کو کیسے ہدایت دے سکتا ہوں جنہوں نے فرقان کو پسِ پُشت ڈال دیا اور وہ پرواہ نہیں کرتے۔ اللہ نے مسیح کے ہاتھوں سے کسرِ صلیب کا کام مقدر کر رکھا تھا۔ اور اس کے آثار ظاہر ہو گئے پس تعجب کی بات ہے کہ معترض غور نہیں کرتے۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ عیسائیت ہر روز پگھلتی جا رہی ہے اور ایک قوم کے بعد دوسری قوم اسے چھوڑ رہی ہے۔ کیا انہیں اطلاعات نہیں ملتیں یا یہ سنتے نہیں؟ ان (عیسائیوں) کے علماء خود اپنے ہاتھوں سے اپنے خیمے گرا رہے ہیں اور اُن کے معزز توحید کی طرف ہدایت پا رہے ہیں۔ اُن کا مذہب ہر روز پگھلتا جا رہا ہے اور ان کے تیر ٹوٹ رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ہم نے سنا ہے کہ قیصرِ جرمن نے یہ عقیدہ چھوڑ دیا ہے۔ اور نیک فطرت کا اظہار کر دیا ہے۔

وكذالك علماؤهم المحقّقون، يُخربون بيوتهم بأيديهم وكما دخلوا يخرجون، فوَيْل لعيون لا تُبصر وآذان لا تَسمع. و وَيْل للذين يقرءون كتاب اللّٰه ثم لا يفهمون.

اِسی طرح ان کے محقّق علماء اپنے گھروں کوخود اپنے ہاتھوں سے ویران کررہے ہیں۔اور جس طرح وہ داخل ہوئے تھے نکل رہے ہیں۔بُرا ہو اُن آنکھوں کا جو دیکھتی نہیں اور اُن کانوں کا جو سنتے نہیں۔اور بُرا ہو اُن کا جو کتاب اللہ پڑھتے تو ہیں لیکن سمجھتے نہیں۔

أينزل عيسٰى من السّماء وقد حبسه القرآن؟ هيهات هيهات لما تزعمون، إنّ حبس القرآن أشدّ من حبس الحديد، فويلٌ للعُمي الذين لا يتدبّرون كتاب الله ولا يخشعون، وإنّ موته خير لهم ولدينهم لو كانوا يعلمون. قد جاءكم رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه و سلم بعد عيسٰى في مائةٍ سابعةٍ، وجئتكم في مائة هي ضِعفها إنّ في ذالك لبشرٰى لقوم يتفقّهون، فاعلموا أن اللّٰه إذ بعث الحَكَمَ الكبير. أعني نبيّنا صلى اللّٰه عليه و سلم في مائةٍ سابعةٍ بعد عيسٰى،

کیا عیسٰیؑ آسمان سے اتریں گے جبکہ قرآن نے انہیں روکا ہوا ہے۔جو تم گمان کرتے ہو وہ عقل سے دور بہت ہی دور ہے۔قرآن کی قید آہنی قید سے زیادہ سخت ہے۔ پس ہلاکت ہو اُن اندھوں پر جو اللہ کی کتاب پر غور نہیں کرتے اور نہ ہی عاجزی اختیار کرتے ہیں۔کاش وہ جانتے کہ (عیسٰیؑ) کی موت اِن (مسلمانوں) کے اور اِن کے دین کے لئے بہتر ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیسٰیؑ کے بعد ساتویں صدی میں تمہارے پاس «٨٦» تشریف لائے۔اور مَیں تمہارے پاس اُس صدی میں آیا ہوں جو اس (سات) کا دوگنا (یعنی چودھویں صدی) ہے۔یقیناً اس میں غور وفکر کرنے والی قوم کے لئے بڑی بشارت ہے۔پس جان لو کہ اللہ نے جب سب سے بڑا حَکَم (یعنی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کو عیسٰیؑ کے بعد ساتویں صدی میں مبعوث فرمایا

فأي استبعاد يأخذكم أن يُرسل في ضعفها هذا الحَكَم ليصلح فسادًا عمّ الورَى ، ففكروا يا أولي النُّهٰى. وتعلم أن فساد هذا العصر عمّ جميع الأمم مسلمًا وغير مسلمٍ كما ترٰى، فهو أكبر من فسادٍ ظهر في النصارى الذين ضلّوا قبل نبيّنا المجتبٰى ، بل تجدهم اليوم أضلّ وأخبث ممّا مضٰى، فإن زماننا هذا زمان طوفان كل بدعة وشرك وضلالة كما لا يخفٰى. وإنّي ما أرسلتُ بالسيف ومع ذالك أُمِرتُ لملحمةٍ عُظمٰى. و ما ادراک ما ملحمة عظمٰى، إنها ملحمة سلاحها قلم الحديد لا السيف ولاالمُدٰى، فتقلّدنا هذا السلاح وجئنا العدا، فلا تنكروا من جاء كم علٰى وقته من الله ذى الجبروت والعزة والعُلٰى. أَأَفتريتُ علٰى اللّٰه؟ وقد خاب من افترٰى.

تو اس میں تمہارے لئے کیا بعید از عقل بات ہے کہ وہ اس سے دوگنی مدت میں (چودھویں صدی میں) اس حَکَم کو اس فساد کی اصلاح کے لئے بھیج دے جو مخلوق میں پھیل گیا ہے۔ اس لئے اے عقلمندو غور وفکر کرو۔ تم جانتے ہو کہ اس زمانے کا فساد مسلم اور غیر مسلم تمام اُمتوں میں پھیلا ہوا ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ اور وہ (فساد) اُس فساد سے کہیں بڑھ کر ہے جو اُن نصاریٰ میں ظاہر ہوا جو کہ ہمارے نبیٔ مجتبیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے گمراہ ہوئے تھے۔ بلکہ تم آج ان کو پہلے سے کہیں بڑھ کر گمراہ اور خبیث پاؤ گے۔ یہ امر پوشیدہ نہیں کہ ہمارا یہ زمانہ ہر بدعت، شرک اور ضلالت کا طوفانی زمانہ ہے۔ مجھے تلوار دے کر نہیں بھیجا گیا لیکن بایں ہمہ مجھے ایک عظیم جنگ کا حکم دیا گیا ہے۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ جنگ عظیم کیا ہے؟ اُس جنگ کا ہتھیار لوہے کا قلم ہے۔ نہ کہ شمشیر وسنان۔ ہم اسی ہتھیار سے لَیس ہو کر دشمن کا سامنا کرنے آئے ہیں۔ اس لئے تم اُس کا انکار مت کرو جو صاحب جبروت اور بزرگ و برتر اللہ کی طرف سے عین وقت پر تمہارے پاس آیا ہے۔ کیا مَیں نے اللہ پر افترا باندھا ہے اور افترا کرنے والا ہمیشہ خائب و خاسر رہتا ہے۔

أتلومونني بترك الجهاد بالكفّار وترك قتلهم بالسيف البتّار ؟ ما لكم لا ترون الوقت وتنطقون كمن هَذَى؟ ثم أنتم عند الله أوّل كفرة . تركتم كتاب الله وآثرتم سبلا أُخرٰى، فإن كان الجهاد واجبًا كما هو زعمكم يا أيّها الرّاضون بالضّرَى ، فأنتم أحقّ أن تُقتلوا بما عصيتم نبى الله وليس عندكم حجّة من كتاب الله الأجلٰى. وأى شيءٍ بقى فيكم من دينكم يا أهل الهوٰى؟ وأى شيء تركتموه من الدنيا ومن هٰذه الجيفة الكبرٰى ؟ إنّكم تستقْرُون حِيَلًا لتقرّبكم إلى الحكام زُلفٰى ، ونسيتم مليككم الذى خلق الأرض والسّماوات العُلٰى، فكيف تقربون رضا الحضرة الأحديّة وقد قدّمتم على الملّة هذه الحياة الدنيا؟ وما بقى فيكم إلّا رسم المشاعر الإسلامية، و نسيتم ما أمر اللّٰه ونهٰى، وهدّمتم بأيديكم بنيان الإسلام والملّة الحنيفية،

کیا تم کفّار سے جہاد نہ کرنے اور اُنہیں تیغ بُرّاں سے قتل نہ کرنے پر مجھے ملامت کرتے ہو۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم وقت (کے تقاضے) کو نہیں سمجھتے اور بہکی بہکی باتیں کرنے والے کی طرح باتیں کرتے ہو۔ مزید برآں تم اللہ کے نزدیک اول درجہ کے کافر ہو، تم نے کتاب اللہ کو ترک کر دیا اور دوسری راہیں اختیار کر لیں۔ پس اے لڑنے مرنے پر راضی ہونے والو! اگر تمہارے خیال کے مطابق جہاد واجب ہے تو پھر خود تم قتل کئے جانے کے زیادہ مستحق ہو اس لئے کہ تم نے اللہ کے نبی کی نافرمانی کی اور تمہارے پاس اللہ کی کتابِ مبین سے کوئی دلیل موجود نہیں۔ اے پرستارانِ ہوس! تمہارے پاس دین کی کونسی چیز باقی رہ گئی ہے اور تم نے دنیا اور اس کے بڑے مردار سے کیا چیز چھوڑی ہے۔ حکّام کا قرب حاصل کرنے کے لئے تم ہر حیلہ اختیار کرتے ہو اور اپنے اُس مالک خدا کو بھول گئے ہو جس نے زمین اور بلند و بالا آسمان پیدا کئے۔ تم حضرتِ احدیت کی خوشنودی کے قریب بھی کیسے پھٹک سکتے ہو جبکہ تم نے اس دنیوی زندگی کو دین پر مقدم کیا ہوا ہے اور تمہارے اندر اسلامی شعائر کی ظاہری شکل کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔ اور تم نے اللہ کے اوامر و نواہی کو بالکل بھلا دیا ہے اور خود اپنے ہاتھوں سے اسلام اور دینِ حنیف کی عمارت کو گرا دیا ہے۔

بما خالفتم طرق المسكنة
والانزواء والغربة، وقصدتم
عُلُوًّا عند الناس وأكلتم سمّ هذه
الدنيا، وتمايلتم على الأهواء
والرياء والنخوة، وسرّكم قُرب
الملوك وطلب الدرجات منهم
والمرتبة، وما تركتم عادة من
عادات اليهود وقد رأيتم مآلهم
يأولى الفطنة، أتحاربون الكفار
مع هذه العِفّة؟ فلاتفرحوا إنّ الله ﴾٨٧﴿
يرىٰ. ولو كانت إرادة الله أن
تحاربوا الكفّار لأعطاكم أزيَدَ
ممّا أعطاهم ولغلبتم كل من
بارزكم وبارا، وترون أن فنون
الحرب كلّها أُعطيتها الكفرة من
الحكمة الإلٰهية، ففاقوكم فى مصافّ
البحر والبرّ، ولستم فى أعينهم
إلا كالذرّة، فليس لكم أن تسدّوا
ما كشف الله أو تفتحوا ما أغلق،
فادخلوا رحمة الله من أبوابها

کیونکہ تم نے مسکینی، گوشہ نشینی اور عاجزی کے طریقوں کو چھوڑ دیا اور تم نے لوگوں میں شرف حاصل کرنے کا قصد کیا اور تم نے اس دنیا کا زہر کھایا اور حرص و ہوا، ریا اور نخوت کی طرف مائل ہوئے اور بادشاہوں کا قُرب اور ان سے درجات و مراتب حاصل کرنے میں تم مسرت پاتے ہو۔ اور تم نے یہودیوں کی عادات میں سے کوئی عادت باقی نہ چھوڑی۔ اور تم نے ان کا انجام دیکھ لیا ہے۔ اے اہلِ دانش! کیا تم ایسی پاکدامنی کے ساتھ کفّار سے لڑو گے؟ تم خوش مت ہو یقیناً اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے۔ اگر اللہ کا یہ اِرادہ ہوتا کہ تم کفّار سے برسرِ پیکار ہو تو لازماً وہ تمہیں اُن سے کہیں بڑھ کر دیتا اور تم ہر اس شخص پر غالب آجاتے جو تمہارے سامنے آتا اور تمہارا مقابلہ کرتا۔ تم دیکھتے ہو کہ حکمت الٰہی سے تمام فنونِ حرب کافروں کو دے دیئے گئے ہیں اور وہ اس وجہ سے بحر و برّ کے میدانِ کارزار میں تم پر فوقیت رکھتے ہیں اور اُن کی نگاہوں میں تم محض ذرّہ کی طرح ہو۔ سو یہ تمہارے بس میں نہیں کہ تم اُس چیز کو جسے اللہ نے کھول دیا ہے بند کر سکو اور جسے اس نے بند کر دیا ہے اُسے کھول سکو۔ پس تم اللہ کی رحمت میں اُس کے درازوں سے داخل ہو جاؤ۔

ولا تكونوا كمن أغضب ربّه وأحنق، ولا تكونوا كمن حارب الله وعصى، ولا تنتظروا مسيحًا ينزل من السماء ويسفك دماء الورٰى، ويُعطيكم غنائم من فتوحات شتّٰى. أتضاهئون الذين ظنّوا كمثل ذالك قبلكم؟ ومِنْ خُلُق المؤمن أن يعتبر بغيره وينتفع ممّا رأى، ولا يقتحم تنوفةً هلك فيها نفس أُخرٰى. ألم يكفِكم أن الله بعث فيكم ومنكم مسيحكم فى الأيام المنتظرة؟ وكنتم على شفا حفرة فأراد أن يُنجيكم من الحفرة، وأدرككم بمنّة عُظمٰى. ألا تنظرون كيف نزلت الآيات وجُمعت العلامات؟ أتزدرى أعينكم آيات الله أو تعرضون من الحق إذا أتٰى؟ أعجبتم أن جاءكم منذر منكم

اورتم اُس شخص کی طرح مت بنو جس نے اپنے ربّ کو ناراض کیا اور غُصّہ دلایا۔ اور نہ اس شخص کی طرح بنو جس نے اللہ سے جنگ کی اور اُس کی نافرمانی کی۔ اور تم ایسے مسیح کا انتظار نہ کرو جو آسمان سے نازل ہوگا اور مخلوق کا خون بہائے گا اور تمہیں مختلف فتوحات سے حاصل کردہ غنیمتیں عطا کرے گا۔ کیا تم ان لوگوں سے مشابہت اختیار کرتے ہو جو تم سے پہلے اسی قسم کے خیالات میں مبتلا ہوئے۔ مومن کا خُلق تو یہ ہے کہ وہ دوسروں سے عبرت حاصل کرے اور جو دیکھے اس سے فائدہ اٹھائے۔ اور اُس بیابان میں نہ گھسے جس میں کوئی دوسرا ہلاک ہو چکا ہو۔ کیا تمہارے لئے یہ کافی نہیں کہ اللہ نے اس زمانے میں جس کا انتظار کیا جارہا تھا تمہی میں سے تمہارا مسیح بھیجا اور تم گڑھے کے کنارے کھڑے تھے تو اللہ نے تمہیں اس گڑھے سے نجات دینا چاہی اور اپنے احسان عظیم سے تمہیں تھام لیا۔ کیا تم اس بات پر غور نہیں کرتے کہ کس طرح نشانیاں نازل ہوئیں اور علامات جمع کر دی گئیں۔ کیا تمہاری آنکھیں اللہ کے نشانات کو حقیر سمجھتی ہیں یا تم حق کے آجانے پر اُس سے بے رُخی برت رہے ہو۔ کیا تم اس بات پر تعجب کرتے ہو کہ تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک تنبیہ کرنے والا آ گیا

وكفرتم وما شكرتم لربّكم الأعلٰى؟ وما آمنتم بحجج الله وكذالك سلكها الله في قلوب قوم آثروا الشقا. وكنتم ضلّ رأيكم في إمامٍ أتٰى، وخِلتُم أنّه من اليهود وما ظننتم أنّه منكم فما أرداكم إلا هذا العمٰى، وكذالك هلكت أحزابٌ من قبلكم وجاء تكم الأخبار فنسيتموها وسلكتم مسلكهم ليتمّ قول ربّنا فيكم كمن مضٰى، وما منع الناس أن يؤمنوا إذ جاء هم الهدٰى محدثًا إلّا أنْ قالوا إنّا لا نجد فيه كُلّما بلغنا من الأوّلين، فلن نؤمن إلا بمن يأتي وفق ما أوتينا ولا نتّبع المبتدعين، هذه هي عادة السابقين واللّاحقين، أتواصوا به؟ بل هم قوم لا يؤمنون بالمرسلين.

اورتم نے اُس کا انکار کردیا اوراپنے بزرگ و برتر خدا کا شکرادانہ کیا اورتم اللہ کے دلائل پر ایمان نہ لائے۔ اوراسی طرح اللہ نے اُن لوگوں کے دلوں میں یہی روش جاری کردی جنہوں نے بدبختی کو اختیار کیا۔ تمہاری رائے آنے والے امام کے متعلق بھٹک گئی اورتم نے خیال کیا کہ وہ یہود میں سے ہوگا اور یہ یقین نہ کیا کہ وہ تمہیں میں سے ہوگا۔ اسی نابینائی نے تمہیں ہلاک کیا اوراسی طرح تم سے پہلے گروہ ہلاک ہوئے۔ ان کی خبریں تمہارے پاس آئیں لیکن تم نے انہیں بھلادیا اورتم انہیں کی راہ پر چل نکلے تا کہ تمہارے بارے میں ہمارے ربّ کی بات اُن لوگوں کی مانند جوگزر گئے پوری ہو۔ جب بھی ہدایت اُن کے پاس ایک نئے انداز سے آئی تو لوگوں کے لئے اس پر ایمان لانے میں کوئی امر مانع نہ ہوا سوائے اس کے کہ اُنہوں نے یہ کہا کہ جو باتیں ہمارے پہلوں (آباء واجداد) کی طرف سے ہم تک پہنچی ہیں وہ ساری کی ساری باتیں ہم اِس شخص میں نہیں پاتے۔ اِس لئے ہم صرف اُسی شخص پر ایمان لائیں گے جو اُن خبروں کے مطابق آئے گا جو ہمیں دی گئیں اور ہم نئی باتیں کرنے والوں کی پیروی نہیں کریں گے۔ اگلوں پچھلوں کی یہی عادتِ رہی ہے۔ کیا ان لوگوں نے ایک دوسرے کو ایسا طرزِ عمل اختیار کرنے کی وصیّت کر رکھی ہے؟ نہیں بلکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو رسولوں پر ایمان نہیں لاتے۔

وإذا قيل لهم آمنوا بمن بعث الله
وبما أعطاه من العلم قالوا أنؤمن
بما خالف علماؤنا من قبل؟ ولو
كان علماؤهم من الخاطئين؟
إنّهم قوم اطمئنوا بالحياة الدنيا
وما كانوا خائفين. وقالوا لستَ
مرسلًا، وسيعلم الذين ظلموا
يومَ يُردّون إلى اللّٰه كيف كان
عاقبة الظالمين. وقالوا إنْ هذا
إلّا اختلاق، كلّا بل ران علٰى
قلوبهم ما كسبوا فزادوا في
شقاق، وما كانوا مستبصرين.
وإنّ علاجهم أن يقوموا في آناء
الليالي لصلواتهم، ويخلّوا لهم
فناء حجراتهم، ويُغلّقوا الأبواب
ويُرسلوا عبراتهم، ويضجروا
لنجاتهم ويصلّوا صلاة الخاشعين،
ويسجدوا سجدة المتضرّعين،
لعلّ اللّٰه يرحمهم وهو
أرحم الراحمين.

اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ اُس شخص پر جسے اللہ
نے مبعوث فرمایا ہے ایمان لاؤ اور اُس کے علم پر بھی
ایمان لاؤ جو اُس (خدا) نے اسے عطا فرمایا ہے تو وہ
کہتے ہیں، کیا ہم اُس پر ایمان لائیں جو اس سے قبل
ہمارے علماء کی مخالفت کرتا رہا ہے خواہ اُن کے علماء
خطا کار ہی ہوں۔ دراصل یہ ایسے لوگ ہیں جو دنیوی
زندگی پر مطمئن ہو چکے ہیں اور انہیں (آخرت کا)
«۸۸» ڈر نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ تُو فرستادۂ خدا نہیں، لیکن جس
دن یہ ظالم، اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے تب
اُنہیں معلوم ہوگا کہ ظالموں کا کیسا انجام ہوتا ہے۔ وہ
یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ معاملہ مَن گھڑت ہے۔ ہرگز ایسی
بات نہیں البتہ اُن کے اعمال (بد) نے اُن کے دلوں
پر زنگ لگا دیا ہے چنانچہ وہ مخالفت میں بڑھ گئے ہیں
اور وہ غور سے دیکھنے والے نہیں۔ حقیقتاً ان کا علاج
یہ ہے کہ وہ رات کی گھڑیوں میں نمازوں کے لئے
اُٹھیں، اور اپنے کمروں میں خلوت نشین ہو جائیں،
اور دروازے بند کرلیں اور آنسو بہائیں، اور اپنی
نجات کے لئے بے چین ہوں اور عاجزی اختیار
کرنے والوں کی سی نماز پڑھیں اور تضرع کرنے
والوں کی طرح سجدہ کریں، شاید اللہ اُن پر رحم فرماوے
اور وہی سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

وأنّٰی لهم ذالک وإنّهم یؤثرون الضحک والاستهزاء علی الخشیة والبکاء، وکذّبوا کِذّابًا، ویُنادون من بعیدٍ فلا یقرع أُذنهم حرف من النداء، لایرون إلٰی مصائب صُبّت علی الملّة، وإلی جروحٍ نالت الدین من الکفرة، وإن مَثَل الإسلام فی هذه الأیام کمثل رجلٍ کان أجمل الرجال وأقواهم، وأحسن النّاس وأبهاهم، فرمی تقلّب الزمان جفنه بالعمش، وخدّه بالنّمش، وأزالت شنب أسنانه قلوحة عِلّتها، وعِلّةٌ قبّحتها، فأراد اللّٰه أن یمنّ علٰی هذا الزّمان، بردّ جمال الإسلام إلیه والحُسن واللّمعان. وکان النّاس ما بقی فیهم روح المخلصین، ولا صدق الصالحین، ولا محبّة المنقطعین، وأفرطوا وفرّطوا وصاروا کالدهریّین،

اور یہ کیفیت انہیں کہاں نصیب ہوسکتی ہے جبکہ وہ خشیت وگریہ وزاری کی بجائے ہنسی اوراستہزاء کو اختیار کرتے ہیں اور شدید تکذیب کرتے ہیں۔ اُن کو دور سے پکارا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں پکار کا ایک حرف بھی اُن کے کانوں سے نہیں ٹکراتا۔ اور وہ اُن مصائب کو نہیں دیکھتے جو ملّت پر وارد ہیں، اور نہ اُن زخموں کو جو دین کو کافروں کے ہاتھوں پہنچے ہیں۔ ان ایّام میں اسلام کی حالت اُس شخص کی طرح ہے جو سب مَردوں سے بڑھ کر خوبصورت، قوی، حسین اور خوبرو تھا پھر زمانے کی گردش نے بکثرت رونے کے سبب اس کی آنکھوں کو کمزور کردیا اور اُس کے رخسار پر چھائیاں ڈال دیں۔ اور دانتوں پر جمی ہوئی زردی اور دانتوں کو بدنما بنادینے والی بیماری نے اس کے دانتوں کی سفیدی کو زائل کردیا۔ پس اللہ نے اِرادہ فرمایا کہ وہ اس زمانہ پر اس رنگ میں اپنا کرم فرمائے کہ اسلام کا حُسن وجمال اور اُس کی چمک دمک اُس کے پاس واپس لوٹ آئے۔ اور لوگوں میں مخلصین کی روح باقی نہ رہی تھی نہ صالحین کا صدق اور نہ ہی انقطاع الی اللہ کرنے والوں جیسی محبت۔ انہوں نے اِفراط وتفریط سے کام لیا اور دہریوں کی مانند ہوگئے

وما کان إسلامهم إلا رسومٌ أخذوها عن الآباء ، من غير بصيرة ومعرفة وسكينة تنزل من السماء . فبعثني ربّي ليجعلني دليلًا على وجوده، وليُصيّرني أزهر الزهر من رياض لطفه وجوده، فجئتُ وقد ظهر بي سبيله، و اتّضح دليله، وعلمتُ مجاهله، و وردت مناهله. إنّ السماوات والأرض كانتا رتقًا ففُتقتا بقدومي، وعُلّم الطلباء بعلومي، فأنا الباب للدخول في الهُدىٰ، وأنا النور الذي يُرِي ولا يُرىٰ، وإنّي من أكبر نعماء الرّحمان، وأعظم آلاء الديّان . رُزقتُ من ظواهر الملّة وخوافيها ، وأُعطيتُ علم الصحف المطَهّرة وما فيها، وليس أحدٌ أشقى من الذي يجهل مقامي، ويُعرض عنّ دعوتي وطعامي.

اوران کا اسلام محض چند رسوم ہیں جنہیں انہوں نے بصیرت، معرفت اور آسمان سے نازل ہونے والی سکینت کے بغیر اپنے آباء سے اخذ کیا ہے۔

پس میرے رب نے مجھے مبعوث فرمایا تا کہ وہ اپنی ہستی پر مجھے دلیل ٹھہرائے اور مجھے اپنے لطف وجُود کے باغ کا ایک شگفتہ خوش رُو پھول بنائے۔ پس میں آیا اور میرے ذریعہ سے اُس کی راہ ظاہر ہو گئی اور اس کی راہنمائی واضح ہوگئی۔ اور مجھے اس کے گمنام گوشے معلوم ہو گئے اور میں نے اس کے گھاٹوں پر ورود کیا۔ یقیناً آسمان اور زمین بند تھے لیکن میرے آنے سے وہ کھول دیئے گئے اور طلباء کو میرے علوم کے ذریعہ سکھایا گیا۔ پس میں ہدایت میں داخل ہونے کا دروازہ ہوں، اور مَیں وہ نور ہوں جو راہ دکھاتا ہے اور خود دکھائی نہیں دیتا۔ مَیں رحمان کی سب سے بڑی نعمتوں میں سے ایک ہوں اور عطا کرنے والے والے خدا کی عظیم ترین نعمتوں میں سے ایک ہوں۔ مجھے دین کے ظاہری اور باطنی علوم دیئے گئے ہیں اور مجھے صُحُفِ مُطہرہ اور جو ان میں ہے کا علم دیا گیا ہے۔ اُس شخص سے زیادہ بد بخت اور کوئی نہیں جو میرے مقام سے بے خبر ہے اور میری دعوت اور میرے کھانے سے مُنہ موڑتا ہے۔

وما جئتُ من نفسي بل أرسلني ربّي لِأُمَوّن الإسلام، و أُراعي شؤونه والأحكام، وأُنزِلتُ وقد تقوّضت الآراء، وتشتّت الأهواء، وأُختير الظلام وتُرِك الضياءُ، وترى الشيوخ والعلماء كرجل عاري الجلدة، بادي الجردة، وليس عندهم إلا قشرٌ من القرآن، وفتيلٌ من الفرقان. غاض دَرّهم، وضاع دُرّهم، ومع ذالك أعجبني شدّة استكبارهم مع جهلهم ونتن عُوارهم، يؤذون الصادق بسبّ وتكذيب وبهتان عظيم، ويحسبون أنّ أجره جنّة النعيم، مع انّه جاء هم لينجّيهم من الخنّاس، ويخلّص الناس من النعاس. يتُوقون إلى مناصب، ويتركون العليم المُحاسب، يُعرضون عن الذى جاء من اللّٰه الرحيم، وقد جاء كالأُساةِ إلى السقيم،

مَیں از خودنہیں آیا بلکہ میرے ربّ نے مجھے بھیجا تا کہ مَیں اسلام کی حفاظت کروں اوراس کے معاملات اور احکام کی پاسداری کروں۔ مجھے اس وقت نازل کیا گیا جب سوچیں ختم ہوچکی تھیں اور خواہشات منتشر ہوچکی تھیں اور ظلمت کو اختیار کرلیا گیا تھا اور روشنی کو چھوڑ دیا گیا تھا۔ اور تو مشائخ اور علماء کو برہنہ تن، ننگے بدن شخص کی طرح دیکھتا ہے۔ اُن کے پاس قرآن کے چھلکے اور فرقان کے ایک باریک ریشہ کے سوا کچھ نہیں۔ اُن کا دودھ خشک ہوچکا ہے اور ان کا قیمتی موتی ضائع ہوگیا ہے۔ اِس کے باوجود اُن کی جہالت اور عیوب کی بدبو کے ساتھ تکبر کی شدت مجھے تعجب میں ڈالتی ہے۔ وہ سچے کو گالی دے کر اور تکذیب اور عظیم بہتان باندھ کر اذیّت دیتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اس (ایذا) کا اجر جنت نعیم ہے حالانکہ وہ (صادق) اُن کی طرف اس لئے آیا تھا کہ وہ اُنہیں خنّاس سے بچائے اور لوگوں کو اونگھ سے چھٹکارا دے۔ وہ مراتب کے دلدادہ ہیں اور علیم اور حساب لینے والے (خدا) کو چھوڑ رہے ہیں۔ خدائے رحیم کی طرف سے آنے والے سے منہ پھیر رہے ہیں حالانکہ وہ اُن کے پاس رحیم خدا کی طرف سے آیا ہے اور وہ اس طرح آیا ہے جیسے ہمدردی کرنے والے بیمار کے پاس آتے ہیں۔

يلعنونه بالقلب القاسي، ذالك أجرهم للمواسي. يُحبّون أن يُكرموا عند الملوك بالمدارج العلية، وقد أُمِروا أن يرفضوا علائق الدنيا الدنيّة، وينفضوا عوائق الملّة البهيّة. يجفلون نحو الأماني إجفال النعامة، وألقوا فيها عصا الإقامة. قد أُمِروا أن يمرّوا على الدنيا كعابر سبيل، ويجعلوا أنفسهم كغريب ذليل، فاليوم تراهم يبتغون العزّة عند الحكّام، وما العزّة إلّا من اللّٰه العلّام، وبينما نحن نُذكّر الناس أيام الرحمان، ونجذبهم إلى اللّٰه من الشيطان، إذ رأيناهم يصولون علينا كصول السرحان، ويُخوّفوننا بفحيحهم كالثعبان، وما حضروا قطّ نادينا بصحّة النيّة وصدق الطويّة.

وہ اُس (صادق) پر سنگدلی سے لعنت بھیجتے ہیں۔ یہ وہ صلہ ہے جو وہ اُس ہمدردی کرنے والے کو دے رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ بادشاہوں کے ہاں بڑے بڑے مناصب سے عزت دیئے جائیں، حالانکہ اُن کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ اس کمینی دنیا کے تعلّقات کر مسترد کر دیں اور روشن دین کے رستے میں حائل روکوں کو دور کر دیں۔ وہ خواہشات کی طرف شترمرغ کی سی تیزی سے دوڑتے ہیں اور ان (خواہشات) کو انہوں نے اپنی قیام گاہ بنا لیا ہے انہیں حکم تو یہ دیا گیا تھا کہ وہ دنیا سے مسافر کی طرح گزریں اور اپنے آپ کو ایک غریب الوطن عاجز کی مانند رکھیں، لیکن تو آج انہیں دیکھتا ہے کہ وہ حُکّام کے حضور عزت کے خواہشمند ہیں حالانکہ حقیقی عزت تو علاّم خدا کی جناب سے ملتی ہے۔ اور جب ہم لوگوں کو رحمان کے دن (اللہ کی نعمتوں اور عذاب کے دن) یاد دلاتے ہیں اور انہیں شیطان سے اللہ کی جانب کھینچتے ہیں تو اچانک ہم دیکھتے ہیں کہ وہ بھیڑیئے کی طرح ہم پر حملہ کر دیتے ہیں اور سانپ کی طرح ہمیں اپنی پُھنکار سے خوفزدہ کرتے ہیں۔ وہ کبھی بھی ہماری مجلس میں صحیح نیت اور سچے اِرادے سے نہیں آئے

ثم مع ذالک یعترضون کاعتراض العلیم الخبیر، فلا نعلم ما بالهم وأی شیء أصبرهم علی السعیر ؟ لا یشبعون من الدنیا وفی قلبهم لها أسیس ، مع أنّ حظّهم من الدین خسیس. یقرء ون غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ [1] ثم یسلکون مسلک سخط الرّحمان، کأنّهم آلوا أن لا یطیعوا من جاء هم من الدیّان. ولم أزل أتأوّه لکفرهم بالحق الذی أتٰی، ثم یُکفّروننی من العمٰی، فیا للعجب! ما هذا النّهٰی؟ واللّٰه هو القاضی وهو یرٰی امتعاضی وحرّار تماضی. یدعون ربهم لاستیصالی، وما یعلمون ما فی قلبی وبالی، وما دعاؤهم إلا کخبط عشواء ، فیُرَدُّ علیهم ما یبغون علیّ من دائرة و من بلاء. أیُستجابُ دعاؤهم فی أمر شجرة طیّبة غُرست بأیدی الرّحمٰن

پھر بھی وہ باخبر عالم کے اعتراض کرنے کی طرح اعتراض کرتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ ان کا کیا حال ہے؟ اورکس چیز نے ان کو بھڑکنے والی آگ برداشت کرنے کی طاقت دی۔ وہ دنیا سے سیر نہیں ہوتے اور اُن کے دل میں اُس کی محبت جاگزین ہے اور اُس کے ساتھ ہی اُن کا دین سے بہت کم حصہ ہے۔ وہ غیر المغضوب علیھم پڑھتے ہیں مگر رحمٰن کی ناراضگی کی راہ پر چلتے ہیں گویا انہوں نے یہ قسم کھا رکھی ہے کہ وہ جزا دینے والے (خدا) کی طرف سے آنے والے کی اطاعت نہیں کریں گے۔ اور مَیں اُن کے پاس آنے والے حق کے انکار پر آہیں بھرتا ہوں اور وہ اندھے پَن کے باعث مجھے کافر قرار دیتے ہیں۔ وائے تعجب یہ کیسی عقل ہے؟ اللہ ہی فیصلہ کرنے والا ہے اور وہ میرے دکھ اور غم کی سوزش کو خوب جانتا ہے۔ وہ اپنے رب سے میری بیخ کنی کی دعا مانگتے ہیں اور جو میرے دل میں ہے اُسے وہ نہیں جانتے۔ اور اُن کی دعا اندھی اونٹنی کے قدم مارنے کی طرح ہے۔ پس وہ جو میرے لئے آفت اور مصیبت چاہتے ہیں انہیں پر لوٹا دی جائے گی۔ کیا ان کی دعا ایک ایسے شجرۂ طیّبہ کے متعلق قبول ہو سکتی ہے جو رحمٰن کے ہاتھ سے لگایا گیا ہے۔

﴿۹۰﴾

[1] الفاتحة: ۷

ليأوي إليها كلّ طائر يريد ظلها وثمرتها كالجوعان، ويريد الأمن من كل صقر مثيل الشيطان؟ أيؤمنون بالقرآن؟ كلّا إنّهم قوم رضوا بخضرة الدنيا ونضرتها واللمعان، وصعدوا إليها وغفلوا ممّا يصيبهم من هذا الثعبان. يجرّون ذيل الطرب عند حصول الأماني الدنيوية، ويذكرونها بالخيلاء والكلم الفخرية، ولا يتألّمون على ذهاب العمر و فوت المدارج الأخروية، وإن الدنيا ملعونة وملعون ما فيها، وحُلُوّ ظواهرها وسمّ خوافيها.

فياحسرة عليهم! إنهم يبيعون الرُّطب بالحطب، وينسون في البيوت ما يقرء ون واعظين في الُخُطب، ويقولون ما لا يفعلون، ويؤتون النّاس ما لا يمسّون، ويهدون إلى سُبل لا يسلكونها،

تا ہر پرندہ جو اُس کا سایہ چاہتا ہے اس پر پناہ لے اور ایک بھوکے کی طرح اُس کا پھل چاہتا ہے۔اور شیطان صفت شکرے سے امان چاہتا ہے۔کیا وہ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ یہ تو وہ لوگ ہیں جو دنیا کی سرسبزی، شادابی اور چمک دمک پر راضی ہو چکے ہیں اور اس کی طرف تیزی سے بڑھ رہے ہیں اور اس اژدھے سے جو مصیبت اُن پر آئے گی اُس سے وہ غافل ہیں۔ وہ دنیاوی خواہشات کے حصول کے موقع پر خوشیاں مناتے ہیں اور اس کا ذکر نخوت اور فخریہ الفاظ میں کرتے ہیں۔مگر زندگی کے چلے جانے اور اُخروی مدارج سے محروم ہونے پر وہ کوئی درد محسوس نہیں کرتے۔ یقیناً دنیا ملعون ہے اور جو اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے۔اس کا ظاہر شیریں اور اس کا اندرونہ زہر ہے۔

پس افسوس ان لوگوں پر کہ تازہ کھجوروں کے بدلے ایندھن کی لکڑی خریدتے ہیں وہ ان باتوں کو گھروں میں بھول جاتے ہیں جو وہ واعظ بن کر اپنے خطبات میں پڑھتے ہیں اور وہ کچھ کہتے ہیں جو وہ کرتے نہیں۔اور جو لوگوں کو (تعلیم) دیتے ہیں اُسے خود چھوتے تک نہیں۔اور ایسے راستوں کی طرف راہنمائی کرتے ہیں جن پر خود نہیں چلتے

وإلى مهجّةٍ لا يعرفونها، ويعظون لإيثار الحق ولا يؤثرون، يسقطون على الدنيا كالكلاب على الجيفة، ويحبّون أن يُحمدوا بما لم يفعلوا من الأهواء الخسيسة، ويريدون أن يُقال أنّهم من الأبدال وأهل التقوىٰ والعفّة، ولن يُّجمعُ الدنيا مع الدين ولا الملائكة مع الشياطين.

ومن آخر وصايا أردتُها للمخالفين، وقصدتُها لدعوة المنكرين، هو إظهار أمرٍ ابتلى اللّٰه بهٖ من قبل اليهود، فضلّوا وسوّدوا القلب المردود، فإن الله وعدهم لإرجاع إلياس إليهم من السماء، فما جاء هم قبل عيسٰى فكذّبوا عيسٰى لهٰذا الابتلاء، فلو فرضنا أن معنى النزول من السّماء هو النزول في الحقيقة، فما كان عيسٰى إلّا كاذبًا ونعوذ باللّٰه من هذه التُّهمة.

اور ایسی راہوں کی طرف راہنمائی کرتے ہیں جنہیں وہ جانتے نہیں۔ اور حق کو مقدم کرنے کی نصیحت کرتے ہیں اور خود اُسے مقدم نہیں کرتے۔ وہ دنیا پر اِس طرح گرتے ہیں جس طرح کتے مردار پر۔ اور اپنی کمینی خواہشات کی بناء پر چاہتے ہیں کہ اُن کی تعریف اُن کاموں پر کی جائے جو انہوں نے نہیں کئے۔ اُن کی خواہش ہوتی ہے کہ اُنہیں ابدال، اہل تقویٰ اور پاک دامنوں میں شمار کیا جائے حالانکہ دنیا کو دین کے ساتھ اکٹھا نہیں کیا جاسکتا اور فرشتوں کو شیطان کے ساتھ۔

اور آخری وصیّت جو میں نے مخالفوں کو کرنی چاہی اور میں نے منکرین کو بلانے کے لئے جس کا قصد کیا وہ اس امر کا اِظہار ہے جس کے ذریعہ سے اللہ نے اس سے پہلے یہودیوں کو آزمائش میں ڈالا تھا۔ پس وہ بھٹک گئے اور انہوں نے مردود دِل کو سیاہ کردیا۔ کیونکہ اللہ نے ان سے الیاس کے آسمان سے واپس بھیجنے کا وعدہ کیا تھا، لیکن وہ ان کے پاس عیسٰی سے پہلے نہ آیا تو انہوں نے اس ابتلا کے باعث عیسٰی کی تکذیب کی۔ اگر ہم فرض کریں کہ آسمان سے اُترنے کے معنی حقیقی طور پر اُترنا ہے تو اس صورت میں عیسٰی کاذب ہی ٹھہرے گا اور ہم اِس تہمت سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

فأعجبني أن أعداء نا من العلماء، لِمَ يسلكون مسلك اليهود، وكيف نسوا قصّة تلك القوم ونزول الغضب عليهم من الله الودود؟ أيريدون أن يُلعَنوا على لساني كما لُعن اليهود على لسان عيسٰى؟ أَوَجَب عندهم نزول عيسٰى حقيقةً وما وجب نزول إلياس فيما مضٰى؟ تِلك إذًا قِسمَةٌ ضِيزٰى.

أَلا يقرء ون القرآن كيف قال حكاية عن نبيّنا المصطفٰى. قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا [1]، فما زعمكم ألم يكن عيسٰى بشرًا فصعد إلى السّماء ومُنِع نبيّنا المُجتبٰى؟ وكلّ من عارض خبر نزول المسيح بخبر نزول إلياس فلم يبق له في اتّحاد معناهما شكّ والتباس، فاسألوا أهل الكتاب: أأُنزِل إلياس في زمان المسيح؟ واتقوا اللّٰه

پس مجھے تعجب ہوتا ہے کہ علماء میں سے ہمارے دشمن یہود جیسا وطیرہ کیوں اختیار کیئے ہوئے ہیں اورانہوں نے اِس (یہودی) قوم کے قصّے اور نہایت پیار کرنے والے اللہ کے غضب کو جسے اس نے اُن پر نازل کیا کیسے فراموش کردیا۔کیا وہ چاہتے ہیں کہ اُن پر میری زبان سے اُسی طرح لعنت کی جائے ،جس طرح عیسیٰ کی زبان سے یہود پر لعنت کی گئی۔کیا ان کے نزدیک عیسیٰ کا نزول حقیقتاً واجب ہے جبکہ الیاس کا نزول زمانۂ گزشتہ میں واجب نہ تھا، یہ تو ایک بڑی ناقص تقسیم ہے۔ «۹۱»

کیا وہ قرآن نہیں پڑھتے کہ کس طرح اس نے ہمارے نبی مصطفیٰ کی طرف سے بطور حکایت فرمایا ہے ”اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) تُو کہہ دے، میرا ربّ پاک ہے۔مَیں تو محض ایک بشر رسول ہوں“ تمہارا کیا خیال ہے کیا عیسیٰ بشر نہ تھا پس وہ آسمان پر چڑھ گیا اور ہمارے نبی مجتبیٰ روک دیئے گئے۔ ہر وہ شخص جو نزول مسیح اور نزول الیاس کی خبر کا موازنہ کرے گا تو اس کے لئے اس بات میں کوئی شک وشبہ نہ رہے گا کہ دونوں پیشگوئیوں کا ایک ہی مفہوم ہے۔اہل کتاب سے پوچھ دیکھو کیا الیاس مسیح کے زمانہ میں اتارا گیا تھا؟ اللہ سے ڈرو!

[1] بنی اسرائیل:۹۴

ولا تُصرّوا على الكذب الصريح. ليس في عادة الله اختلاف، فالمعنى واضح ليس فيه خلاف، وما نزل من بدو آدم إلى هذا الزمان أحدٌ من السماء، وما نزل إلياس مع شدة حاجةِ نزوله لرفع الشك وظن الافتراء.

وإن فرّقنا بين هذا النزول وذالك النزول، وسلكنا في موضعٍ مسلك قبول الاستعارة وفي آخر مسلك عدم القبول، فهذا ظلم لا يرضى به العقل السليم، ولا يُصدّقه الطبع المستقيم. وكيف يُنسب إلى الله أنه أضلّ الناس بأفعالٍ شتّى، وأراد في مقامٍ أمرًا وفي مقامٍ سُنّةً أخرىٰ؟ ففكّر إن كنتَ تطلب الحقّ وما أخال أن تتفكر إن كنتَ من العِدا، وما لك تقدم بين يدي الله ورسوله من غير علم نالك، أَوَكان عندك من يقين أجلىٰ؟

اور صریح جھوٹ پر اصرار نہ کرو۔ سنت الٰہی میں کبھی اختلاف نہیں ہوا، پس مطلب واضح ہے۔ اس میں کوئی تضاد نہیں۔ ظہورِ آدم سے آج تک کوئی شخص بھی آسمان سے نازل نہیں ہوا اور باوجود اس کے کہ شک اور افترا کے ظن کو دور کرنے کے لئے الیاس کے نزول کی اشد ضرورت تھی لیکن پھر بھی وہ نازل نہ ہوا۔

اگر ہم اِس نزول اور اُس نزول کے درمیان تفریق کریں اور ایک جگہ تو استعارہ کا مسلک اختیار کریں اور دوسری (جگہ) عدمِ قبولِ استعارہ کا طریق اختیار کریں تو یہ ایک ایسا ظلم ہے جس پر کوئی عقلِ سلیم راضی نہیں ہوتی اور نہ ہی معتدل مزاج اس کی تصدیق کرتا ہے۔ اور یہ بات اللہ کی طرف کس طرح منسوب کی جاسکتی ہے کہ اس نے لوگوں کو مختلف افعال سے گمراہ کیا۔ اور ایک جگہ ایک طریق اختیار کیا اور دوسری جگہ دوسرا۔ اگر تو طالب حق ہے تو اچھی طرح سے غور کر۔ اگر تو دشمن ہے تو میرا خیال ہے کہ تو غور وفکر نہیں کرے گا۔ اور تجھے کیا (ہوگیا) ہے کہ تو بغیر کسی علم کے خدا اور اس کے رسول کے سامنے بڑھ بڑھ کر باتیں کرتا ہے۔ یا تیرے پاس کوئی واضح یقین موجود ہے؟

أهٰذا طريق التّقوٰى؟ والهزيمة خير لك من فتحٍ تريده إن كنتَ من أهل التّقٰى. وما في يديك من غير آثار معدودة ليس عليها ختم اللّٰه ولا ختم رسوله، وإن هي إلّا قراطيس أُملئت بعد قرونٍ من سيّد الورٰى. ولا نؤمن بقِصصها التي لم توافق بقصص كتاب ربّنا الأعلٰى. وقد ضلّت اليهود بهذه العقيدة من قبل، فلا تضعوا أقدامكم على أقدامهم ولا تتبعوا طرق الهوٰى، واتّقوا أن يحلّ عليكم غضب اللّٰه ومن حلّ عليه غضبه فقد هوٰى.

ولا شك أن اليهود كان عندهم كتابٌ من الله ذي العزّة فاتّبعوه بزعمهم واتّبعوا ما فهموا من الآية. وقالوا لن نصرف آيات اللّٰه من ظواهرها من غير القرينة، فقد نحتوا لأنفسهم معذرة هي خير من معاذيركم بالبداهة،

کیا یہ تقویٰ کا طریق ہے؟ اگر تو اہلِ تقویٰ میں سے ہے تو شکست تیرے لئے زیادہ بہتر ہے اس فتح سے جس کا تو متمنّی ہے۔ تیرے پاس چند روایات کے سوا جن پر اللہ اور اُس کے رسول کی مُہرِ تصدیق ثبت نہیں کچھ بھی نہیں اور یہ صرف ایسے اوراق ہیں جنہیں سیّد الوریٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کئی صدیوں بعد لکھا گیا۔ اور ہم اُن قصّوں پر ایمان نہیں لاتے جو ہمارے بزرگ و برتر خدا کی کتاب کے قصّوں سے مطابقت نہیں رکھتے، اس سے پہلے ایسا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے یہودی گمراہ ہوئے اس لئے تم اُن کے قدموں پر اپنے قدم نہ مارو اور اُن خواہشات کی راہوں کی اتباع نہ کرو۔ اور اس سے ڈرو کہ اللہ کا غضب تم پر نازل ہو، اور جس پر اللہ کا غضب نازل ہوا وہ یقیناً ہلاک ہوا۔

﴿۹۲﴾ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہودیوں کے پاس ربّ العزت کی کتاب موجود تھی اور اُنہوں نے اپنے خیال کے مطابق اُس کی پیروی کی۔ اور انہوں نے اس آیت کا جو مفہوم سمجھا اُس کی اتباع کی اور کہا کہ ہم بغیر کسی قرینہ کے اللہ کی آیات کو ظاہری مفہوم سے نہیں پھیریں گے۔ پس انہوں نے اپنے لئے ایک عُذر گھڑ لیا جو بالبداہت تمہارے عُذروں سے کہیں بہتر ہے،

فإنّهم وجدوا كلّما وجدوا من كتاب الله بالصراحة. وليس عندكم كتاب بل كتاب الله يُكذّبكم ويلطم وجوهكم بالمخالفة، ولذالك تتخذونه مهجورًا وتنبذونه وراء ظهوركم من الشقوة، وإن اليهود لم ينبذوا الكتاب ظهريّا ولم يأتوا فيما دوّنوه أمرًا فريًّا، ولذالك صدّق قولهم عيسٰى بيد أنه أوّل قولهم وقال النازل قد نزل وهو يحيٰى، وأمّا أنتم فتصرّون على قول يخالف كتاب اللّٰه الودود، فلا شكّ أنّكم شرّ مكانًا من اليهود. وأقلّ ما يُستفاد من تلك القصّة هو معرفة سُنّة الله فى هذه الأمور المتنازعة. فما لكم لا تخافون ربًّا جليلًا؟ أ وجدتم فى سُنّة اللّٰه تبديلا؟ وما لكم لا تبكون فى حجراتكم ولا تُكثرون عويلا، ليرحمكم الله ويُريكم سبيلا؟ وإن اللّٰه سيفتح بينى وبينكم

انہوں نے جو کچھ بھی پایا وہ سب کتاب اللہ میں بالصراحت موجود پایا اور تمہارے پاس کوئی کتاب نہیں بلکہ اللہ کی کتاب تو مخالفت کی وجہ سے تمہیں جھٹلا رہی ہے اور تمہارے منہ پر طمانچہ مار رہی ہے۔ اسی وجہ سے تم کتاب اللہ کو ایک شيءِ متروک بنا رہے ہو اور بدبختی کی راہ سے اُسے پس پُشت پھینک رہے ہو۔ یہودیوں نے تو اپنی کتاب کو پس پُشت نہیں ڈالا تھا اور نہ ہی انہوں نے اپنی تالیفات میں کوئی مَن گھڑت بات لکھی۔ اسی لئے عیسیٰ نے ان کے قول کی تصدیق کی باوجود اس کے یہ ان کا پہلا قول تھا مگر اس کی تاویل کی اور کہا کہ نازل ہونے والا نازل ہو چکا اور وہ یحيٰ ہے لیکن تم ہو کہ اُس قول پر اصرار کر رہے ہو جو انتہائی محبت کرنے والے اللہ کی کتاب کے مخالف ہے۔ پس بلاشبہ تم مقام کے لحاظ سے یہود سے بدتر ہو۔ اِس قصّہ سے جو کم از کم استفادہ کیا جاسکتا ہے وہ اِن اختلافی امور میں سنت اللہ کی معرفت ہے، تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم ربّ جلیل سے نہیں ڈرتے۔ کیا تمہیں سُنّۃ اللّٰہ میں کوئی تبدیلی نظر آتی ہے اور کیا وجہ ہے کہ تم اپنے حجروں میں جا کر نہیں روتے اور کثرت سے آہ وزاری نہیں کرتے تا کہ اللہ تم پر رحم فرمائے اور تمہاری راہبری کرے۔ اللہ بالضرور میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔

فلا تستعجلوه واصبروا صبرًا جميلًا. أيها الناس ما لكم لا تتّقون ولا تُعالجون داءً ا دخيلا ؟ أتظنون انّي افتريتُ على اللّٰه؟ ما لكم لا تخافون يومًا ثقيلا ؟

إن الذين يفترون على اللّٰه لا يكون لهم خير العاقبة، ويُعاديهم اللّٰه فيُقَتَّلون تقتيلًا، ويُطوَى أمرُهم باسرع حين فلا تسمع ذكرهم إلّا قليلا، وأمّا الذين صدقوا وجاء وا من ربّهم فمن ذا الذى يقتلهم أو يجعلهم ذليلا ؟ إن ربهم معهم فى صباحهم وضحاهم وهجيرهم وإذا دخلوا أصيلا ، وأمّا الذين كذّبوا رسل اللّٰه وعادوا عبدًا اتخذه اللّٰه خليلا ، أولئك الذين ليس لهم فى الآخرة إلّا النار ولا يرون ظلّا ظليلًا، وإذا دخلوا جهنّم يقولون ما لنا لا نرى رجالًا كُنّا نعدّهم من الاشرار فيُفصّل لهم الأمر تفصيلا.

پس اس بارہ میں جلدی نہ کرواور صبرِ جمیل سے کام لو۔اے لوگو! تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تقویٰ سے کام نہیں لیتے اوراپنے باطنی مرض کاعلاج نہیں کرتے۔کیا تم سمجھتے ہو کہ مَیں اللہ پر افترا کر رہا ہوں؟ کیاوجہ ہے کہ تم انتہائی بھاری دن سے نہیں ڈرتے۔

یقیناً جولوگ اللہ پر افترا کرتے ہیں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔اللہ اُن کا دشمن ہو جاتا ہے اورانہیں ٹکڑے ٹکڑے کردیا جاتا ہے اورجلد ہی اُن کے مشن کی صَف لپیٹ دی جاتی ہے، پھراُن کا ذکر بہت کم سنا جاتا ہے۔ہاں مگر جوصادق ہیں اوراپنے ربّ کی طرف سے آئے ہیں،ایسے لوگوں کوکون ہلاک یاذلیل کرسکتا ہے۔ اُن کا ربّ صبح، چاشت، دوپہراورشام کے وقت اُن کے ساتھ ہوتا ہے۔ ہاں البتہ وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے رسولوں کی تکذیب کی اوراُس بندے سے عداوت کی جسے اللہ نے اپنادوست بنا رکھا ہے۔تو ایسے لوگوں کے لئے آخرت میں محض آگ ہے اوروہ گھنا سایہ نہیں پائیں گے اورجب وہ جہنم میں داخل ہوں گے تو کہیں گے کہ ہمیں کیا ہوگیا ہے کہ ہمیں یہاں وہ لوگ نظر نہیں آتے جنہیں ہم شریروں کے زُمرہ میں شمار کرتے تھے۔اس پر حقیقت الامراُن پر پورے طور پر کھول دی جائے گی۔

ثم نرجع إلى الأمر الأول ونقول
إن قصّة نزول إلياس، ثم قصة
تأويل عيسٰى عند الأناس، أمرقد
اشتهر بين فِرَقِ اليهود كلّهم
والنصارٰى، وما نازع فيه أحدٌ منهم ۹۳
وما بارٰى، بل لكلّهم فيها اتّفاق،
من غير اختلافٍ وشقاق، وما من
عالم منهم يجهل هذه القصّة، أو
يخفٰى في قلبه الشكّ والشبهة،
فانظروا أن اليهود مع أنّهم كانوا
عُلّموا من الأنبياءِ ، ما جاء عليهم
زمن إلّا كان معهم نبيٌّ من حضرة
الكبرياء ، ثم مع ذالك جهلوا
حقيقة هذه القصّة، وما فهموا
السرّ وحملوها على الحقيقة.

ولـمّا جاء هم عيسى لم يجدوا
فيه علامة ممّا كان منقوشًا في
أذهانهم، ومُنقّشًا في جَنانهم ،
فكفروا به وظنّوا أنه من
الكاذبين. وفعلوا به ما
فعلوا وأدخلوه في المفترين.

ہم پھر پہلی بات کی طرف لوٹتے اور کہتے ہیں کہ الیاس کے نزول کا قصہ اور عیسیٰ (علیہ السلام) کالوگوں کے سامنے اُس کی تأویل کرنا ایک ایسا امر ہے جو یہود و نصاریٰ کے تمام فرقوں کے درمیان شہرت پاچکا ہے اور اِس بارہ میں اُن میں سے کسی نے بھی کوئی نزاع اور اختلاف نہیں کیا بلکہ ان سب کا بغیر کسی اختلاف کے اِس پر مکمل اتفاق ہے اور اُن کا کوئی عالم ایسا نہیں ہے جسے اس قصّے کا علم نہ ہو یا اُس کے دل میں کوئی شک وشبہ ہو۔ پس غور کرو کہ یہود باوجود اس کے کہ انہوں نے انبیاء سے تعلیم پائی تھی اور ان پر کوئی ایسا زمانہ نہیں آیا کہ اُن میں حضرت کبریاء کی طرف سے نبی موجود نہ ہو پھر بھی وہ اس قصّے کی حقیقت سے بے خبر رہے اور اِس راز کو نہ سمجھ سکے اور اسے حقیقت پر محمول کرلیا۔

اور جب عیسیٰ اُن کے پاس آیا تو اُنہوں نے اُس میں ایسی علامت نہ پائی جو اُن کے ذہنوں پر منقّش اور اُن کے دلوں پر ثبت تھی نتیجتاً انہوں نے اس کا انکار کردیا اور اسے جھوٹوں میں سے سمجھا اور اِس کے ساتھ جو سلوک کیا سو کیا اور اُسے افترا پردازوں میں شامل کردیا،

فلو كان معنى النزول هو النزول في نفس الأمر و في الحقيقة، فعلىٰ ذالك ليس عيسىٰ صادقا ويلزم منه أن الحقّ مع اليهود الذين ذكرهم الله باللّعنة. هذا بال قومٍ أصرّوا على نصّ الكتاب والقول الصريح الواضح من ربّ الأناس، فما بالكم في عقيدة نزول عيسىٰ وليس عندكم إلا أخبار ظنية مختلطة بالأدناس، ومخالفة لقول ربّ الناس؟

ما لكم تتّبعون اليهود وتُشبهون فطرتكم بفطرتهم؟ أتبغون نصيبا من لعنتهم؟ توبوا ثم توبوا وإلى الله ارجعوا، وعلى ما سبق تندّموا، فإنّ الموت قريب، والله حسيب. أيها الناس قد أخذكم بلاء عظيم فقوموا في الحجرات، وتضرّعوا في حضرة ربّ الكائنات، والله رحيم كريم، وسبق رحمته غضبه لمن جاء بقلب سليم.

پس اگر نزول سے واقعی اور حقیقی نزول مراد ہوتا تو اس بنیاد پر عیسیٰ سچے نہیں ہیں اور اس سے لازم آتا ہے کہ حق ان یہود کے ساتھ ہے جن کا اللہ نے لعنت کے ساتھ ذکر فرمایا۔ یہ اُن لوگوں کا حال ہے جنہوں نے کتاب کی نص اور لوگوں کے ربّ کے واضح صریح فرمان پر اصرار کیا، تمہارا نزولِ عیسیٰ کے عقیدہ کے متعلق کیا خیال ہے جبکہ تمہارے پاس صرف ایسی روایات ہیں جو محض ظنّی، میل کچیل سے لتھڑی ہوئیں اور ربّ النّاس کے قول (قرآن کریم) کے مخالف ہیں۔

تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم یہودیوں کی پیروی کر رہے ہو اور اپنی فطرت کو ان کی فطرت سے مشابہ بنا رہے ہو۔ کیا تم ان کی لعنت میں حصّہ دار بننا چاہتے ہو۔ توبہ کرو، پھر توبہ کرو اور اللہ کی جانب رجوع کرو اور جو ہو چکا اس پر ندامت اختیار کرو، کیونکہ موت قریب ہے اور اللہ حساب لینے والا ہے۔ اے لوگو! تمہیں بہت بڑی آزمائش نے آلیا ہے۔ پس حجروں میں کھڑے ہو جاؤ اور ربّ کائنات کی بارگاہ میں گریہ وزاری کرو۔ اللہ رحیم کریم ہے۔ اُس شخص کے لئے جو قلب سلیم کے ساتھ آئے اُس کی رحمت اُس کے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔

وإن شئتم فاسألوا يهود هذا الزمان، أوِ أتُونى بقدم التقوىٰ واعرضوا علىّ شبهة يأخذ الجنان، ما لكم لا تخافون هذا الابتلاء، وتتركون سُنّة الله من غير برهان من حضرة الكبرياء؟ وتصرّون على أقوال ما نزل معها من برهان، وما وجدتموها فى القرآن. اعلموا أنكم لا تتّبعون إلّا ظنونا، وإنّ الظنّ لا يُغنى من الحق شيئا ولا يحصل به اطمئنان. أ تريدون أن يتّبع حكمُ اللّٰه ظنونكم بعد ما أُوتى علمًا من اللّٰه؟ ما لكم جاوزتم الحدّ من العدوان؟ وقد تركتم اليقين للشكّ، أ هٰذا هو الإيمان؟ وإنّما الدّنيا لهو ولعب فلا تغرّنكم عيشة الصحة والأمن والأمان، ويتقضّى الموتُ مُفاجئًا ولو كنتم فى بروج مشيّدة، وما يُنجيكم نصير من أيدى الديّان. ﴿۹۴﴾

اگر چاہوتو اِس زمانے کے یہودیوں سے پوچھ دیکھو یا تقویٰ کے قدموں پر چلتے ہوئے میرے پاس آؤ اور جوشبہ تمہارے دل میں جاگزین ہے اُسے میرے سامنے پیش کرو۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اس آزمائش سے خوف نہیں کھاتے اور حضرت کبریاء کی طرف سے ملنے والی کسی واضح دلیل کے بغیر سُنّة اللّٰه کو چھوڑ رہے ہو۔ اور ایسے اقوال پر اصرار کررہے ہو جن کے ساتھ کوئی واضح دلیل نہیں اُتری اور جنہیں تم قرآن میں بھی موجود نہیں پاتے۔ جان لو کہ تم محض ظنون کی پیروی کررہے ہو حالانکہ حق کے مقابلہ پر ظن کوئی فائدہ نہیں دیتا اور نہ اس سے اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ کا (مقرر کردہ) حُکم تمہارے ظنون کی پیروی کرے بعد اس کے کہ اُسے اللہ کی طرف سے علم عطا کیا گیا ہے۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم ازراہِ عداوت حد سے تجاوز کر گئے ہو اور تم نے شک کی خاطر یقین کو چھوڑ دیا ہے۔ کیا یہی ایمان ہے؟ اور دنیا تو محض لہو ولعب ہے۔ اس لئے چاہئے کہ تندرستی اور امن وامان کی زندگی تمہیں فریب میں مبتلا نہ کرے۔ موت اچانک جھپٹ لے گی خواہ تم مضبوط قلعوں میں سکونت پذیر ہو اور خدائے قہّار کے ہاتھوں سے کوئی مددگار تمہیں بچا نہ سکے گا۔

أتقدّمون الشكوك على القرآن؟ بئسما أخذتم سبيلا، وعُمّيت أَبْصَارُكم فما ترون ما جاء من الرحمان. و إنّى جُعلتُ مسيحًا منذ نحو عشرين أعوام من ربّ علّام، وما كنتُ أريد أن أُجتبٰى لذالك، وكنتُ أكره من الشهرة فى العوام، فأخرجنى ربّى من حجرتى كرهًا، فأطعتُ أمر ربّى العلّام، وهذا كلّه من ربّى الوهّاب، وإنّى أُجرّد نفسى من أنواع الخطاب. وما لى وللشهرة وكفانى ربّى، ويعلم ربّى ما فى عيبتى و هو جُنّتى وجَنّتى فى هذه وفى يوم الحساب. و إنى كتبتُ قصّة نزول إلياس لقوم يوجد فيهم العقل والقياس، وقد اجتمعتُ ببعض العلماء المخالفين، وعرضتُ عليهم ما عرضتُ عليكم فى هذا الحين، فوجموا كلّ الوجوم، وما تفوّهوا بكلمة من العلوم، و بُهِتوا و فرّوا كالمتندّم الملوم.

کیا تم شکوک کو قرآن پر مقدم کرتے ہو۔ بہت بُری راہ ہے جو تم نے اختیار کی ہوئی ہے۔ تمہاری آنکھیں اندھی ہوگئی ہیں، اس لئے رحمٰن کی طرف سے آنے والے (نشانات) کو تم دیکھ نہیں رہے ہو۔ ربِّ عَلّام کی طرف سے مجھے تقریباً بیس سال سے مسیح بنایا گیا ہے۔ میری کوئی خواہش نہ تھی کہ مَیں اس مقام کے لئے چنا جاؤں، مَیں عوام میں شہرت کو ناپسند کرتا تھا۔ پھر میرے ربّ نے مجھے زبردستی میرے حجرے سے باہر نکالا۔ جس پر مَیں نے اپنے خوب جاننے والے ربّ کے حکم کی اطاعت کی اور یہ سب کچھ میرے عطا کرنے والے ربّ کی عطا ہے۔ مَیں اپنے تئیں ہر طرح کے القابات سے الگ تھلگ کرتا ہوں اور مجھے شہرت سے کیا غرض، میرا ربّ میرے لئے کافی ہے، وہ جانتا ہے جو میرے دل میں ہے، وہ اس دنیا میں بھی اور روزِ حساب میں بھی میری سپر اور جنت ہے۔ میں نے نزولِ الیاس کا قصہ عقل وفہم رکھنے والوں کے لئے تحریر کیا ہے۔ مَیں بعض مخالف علماء سے ملا اور یہ بات جو مَیں نے اس وقت تمہارے سامنے پیش کی ہے اُن کے سامنے بھی رکھی تھی تو وہ بالکل خاموش ہوگئے اور کوئی علمی بات منہ پر نہ لائے، وہ مبہوت ہوگئے اور ایک شرمندہ اور ملامت زدہ شخص کی طرح بھاگ گئے۔

﴿٩٥﴾

# ذکر حقیقة الوحی و ذرائع حصوله

الآن نختتم هذه الرسالة علی ذکر سُبُحات الوحی و فضائله. و نقاب حصوله و وسائله. فاعلم هداک اللّٰه انّ الوحی شمس من کلم الحضرة تطلع من أُفق قلوب الأبدال. لیزیل اللّٰه بها ظلمة خزعبیل الضلال. و هو عین لا تنفد سواعدها. ولا تنقطع انشاجها. و منارة لاینطفی من عدوٍّ سراجها. و قلعة متسلّحة لا تعد افواجها و ارض مقدسة لا تعرف فجاجها. وروضة یزیدبها قرة العین وابتهاجها. و لا یناله الّا الذین طهّروا من الأدناس البشریّة. ورزقوا من الاخلاق الالٰهیة. والّذین اتّلوا التقویٰ و ما مزقوها.

# وحی کی حقیقت اور اس کے حصول کے ذرائع کا ذکر

اب ہم اس رسالہ کو وحی کے انوار وفضائل اور اس کے حصول کے ذرائع اور وسائل کے ذکر پر ختم کرتے ہیں۔ اللہ آپ کو ہدایت دے۔آپ کو یہ جاننا چاہئے کہ وحی اللہ کے کلام کا وہ سورج ہے جو ابدال کے قلوب کے اُفق سے بایں مقصد طلوع ہوتا ہے کہ اس کے ذریعہ اللہ گمراہی کی خُرافات کی تاریکی زائل فرمائے۔ یہ وہ چشمہ ہے جس کے سوتے خشک نہیں ہوتے اور جس کے دھارے منقطع نہیں ہوتے۔اور وحی وہ مینارہ ہے جس کے چراغ کسی دشمن سے بجھتے نہیں۔ یہ ایک ایسا ہتھیار بند قلعہ ہے جس کی فوجوں کا کوئی شمار نہیں۔ یہ ایسی مقدس سرزمین ہے جس کی شاہراہیں محتاجِ تعارف نہیں اور ایک ایسا باغ ہے جس سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور طراوت میں اضافہ ہوتا ہے۔اور اس کو نہیں پاسکتے مگر وہ لوگ جو بشری آلودگیوں سے پاک کئے گئے ہیں۔ اور انہیں الٰہی اخلاق عطا کئے گئے ہیں۔ اور جنہوں نے تقویٰ کو بڑھایا ہے اُسے پارہ پارہ نہیں کیا۔

وضَفّروا اشعار التقاة و ما شعثوها. و الذين نوّروا و اثمروا كالشجرة الطيبة. وسارعوا الٰى ربّهم كالعيهلة. و الذين ما فرّطوا و ماافرطوا فى سبل الرَّحمان. وتخشعوا خوفا منه و جعلوا له حلم اللسان وقاية ما فى الجنان. والذين تشمّروا فى سبل الله بالهمّة القويّة. و تكأكأوا على الحق بجميع القوى الانسية. و قصموا ظهر وساوس و قصدوا فلاةً عوراء للمياه السّماوية. والّذين لايتثائبون فى الله و لايتردّدون. و يمشون فى الارض هونا و لايتبخترون. والّذين ما يقنعون على الحتامة و يطلبون. و يُقدمون فى موطن الدين ولايحجمون. و الذين لا تحتدم صدورهم و تجد فيهم تؤدة و هم لايستعجلون. وليس نطقهم كآجنٍ و اذا نطقوا يجدّون. و الّذين تبتّلوا الى اللّٰه

اور تقویٰ کے گیسو آراستہ کیئے ہیں اُنہیں پراگندہ نہیں کیا اور وہ ایک شجرۂ طیّبہ کی طرح پھولے پھلے ہیں۔ جو ایک تیز رَو اونٹنی کی طرح اپنے ربّ کی طرف بسُرعت گئے اور جنہوں نے رحمان کی راہوں میں افراط وتفریط سے کام نہ لیا۔ اور اُس سے ڈرتے ہوئے عاجزی اختیار کی اور جنہوں نے اس کی خاطر زبان کی حلیمی کو اپنے محسوساتِ قلب کی سپر بنایا اور قوی ہمت کے ساتھ اللہ کی راہوں میں ہردم کمربستہ رہے۔ اور حق پر پورے انسانی قویٰ کے ساتھ اکٹھے ہوگئے اور انہوں نے وساوس کی کمر توڑ دی اور آسمانی پانی کے حصول کے لئے بے آب وگیاہ صحرا کا رُخ کیا۔ اور جو اللہ کی راہ میں سُستی نہیں دکھاتے اور نہ تردّد کرتے ہیں۔ اور زمین پر نرمی سے چلتے ہیں، اکڑ کر نہیں چلتے۔ اور جو پس خوردہ پر قناعت نہیں کرتے اور (ہردم) طالب رہتے ہیں۔ وہ دین کی سرزمین میں بڑھتے چلے جاتے ہیں رُکتے نہیں اور اُن کے سینے غیظ سے بھڑکتے نہیں، تو اُن میں ٹھہراؤ پائے گا اور وہ جلد بازی نہیں کرتے اور ان کی گفتگو بدبودار پانی کی طرح نہیں ہوتی اور جب بھی گفتگو کرتے ہیں بڑی متانت سے کرتے ہیں۔ اور اللہ کی طرف تبتّل اختیار کرتے ہیں

و صمتوا و لاینطقون الا بعد ما یُستنطقون. و لیسوا کَبَسِیلٍ بل هم یتلألأون. والذین لایختأهم قارع عن حبّ اللّٰه و کل لمح الی اللّٰه یجلوذون. وخذیٔ له قلبهم و عینهم و اذنهم ففی اثره یدأدء ون . و اَدفأهم اللّٰه ما یدفع البرد فهم فی کل آن یُسخّنون و الذین یُداکِأُون ابلیس و یردء ون بالحق وله ینتصرون. و ما رطأوا الدنیا و ما نشفوا من ماء ها و حسبوها کَقِمِیٔ ءٍ و ماکانوا الیها ینظرون. و الذین ما رمأوا نفوسهم بما کانت علیها بل کلّ آن الی اللّٰه یحفدون و یتزازء ون من اللّٰه و له یتصاغرون. و الذین زنّأوا علی نفوسهم حَبُلها و ضیّقوا باب عیشتها و لا یُوسّعون. والذین اذا دُعوا الی شواظٍ من ربّهم فهم لایبعلون. و ما اجبأوا زرعهم بل هم یحرسون.

اور خاموش رہتے ہیں اور اُس وقت تک نہیں بولتے جب تک اُنہیں گفتگو کرنے کے لئے نہ کہا جائے۔ اور وہ بدصورت نہیں بلکہ وہ درخشاں وتاباں ہیں اور انہیں کوئی مصیبت اللہ کی محبت سے روک نہیں سکتی اور وہ ہر لحہ اللہ کی طرف تیز رفتاری سے جاتے ہیں اور ان کے دل، آنکھیں اور کان اُس کے حضور سرِ تسلیم خم کرتے اور اُس کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں۔ اور اللہ انہیں (اپنی آتشِ محبت سے) ایسا گرماتا ہے جو اُن کی سردی کو دور کردے۔ پس وہ ہر آن (آتشِ حُبِّ الٰہی سے) گرمائے جاتے ہیں۔ اور جو ابلیس کو دھتکارتے ہیں اور حق کو تقویّت دیتے ہیں اور اس کی خاطر انتقام لیتے ہیں۔ وہ دنیا میں مگن نہیں ہوتے اور وہ اُسے حقیر سمجھتے ہیں اور اُس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ وہ ایک حالت پر نہیں ٹھہرتے بلکہ ہر آن اللہ کی طرف دوڑتے ہیں۔ وہ اللہ سے ڈرتے اور اس کے لئے تذلّل اختیار کرتے ہیں۔ اور جو اپنے نفوس کی باگیں کھینچ کر رکھتے ہیں اور راحتوں کے دروازے اپنے اوپر تنگ کر لیتے ہیں اور انہیں کھلا نہیں چھوڑتے۔ اور جب وہ اپنے ربّ کی آگ کی جانب بلائے جاتے ہیں تو وہ خوفزدہ نہیں ہوتے۔ اور وہ اپنی کچی فصل نہیں بیچتے بلکہ اُس کی رکھوالی کرتے ہیں۔

و الذین یجاھدون فی اللّٰہ و یبتھلون. ولایخافون الثکل ولوجفأتھم البلیة و للّٰہ یجسأون. والّذین عندھم غمرٌ و لیس علمھم کثمیلة و اوتوا معارف و فیھا یتزایدون. و غلبوا الدنیا و جعفلوھا و جمأوا علیھا و قصموھا بکرتیم فھم عن زھزمتھا مبعدون. و الّذین تری ھممھم کجنعدلٍ یجوبون موامی ولایلغبون. لایَتجأّلون عن امر ربّھم و ھم لہ مسلمون. والّذین حنأت ارضھم و التفت نبتھا باللّٰہ فھم علی شجرة القدس یداومون. و خبأت رداء اللّٰہ صورھم فھم تحت رداءہ متسترون. والّذین یبذء ون الدنیا و ما فیھا و یبدّلون کصبی ابدء و لایترکون.

اور جو اللہ میں مجاہدہ کرتے اور گڑگڑاتے ہیں۔ اور اولاد کے مرجانے سے نہیں ڈرتے خواہ مصیبت انہیں پچھاڑ دے۔ اور اللہ کی خاطر سختی برداشت کر لیتے ہیں اور جن لوگوں کے ہاں (علم کے) پانی کی فراوانی ہے اور اُن کا علم تلچھٹ جیسا نہیں۔ اُنہیں معارف عطا کئے جاتے ہیں اور وہ ان میں بڑھتے چلے جاتے ہیں اور وہ دنیا پر غالب آتے اور اُسے پچھاڑ دیتے ہیں۔ انہیں اس پر غصّہ آتا ہے اور بڑے کلہاڑے سے اس کی کمر توڑ دیتے ہیں۔ پس وہ اس (دنیا) کے شور وغوغا سے دور رکھے جاتے ہیں۔ اور تو ان کی ہمتوں کو طاقتور اونٹوں کی طرح پائے گا وہ بڑے بڑے صحراؤں کو عبور کرتے ہیں اور تھکتے نہیں۔ وہ اپنے ربّ کے حکم سے روگردانی نہیں کرتے اور اُسی کے آگے اپنا سرِ تسلیم خم کرتے ہیں۔ اور جن کی زمین سرسبز وشاداب ہوتی ہے اور اُس کی روئیدگی اللہ کے ساتھ پیوست ہے اسی وجہ سے وہ شجرۂ قُدس پر دائمی بسیرا کئے ہوئے ہیں اور اللہ کی چادر نے ان کی صورتوں کو چھپایا ہوا ہے۔ پس وہ اُس کی چادر تلے چھپے ہوتے ہیں اور جو دنیا وَمَا فِیْھَا کو حقیر جانتے ہیں۔ اور اُن کی حالت ایک نومولود معصوم بچے کی مانند بدل دی جاتی ہے اور انہیں چھوڑا نہیں جاتا۔

لایوجد فیهم غشمٌ ولاسخفٌ و
لاغیهقة و عند کل کرب الی
اللّٰه یرجعون. و الذین لایمغثون
عرضًا بغیرحق ولاباَحَدٍ
یهجرون. ولایخافون عقبة نطّاءَ
و لا فلاةً عوراءَ. ولاهم یحزنون.
والذین یعلهضون قارورة الفطرة
لیستخرجوا ما یخزنون
استوکثوا من الدنیا فلایبالون
قریح☆ زمن و جابر زمن و
یتخذون اللّٰه عضدا و علیه
یتوکلون. والذین جاحوا
من بواطنهم اصول النفسانیة
و تجد فیهم شعوذة و الی اللّٰه ﴿۹۶﴾
یسارعون. مُلئوا من أرج اللّٰه و
محبّته الذّاتیة. تحسبهم ایقاظًا و
هم ینامون. والذین غُصموا من
شصاص العفة الرسمیة و صُبّغوا
بالتّقاة الحقیقیّة و أفنتهم نار المحبّة
و لیسوا کالذین یضبحون.و
الذین لیس مِقولهم کَشَفرة أُذوذٍ

ان میں ظلم، ضُعفِ عقل اور تکبر نہیں پایا جاتا اور ہر مصیبت کے وقت اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور جو کسی کی عزت کو ناحق آلودہ نہیں کرتے اور نہ ہی کسی سے بدکلامی کرتے ہیں۔ وہ کسی دور افتادہ چوٹی اور خشک صحراء سے نہ تو خوف کھاتے ہیں اور نہ ہی غمگین ہوتے ہیں۔ وہ فطرت کی مخفی استعدادوں کو اُجاگر کرنے کے لئے آبگینۂ فطرت کو وا کرتے ہیں۔ وہ دنیا سے آخرت کے لئے زادِراہ لیتے ہیں۔ وہ شاطرِ زمانہ اور جابر زمانہ کی پرواہ نہیں کرتے۔ وہ خدا کو ہی اپنا دست و بازو بناتے ہیں اور اُسی پر توکل کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے باطن سے نفسانیت کی جڑوں کو اُکھیڑ پھینکا ہے۔ اور تو اُن میں مستعدی پائے گا، اور وہ اللہ کی جانب قدم بڑھاتے ہیں۔ وہ اللہ کی خوشبو اور اُس کی ذاتی محبت سے پُر ہیں۔ وہ سوئے ہوئے بھی ہوں تو بھی تو انہیں جاگتا پائے گا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ظاہری عِفّت کے دام سے بچائے گئے ہیں اور حقیقی تقویٰ کے رنگ میں رنگے گئے ہیں۔ محبت (الٰہی) کی آگ نے انہیں فنا کر دیا ہے اور وہ ان لوگوں کی طرح نہیں جو ہانپنے لگ جاتے ہیں۔ اور ان کے اقوال کاٹنے والی تلوار کی طرح نہیں۔

☆ سہوِ کتابت ہے۔ غالباً یہ لفظ ''قریع'' ہے۔ (ناشر)

و اذا نزل بھم اُفُرَّۃٌ فھم یصبرون. و یُحسنون اِلٰی من آذی من الفجرۃ. و لو کان من زمر القرافصۃ. و یمکتون بحضرۃ اللّٰہ و لایبرحون بل ھم یمکدون. و الذین علٰی ایمانھم یخافون و یحسبون انہ اخف طیرورۃً من العصفور. و الخوف أبلغ اِنقاءً من الیَستعور فلایقنعون علی رُذاذٍ و یعبّدون عَرُوْنَۃً بجرآء لیجعلوھا بُھَرَۃً. و کذالک یجرذون. والّذین یخافون ثائب الابتلاء اذا ادلجوا و حین یدّلجون و یکون بعین سُھُدٍ و قلبٍ حِجزٍ حین یُمسون و حین یُصبحون. و الذین یؤاسون ولایقترون و یخلصون غریمھم و لایخلسون. و الذین لیسوا کَضَبُسٍ ولاکھقلس و لاھم یتفجّسون. والذین یجتنبون اللطث. و النکث ولا تجد فیھم وثوثۃ فی الدین ولاھم یداھنون. والذین سلکوا و فی السلوک اجرھدّوا

اور جب ان پر کوئی سختی آئے تو وہ صبر کرتے ہیں وہ ایذا دینے والے بداطوار (لوگوں) سے احسان کا سلوک کرتے ہیں خواہ وہ ڈاکوؤں کے گروہ سے ہوں۔ وہ اللہ کی حضوری میں رہتے ہیں اور اس سے جدا نہیں ہوتے اور اُسی کے آستانے پر دھونی رمائے رہتے ہیں۔ اور جنہیں اپنے ایمان کے متعلق ہمیشہ خوف لگا رہتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ ایمان اُڑ جانے میں چڑیا سے بھی زیادہ تیز ہے اور خوف صفائی کرنے میں مسواک سے بڑھ کر ہے۔ پس وہ ہلکی بارش پر قناعت نہیں کرتے وہ (نفس کی) سنگلاخ زمین کولتاڑتے ہیں تا کہ اُسے نرم اور ہموار کر دیں اور وہ اسی طرح اس میدان میں تجربہ کار ہیں اور جب اوّل و آخر شب چلتے ہیں تو وہ ابتلاء کی تیز آندھی سے ڈرتے ہیں۔ وہ شام و سحر بے خواب آنکھ اور پاک صاف دل سے روتے ہیں۔ وہ غم خواری کرتے ہیں اور اس میں بخل سے کام نہیں لیتے۔ اپنے مقروض کو چھوٹ دیتے ہیں اور ان کا مال نہیں چھینتے، وہ بخیل اور بدخلق نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ ڈینگیں مارتے ہیں۔ وہ دنگے فساد اور توڑ پھوڑ سے گریز کرتے ہیں اور تو اُن میں ضعفِ دین نہیں پائے گا اور نہ ہی وہ مداہنت کرتے ہیں۔ وہ سلوک کی راہوں پر چلتے اور اُن پر رواں دواں ہیں۔

و الرحال للحبیب شدّوا. و قطعوا عُلَق الدّنیا و فی اللّٰہ یرغبون. و ما یقعدون کالذین یئسوا من الآخرۃ و الی اللّٰہ یھرولون. و الذین لایحطّون الرحال و لایریحون الجمال و یجتنبون الوبد ولا یرکدون.

ویبیتون لربھم سُجّدًا وّقیامًا و لایتنعّمون. و الذین یضجرون لکشف الحجب و رؤیۃ الحق و یسعون کل السعی لعلّھم یُرحمون. و مایحجأون فی اللّٰہ بالنفس و لو یُسفکون. و حضأوا فی نفوسھم نارا فکلّ آنٍ یوقدون. واحکأوا عُقدۃ الوفاء فھم علیہ ولویقتّلون. اولٰئک الذین رحمھم اللّٰہ و أراھم وجھہ من کل باب و رزقھم من حیث لایحتسبون.

انہوں نے اپنے محبوب (خدا) کے لئے اپنی سواریوں کے کجاوے کس لئے ہیں اور دنیا سے قطع تعلّق اختیار کر لی ہے اور صرف اللہ میں رغبت رکھتے ہیں۔ وہ ان لوگوں کی طرح بیٹھ نہیں رہتے جو آخرت سے مایوس ہو چکے ہوں بلکہ وہ اللہ کی طرف دوڑتے چلے جاتے ہیں۔ وہ اپنی سواریوں سے اُترتے نہیں اور نہ ہی اپنے اونٹوں کو آرام کرنے دیتے ہیں۔ وہ لوگوں کی محتاجی سے بچتے ہیں اور کہیں نہیں ٹھہرتے۔

وہ اپنے ربّ کی رضا کی خاطر سجدہ ریز ہو کر اور کھڑے ہو کر رات گزارتے ہیں اور آسائش کی زندگی بسر نہیں کرتے۔ اور وہ جو تمام حجاب دور ہونے اور حق تعالیٰ کا دیدار کرنے کے لئے بے قرار رہتے ہیں۔ وہ پوری کوشش کرتے ہیں کہ اُن پر رحم کیا جائے۔ وہ اللہ کی نسبت اپنے نفس کو آسودہ نہیں کرتے۔ خواہ ان کا خون بہا دیا جائے۔ وہ اپنے نفوس میں محبت الٰہی کی آگ روشن کرتے ہیں اور ہر آن اُسے روشن رکھتے ہیں۔ وہ وفا کی گرہ کو مضبوطی سے باندھتے ہیں اور اس پر قائم رہتے ہیں خواہ وہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرتا ہے اور ہر دروازے سے ان پر اپنی چہرہ نمائی کرتا ہے اور انہیں وہاں سے عطا فرماتا ہے جو اُن کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتا۔

بما کانوا یحبّون الله ویتّقونه حق تقاته و بما کانوا یفرقون. إنّ الذین تجانأوا علی حُذّة الدنیا وصراها و یئسوا من جَزُح اللّٰه. اولئک الذین لایکلّمهم الله و یلقون فی فلاةٍ بدیدٍ و یموتون و هم عمون. انهم لایفتحون العیون مع أیَاةٍ اجبأ علیهم و لا هم یصأصأون کأنّ الشّمس ما صمأت علیهم وکأنّهم لایعلمون. وکذالک جرت عادة الله لایستوی عنده من جاءہ یبغی الرضا. و من عَصَا وغویٰ انّه لایبالی الغافلین. و اِنّه یهرول إلٰی من یمشی الیه و انه یحب المتقین. وله سنة لا تُخبأ کَخُتّ مخلّف. الا ان السنة لَیَاحٌ یُریٰ فی کل حین. الکاذب تبّ. و الصادق صعد و ثبّ. فطوبیٰ للذی الیه باء و اب.

کیونکہ وہ اللہ سے پیار کرتے، اُس کا کامل تقویٰ اختیار کرتے اور اسی سے ڈرتے ہیں یقیناً وہ لوگ جو دنیا کے گوشت کے ٹکڑے اور اس کے پانی کی تلچھٹ پر گرتے ہیں اور اللہ کی عطاءِ جزیل سے مایوس ہوتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن سے اللہ ہمکلام نہیں ہوتا اور وہ کسی ویران جنگل میں پھینک دیئے جاتے ہیں اور وہ اندھے ہونے کی حالت میں ہی مر جاتے ہیں۔ وہ آنکھیں نہیں کھولتے باوجود سورج کی روشنی کے جو اُن پر طلوع ہوئی، اور نہ ہی وہ آنکھوں کو حرکت دیتے ہیں گویا ان پر سورج طلوع ہی نہیں ہوا اور گویا وہ جانتے ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ کی سنت اسی طرح جاری ہے کہ وہ شخص جو اُس کے حضور حصولِ رضا کے لئے آیا وہ اُس شخص کی طرح نہیں ہوسکتا جس نے نافرمانی کی اور گمراہ ہو گیا۔ بے شک وہ (اللہ) غافلوں کی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہے جو اُس کی طرف چل کر آتا ہے۔ اور وہ متقیوں سے محبت کرتا ہے۔ اس کی ایسی سنت ہے جو مخفی نہیں جیسے سیلاب کے بعد رہ جانے والی جھاگ۔ سنو، سنو! اُس کی سنت صبح روشن کی طرح ظاہر ہے جو ہر وقت دیکھی جاسکتی ہے۔ جھوٹا تباہ ہو گیا اور سچا سربلند اور منصب عالی پر متمکن ہو گیا۔ پس خوشخبری ہے اُس کے لئے جو خدا کی طرف لوٹا اور اس کے لئے مشتاق ہوا

و تناء بعتبته و ایّاه احبّ. انه یحبّ من دق له ولایحبّ الببّ. فویل للذین قعدوا کجلذٍ وکثرت وساوسهم کَاِمْرَأَةٍ أَضنأت. مابقی لهم ظمأ فی طلب الله و انواع بَغْر الدنیا علی القلب طسأت. ضعفت نفوسهم فشقّ عبأ الایمان و هم مثقلون. و لایزالون یذکرون الدنیا و هم لها یقلقون. یکادون اَنْ یفسّأوا ثوب الدّین و یزهفون الی الله احادیث و هم یتعمدون فقأوا عیونهم بمکرٍ آثروه ثم یقولون نحن قومٌ مُبصرون. و قد سطحوا الفطنة ثم ذبحوها و یُصفدهم القرآن فهم عنه معرضون. إِنَّمَا مثلهم کمثل أرضٍ قفأت.

اور اُس کی چوکھٹ پر بیٹھ گیا اور صرف اسی سے محبت کرنے لگا۔ بلاشبہ وہ (خدا) محبت کرتا ہے اُس شخص سے جو اُس کی خاطر پس جاتا ہے۔ اور وہ فربہ انسان کو پسند نہیں کرتا۔ پس ہلاکت ہے اُن کے لئے جو اندھے چوہے کی طرح دَم سادھے بیٹھے رہتے ہیں۔ اُن کے وسوسے ایک کثیر الاولاد عورت کی اولاد کی طرح کثیر ہیں۔ اللہ کی طلب میں تو انہیں پیاس نہیں ہے اور دنیا کے گونا گوں فوائد ان کے دلوں پر مسلط ہیں۔ ان کے نفوس کمزور ہو گئے، پس بارِ ایمان (ان پر) گراں ہو گیا اور وہ بوجھ تلے دب گئے۔ وہ ہمیشہ دنیا کی یاد میں لگے رہتے ہیں اور اُن کی ساری بے قراری دنیا کے لئے ہوتی ہے۔ قریب ہے کہ وہ دین کا جامہ پھاڑ دیں اور وہ جانتے بوجھتے ہوئے اللہ کی طرف غلط باتیں منسوب کرتے ہیں۔ اور جس مکر کو انہوں نے اختیار کیا۔ اس سے انہوں نے اپنی آنکھیں پھوڑ دیں بایں ہمہ کہتے ہیں کہ ہم بینا قوم ہیں۔ انہوں نے اپنی (ناقۂ) فراست کو لٹایا اور اُسے ذبح کر ڈالا۔ قرآن انہیں پابند کر رہا ہے اور وہ ہیں کہ وہ اُس سے رُوگردانی کر رہے ہیں۔ اُن کی حالت اُس کھیتی سی ہے جسے بارش کی کثرت نے خراب کر دیا ہو

او کنبتٍ کَدَءٍ و اراد اللّٰہ ان یزیدھم علمًا فنسوا ما یدرسون. او مثلھم کمثل رجل قعد فی مقنوئةٍ فطلعت الشمس حتّٰی جاء ت علٰی رأسه و ھو من الذین یغتھبون. و قوم آخرون رضوا بالحماذی. وقع بعضھم لبعض کالمحاذی. و انی انا الاحوذی کذی القرنین. وجدتُ قومًا فی اُوارٍ و قومًا آخرین فی زمھریرٍ و عین کدرةٍ لفقد العین. و اِنّی انا الغیذان و من اللّٰہ أریٰ. و اعلم أنّ القدر اخرج سھمه وقذا. فاذکروا اللّٰہ بعینٍ ثرة یا اولی النھٰی لعلکم تجدوا حِتُرًا و کَثِیُرًا من الندیٰ. و السّلام علٰی من اتّبع الھدٰی و انا العبد المفتقر الی اللّٰہ الاحد.

غلام احمدؐ القادیانی المسیح الربّانی



یااس روئیدگی کی سی ہے جسے سردی کی شدت یاپانی کی قلت نے نقصان پہنچایا ہو۔اللہ کی تو یہی منشا تھی کہ وہ انہیں علم میں بڑھائے لیکن وہ اپنا سبق بھول گئے۔یااُن کی حالت اُس شخص کی سی ہے جو ایک ایسی جگہ بیٹھا ہو جہاں کبھی بھی دھوپ نہیں پڑتی، پس سورج طلوع ہوا یہاں تک کہ اس کے سر پرآ گیا اوروہ اندھیرے میں ہی رہا، اور کچھ دوسرے لوگ ہیں جو شدت گرما پر راضی ہیں اور ان میں سے ایک دوسرے کے بالمقابل ہے۔یقیناً مَیں ذوالقرنین کی طرح تیز رو ہوں،مَیں نے ایک قوم کو سخت گرمی میں اور دوسری قوم کو آنکھوں کے فقدان کی وجہ سے سخت سردی اور گدلے چشمے پر پایا۔مَیں صائب الرائے ہوں اور مَیں اللہ (کے دکھانے) سے دیکھتا ہوں۔اور مجھے خوب معلوم ہے کہ قضاء وقدر نے اپنا تیر نکالا اور چلایا،اس لئے اے عقل مندو! آنسو بہانے والی آنکھ سے اللہ کو یاد کرو تا کہ جُود وکرم میں سے تھوڑا یا زیادہ حصہ پاؤ۔سلامتی ہو اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔میں ہوں خدائے یگانہ کا بندۂ فقیر۔

غلام احمدؐ القادیانی المسیح الربّانی



﴿۹۷﴾

# علاماتُ المقرّبين

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم

أيها الناس احشدوا فإني سأقرأ عليكم علامات المقرّبين. إنهم قوم حفظ اللّٰه غضوضة روحهم وليسوا كجامس ولا كَأَفِين، تجدهم حسن الحِبر والسِبر وكشابٍ بَهْكَنٍ ولا تجدهم كمن نُخِشَ وصار كالمدقوقين. قوم شُرِحَتْ صدورهم. وأُزِّرت ظهورهم، ونُضّر نورهم، فأسلموا وجوههم لله وما بَالوا أذى في اللّٰه ولو قُطع حبل المتين، ولا يحائصون الموت إلّا لِربّ العالمين. يُربّى الخلقُ من ألبانهم، وتُقوّى القلوب من فيضانهم، وليسوا كشاةٍ مُمغرٍ، ولا كرجل مُشتّرٍ،

# علاماتُ المقرّبين

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم

اے لوگو! اکٹھے ہو جاؤ، میں تمہارے لئے مقربین کی علامات بیان کروں گا۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ جن کی روح کی شادابی کی حفاظت اللہ نے فرمائی ہے وہ خشک اور کم عقل شخص کی مانند نہیں ہوتے۔ تو انہیں خوش شکل، خوبرو اور بھرپور جوان کی طرح پائے گا اور اس شخص کی طرح نہیں پائے گا جو دق کے مریض کی طرح لاغر ہو گیا ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے سینے کھول دیئے گئے اور ان کی کمریں مضبوط کی گئیں اور ان کے نور کو تابانی عطا کر دی گئی۔ انہوں نے اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دیا۔ وہ اللہ کی راہ میں کسی بھی تکلیف کی پرواہ نہیں کرتے خواہ ان کی رگ جان ہی کاٹ دی جائے۔ وہ صرف رب العالمین کی خاطر موت سے بچتے ہیں۔ خَلق ان کے دودھ سے پرورش پاتی ہے اور دل ان کے فیض سے مضبوط کر دیئے جاتے ہیں۔ وہ اس بیمار بکری کی طرح نہیں جس کا دودھ بیماری سے سرخی مائل ہو گیا ہو اور نہ اس شخص کی طرح ہے جس کی آنکھوں کے پپوٹے بیماری کے باعث مستقلاً الٹ گئے ہوں۔

و يُبعثون في أرضٍ مزبرةٍ ومعقرةٍ وَمَشْعَلة وعند كثرة الباغزين. تجدهم أكثر قزازةً ولا تجد فيهم كزازةً ولا تراهم كضنين. وتجدهم يبيعون أنفسهم لِلّٰهِ ولمصافاته، ويواسون خلقه لمرضاته، ولا تجد أنفسهم كالْمُبَرْطِسِين، يحسبهم الزَوْشُ العِنْقَاشُ من المخترصين، وإن هم إلا نور السماء وأمان الأرض وائمة الصادقين. تعافُ الأرض لُقْيانهم وتُنير السماء برهانهم، وإنهم حجة اللّٰه على من عصٰى من المخلوقين. وإنهم عاهدوا اللّٰه بحلفةٍ أن لا يُحبّوا ولا يُعادوا بأمر أنفسهم، وانصلتوا منها انصلات الفارين. وأحضروا ربهم ظاهرهم و باطنهم وجاء وه منقطعين. وأفنوا أنفسهم لاستثمار السعادة

وہ بھڑوں، بچھوؤں اور لومڑیوں کی سرزمین میں مبعوث کئے جاتے ہیں اور ایسے وقت مبعوث کئے جاتے ہیں جب فجار کی کثرت ہوتی ہے۔تو انہیں آلودگیوں سے بہت زیادہ بچنے والا پائے گا۔ان میں کوئی یبوست نہیں پائے گا اور نہ تو انہیں بخیل کی مانند پائے گا۔تو انہیں پائے گا کہ وہ اللہ کی خاطر اور اس سے پُرخلوص محبت کے لئے اپنی جانوں کو بیچتے ہیں اور اس کی رضا کی خاطر اس کی مخلوق سے ہمدردی کرتے ہیں اور تو انہیں دلّالوں کی طرح نہیں پائے گا۔لئیم اور کمینہ (شخص) انہیں مفتری تصور کرتا ہے حالانکہ وہ آسمان کا نور، زمین کی امان اور صادقوں کے امام ہوتے ہیں ۔زمین ان کی ملاقات سے نفرت کرتی ہے اور آسمان ان کے دلائل کو روشنی بخشتا ہے اور وہ نافرمان لوگوں پر اللہ کی حجت ہوتے ہیں۔انہوں نے حلف اٹھا کر اللہ سے یہ عہد باندھ رکھا ہے کہ وہ اپنے نفسوں کے تابع فرمان ہو کر نہ کسی سے محبت کریں گے اور نہ عداوت اور وہ اس بات سے بھگوڑوں کی طرح بھاگتے ہیں اور انہوں نے اپنے ظاہر و باطن کو اپنے پروردگار کے حضور پیش کر دیا ہے اور اس کی بارگاہ میں دنیا سے منقطع ہو کر آ گئے ہیں۔انہوں نے سعادت کا پھل حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو فنا کر دیا ہے

وماتوا لتجديد الولادة، وأرضوا ربهم باقتحام الأخطار والصبر تحت مجارى الأقدار، وأدّوا كلما يقتضى الخلوص وما هو من شروط المخلصين. إنهم قوم أخفاهم اللّٰه كما أخفٰى ذاته، وذرّ عليهم لمعاته، ومع ذالك يُعرفون من سَمتهم ومن جباههم ومن سيماهم، ونور اللّٰه يتلألأ على وجوههم ويُرى من روائهم ولهم بصيص يخزى الخاطلين. ومن شِقوة أعدائهم أنهم يظنّون فيهم ظنّ السَّوْء ولا يحقّون ما ظنّوا وما كانوا متقين. إن هم إلا كأخُوَص أو أعْمَى وليسوا من المبصرين. لهم جبهَةٌ خشباء ونفس كعوجاء وقلوبهم مُسودّة ولو ابيضّ إزارهم كخرجاء، ﴿۹۸﴾

اور ایک نئی پیدائش کے لئے موت قبول کر لی ہے۔ انہوں نے قضاء وقدر کے تحت تمام درپیش خطرات میں داخل ہو کر اوران پر صبر کر کے اپنے رب کو راضی کر لیا ہے۔ انہوں نے خلوص اور مخلصین کی تمام شرائط کو ان کے تمام تقاضوں کے مطابق ادا کر دیا ہے۔ یہ (مقربین) بلاشبہ ایسے لوگ ہیں جنہیں اللہ نے اپنی ذات کی طرح مخفی رکھا ہوا ہے اور اس نے اپنے انوار ان پر برسائے ہیں اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنی ہیئت، اپنی پیشانیوں اور علامات سے پہچانے جاتے ہیں اور اللہ کا نور ان کے چہروں پر چمکتا ہے اور ان کے چہروں کی آب وتاب سے نظر آتا ہے۔ اور ان میں ایسی چمک ہوتی ہے جو ہَرزہ گو لوگوں کو رسوا کر دیتی ہے۔ ان کے دشمنوں کی ایک بدبختی یہ ہے کہ وہ ان (مقربین) کے متعلق بدظنی کرتے ہیں لیکن اپنی اس بدظنی کو ثابت نہیں کر سکتے اور وہ متقی نہیں ہوتے۔ وہ محض بھینگے،، دھنسی ہوئی آنکھوں والے یا اندھے کی طرح ہیں اور بینا لوگوں میں سے نہیں۔ ان کی پیشانی سخت کھردری ہے۔ اور نفس مریل اونٹنی کی طرح ہے اور ان کے دل سیاہ ہیں اگرچہ ان کے تہہ بند خرجاء کی مانند سفید ہوں (خَرْجَاء: ایسی بکری جس کی صرف پچھلی دونوں ٹانگیں کوکھوں تک سفید ہوتی ہیں)

وليسوا إلا كتنين. يُعادون أهل الله ولا يظلمون إلا أنفسهم، فلو لم يتولّدوا كان خيرا لهم، لم يعرفوا إمام زمانهم، ورضوا بميتة الجاهلية فتعسًا لقوم عمين. غرّتهم رضاضة التنعّم فنسوا عَلَزَ القلقِ وغَصَصَ الجَرَضِ، ولم يصبهم داهية من حَبَضِ الدهر فلذالک يمشون في الأرض فرحين، ويمرّون بعباد الرحمن مختالين متكبّرين.

إن أولياء اللّٰه لا يُريدون مُخَرْفَجًا في الحياة الدنيا ويؤثرون لله خصاصة ويُطهّرون نفوسهم ويشوصُون، ويقبلون دواهي هذه ويتقون نهابر الآخرة ولها يجاهدون، ولا يأتي عليهم أُبَضٌ إلا وهم في العرفان يتزايدون. ولا تطلع عليهم شمس إلا وتجد يومهم أمثل من أمسهم،

اور وہ اژدہا کی مانند ہیں۔ وہ اہل اللہ سے عداوت رکھتے ہیں اور وہ اپنے آپ پر ہی ظلم کر رہے ہیں۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔ انہوں نے اپنے زمانے کے امام کو شناخت نہ کیا اور جاہلیت کی موت پر راضی ہو گئے۔ پس اس اندھی قوم پر ہلاکت! پُر آسائش زندگی کی آسودگیوں نے انہیں فریب میں مبتلا کر دیا ہے۔ پس وہ بے چینی کی ہولناکیوں اور تلخ گھونٹوں کو بھول گئے ہیں۔ انہیں زمانے کے دھکوں سے کوئی مصیبت نہیں پہنچی، یہی وجہ ہے کہ وہ زمین پر اِترا کر چلتے ہیں اور رحمان کے بندوں کے پاس سے اکڑتے ہوئے اور تکبر کرتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔

اولیاء اللہ اس دنیوی زندگی کے عیش و عشرت سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتے اور اللہ ہی کے لئے فقر کو ترجیح دیتے ہیں اور اپنے نفوس کو پاک وصاف رکھتے ہیں۔ وہ اس دنیا کے مصائب کو قبول کر لیتے ہیں اور آخرت کے جہنم سے بچتے ہیں اور اس (آخرت) کی خاطر کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ان پر جب بھی کوئی مصیبت آن پڑے تو وہ عرفان الٰہی میں مزید ترقی کرتے ہیں۔ ہر سورج جوان پر طلوع ہوتا ہے اس میں تو انہیں اس حالت میں پائے گا کہ ان کا آج ان کے گزشتہ کل سے کہیں زیادہ بہتر ہوتا ہے

ولایـنـکـصـون وفـی کـل آنٍ يُقدِمون. ويزيدهم الله نورًا على نـورٍ حتى لايُعرفون. ويحسبهم الـجـاهـل بشرًا متلطخا وهم عن أنـفسهـم يُبـعـدون. وإذا مسّهـم طـائف مـن الشيـطان أقبلوا على الـلـه مُتضرّعين، وسعوا إلى كهفهٖ فـإذا هـم مبـصرون. ولا يقومون إلـى الـدعاء كسالٰى بل كادوا أن يـمـوتـوا فـي دعـائهـم فيُسـمـع لتـقـواهـم ويُدركون. وكذالك يُعطَون قوةً بعد ضعفٍ عند الدعاء وتـنـزل عليهم السكينة وتقوّيهم الـمـلائكة فيُعـصـمون من كل خـطيـئة ويُـحـفظون، ويصعدون إلـى الـلّٰـه ويغيبون في مرضاته فلا يـعلمهم غير اللّٰه وهم من أعينهم يُستـرون. قـومٌ أخـفياء فلذالك هـلـك فـي أمـرهـم الهـالكون.

وہ پیچھے نہیں ہٹتے بلکہ وہ ہر دم آگے ہی آگے بڑھتے ہیں اور اللہ ان کے نور میں مزید نور کا اتنا اضافہ فرماتا ہے کہ وہ پہچانے نہیں جاتے۔ جاہل انہیں ایسے انسان تصور کرتا ہے جو آلائشوں سے آلودہ ہیں حالانکہ وہ اپنے نفسوں سے دور کئے گئے ہیں۔ جب انہیں کسی شیطانی چکر کا ذرا بھی احساس ہو تو وہ عاجزی کرتے ہوئے اپنا رخ اللہ کی جانب کر لیتے ہیں اور اس (اللہ) کی پناہ کی طرف دوڑتے ہیں تو ناگہاں وہ صاحب بصیرت ہو جاتے ہیں۔ وہ سست ہونے کی حالت میں دعا کے لئے کھڑے نہیں ہوتے بلکہ قریب ہے کہ وہ دعا کرتے کرتے ہی جان دے دیں۔ اور ان کے اس تقویٰ کی وجہ سے ان کی (دعا) سنی جاتی ہے اور وہ مدد یافتہ ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح دعا کے وقت انہیں ضعف کے بعد قوت دی جاتی ہے اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور فرشتے انہیں تقویت دیتے ہیں پس وہ ہر خطا سے مصئون و محفوظ ہو جاتے ہیں اور اللہ کی جانب صعود کرتے ہیں اور اس کی رضا میں گم ہو جاتے ہیں۔ پس اللہ کے سوا انہیں کوئی نہیں جانتا اور وہ لوگوں کی نگاہ سے چھپا لئے جاتے ہیں۔ یہ ایک مخفی قوم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے معاملے میں ہلاک ہونے والے ہلاک ہو گئے۔

ینظر إلیهم عُمیُ هذه الدنیا وهم یستهزء ون. أهذا الذی بعثه اللّٰه بل هم قومٌ عمون. ولهم علامات یُعرفون بها ولا یعرفهم إلا المتفرّسون المتطهّرون.

فمن علاماتهم أنهم یُبعدون عن الدنیا، ویُضرب علی الصماخ، لاتبقی الدنیا فی قلوبهم مثقال ذرّة ویکونون کالسحاب المنضاخ، وفی اللّٰه ینفقون. ولا یمسّهم وَسَخٌ ولا درنٌ منها وکل آنٍ من النور یُغسلون.

ومن علاماتهم أن اللّٰه یُودع قلوبهم الجذب، فالخلق إلیهم یُجذبون، ویکونون کعینٍ نَضّاخةٍ باردٌ ماؤها فالخلق إلیهم یُهرولُون. وینتضخ علیهم ماء وحی الرحمان فالناس من ماء هم یشربون.

اس دنیا کے اندھے انہیں دیکھ کر ان سے استہزاء کرتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) کیا اس کو اللہ نے مبعوث کیا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ وہ (استہزاء کرنے والے) اندھے ہیں۔ ان (مقربان الٰہی) کی کچھ علامات ہوتی ہیں۔ جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں مگر انہیں صاحب فراست اور پاک لوگ ہی پہچانتے ہیں۔ «۹۹»

اور ان کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ دنیا سے دور رکھے جاتے ہیں اور انہیں دنیوی امور کی سماعت سے محروم کر دیا جاتا ہے کہ ان کے دلوں میں دنیا ذرہ برابر بھی نہیں رہتی۔ وہ بکثرت برسنے والے بادل کی طرح ہوتے ہیں اور اللہ کی خاطر بے دریغ خرچ کرتے ہیں اور انہیں ہر آن نور کا غسل دیا جاتا ہے۔

اور ان کی ایک علامت یہ ہے کہ اللہ ان کے قلوب میں ایسی کشش ودیعت فرما دیتا ہے کہ مخلوق ان کی جانب کھنچی چلی آتی ہے۔ ان کی حالت اس جوش مارتے چشمے کی طرح ہوتی ہے جس کا پانی ٹھنڈا ہو۔ پس مخلوق ان کی طرف بھاگتی چلی آتی ہے۔ ان پر رحمان کی وحی کا پانی چھڑکا جاتا ہے اور لوگ ان کے اس پانی سے پیتے ہیں۔

ومن علاماتهم أنهم لا يعيشون كَهَبِيَّخٍ بل في بحار البلاء يسبحون. ويتهيأ للنحر وريدهم وبه تُفضخ عناقيدهم فالخلق منها يعصرون. ومن علاماتهم أنهم يُسَبِّحون للّٰه ويسبحون في ذكره كحوت رضراض، ويُقبلون عليه كل الاقبال ويصرخون كصرخة الحبلى عند المخاض، وبه يتلذّذون. ومن علاماتهم تزجية عيشة الدنيا ببذاذةٍ وتصالجٍ على الأغيار وصارخة المستصرخين، والذكر كغادرات الاوكار وبه يَتضمّخُون.

ومن علاماتهم تنزّههم من كل صَنُخَةٍ وصلاخٍ، وكونهم فتيان المواطن لا كلابسات الفتاخ، بما يفسخون عنهم ثوب الجُبن ويُبلّغون الحق ولا يخافون.

اوران کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ ناز ونعم میں پلے ہوئے شخص کی سی زندگی نہیں گزارتے بلکہ وہ آزمائش کے سمندروں میں تیرتے ہیں۔ان کی رگ جان ہمیشہ کٹنے اور نچوڑے جانے کے لئے تیار ہے اور لوگ انہیں نچوڑتے ہیں۔ان کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ اللہ کی تسبیح کرتے اور اس کے ذکر میں ایک ہمیشہ متحرک رہنے والی مچھلی کی طرح تیرتے ہیں اور پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں وہ (اللہ کے حضور) اس طرح چلاتے ہیں جس طرح ایک حاملہ عورت دردِزہ کے وقت چلاتی ہے اور وہ اسی میں لذت پاتے ہیں۔اور ان کی علامات میں سے دنیوی زندگی کو سادگی سے اور غیر اللہ کی باتوں سے اپنے کانوں کو بند کر کے اور مدد طلب کرنے والوں کی طرح (خدا کو) پکار کر بسر کرنا ہے اور گھونسلوں تک نہ پہنچ پانے والے پرندوں کی طرح (اللہ کو) یاد کرنا ہے اور وہ اس (ذکر) کی خوشبو میں بسے رہتے ہیں۔

ان کی ایک علامت ان کا ہر قسم کی میل کچیل اور خارش سے پاک ہونا ہے اور وہ مردِ میدان ہوتے ہیں نہ کہ چوڑیاں پہننے والیوں کی طرح کیونکہ وہ اپنے وجود سے بُزدلی کا لباس اتار دیتے ہیں اور وہ حق کی تبلیغ کرتے ہیں اور ڈرتے نہیں۔

ومن علاماتهم أنّهم يُربّون من بايعهم مخلصا تربية الأفراخ، ويُنجّونهم من الفخاخ، ويقومون ويسجدون لهم في ليلةٍ قاخ، فيدركهم غيث الرحمة ويُرحَمون. ومن علاماتهم أنهم لا يُتوَفَّوْن إلّا بعد ما أَفرخ أمرهم واجتمعت زُمرهم وتبيّن الحق كالفَرُّوْخ، ومُلأَ دلوهم ولم يبق ماؤه كالوَضُوخ، فظهروا بالجسد الممضوخ، و كمَّلوا زينتهم كعتيدة العرائس لينظر الخلق إليهم فيُحمَدُون. ومن علاماتهم أن الدنيا لا تُفنّخهُم بأفكارها، بَلْ هم يَفْفَخُونَها ويزيلون شفرة أوزارها وعلى الله يتوكّلون.

ان کی ایک علامت یہ ہے کہ جو لوگ ازراہِ اخلاص ان کے حلقۂ بیعت میں آتے ہیں وہ ان کی پرورش اس طرح کرتے ہیں جس طرح چوزوں کی پرورش کی جاتی ہے۔ اور وہ انہیں شیطانی پھندوں سے رہا کرتے ہیں اور ان کی خاطر تاریک راتوں میں اللہ کے سامنے کھڑے ہوتے اور سجدے کرتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں ان پر رحمت کی بارش ہوتی ہے اور ان پر رحم کیا جاتا ہے۔ ان کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ اس وقت تک وفات نہیں پاتے جب تک ان کا کام پورا اور نتیجہ خیز نہ ہو جائے اور ان کی جماعتیں جمع نہ ہو جائیں اور حق بکمالہٖ واضح نہ ہو جائے۔ اور ان کا ڈول پورے طور پر بھر دیا جاتا ہے اور اس کے پانی میں کوئی کمی نہیں رہنے دی جاتی۔ پس وہ معطّر جسم کے ساتھ ظاہر ہوتے ہیں اور وہ اپنی زینت یوں مکمل کرتے ہیں جس طرح دلہنوں کے سنگاردان میں زینت کا ہر سامان مکمل ہوتا ہے تاکہ مخلوق انہیں دیکھے جس کے نتیجہ میں ان کی ستائش کی جاتی ہے۔

ان کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ دنیا ان کو اپنے افکار سے زیر نہیں کر سکتی بلکہ وہ ان کی سرکوبی کرتے اور ان کے ہتھیاروں کی دھار کند کر دیتے ہیں اور اللہ پر توکّل کرتے ہیں۔

﴿۱۰۰﴾

ومن علاماتهم أنّهم يقومون في ليالٍ كاخٍ ابتغاء رضا الحضرة، ويزرعون بذر الحسنات ويتخذون تقواهم كوخًا لحفاظة تلك الزراعة، فيحصدون في هذه وبعدها ما يزرعون.

ومن علاماتهم أنّهم لا يُقطّبون ولا يتشزّنون ولا يُصعّرون للناس. ولا يُخرّجون مرعى الهُدٰى ولا يكونون كأرضٍ مخرّجةٍ، ولا يولّون الدُّبر عند العماس ولو مشوا في العماس، ولا يفرّون ولو يُقتّلون. ومن علاماتهم أنّهم لا يمطخون عِرضًا بغير الحق، ويُغمِدون اللسان ولا يمتلخون، ولا يُملخون بالباطل ويميخ غضبهم ولو يوقدون، وإذا بلغهم قول يؤذيهم لا يَنبَخُونَ نَبُوخ العجين، ولا ينتخون الاستقامة بل عليها يُحافظون.

اوران کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ حضرت احدیّت کی رضا جوئی کے لئے اندھیری راتوں میں عبادت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور وہ نیکیوں کا بیج بوتے اور اپنی اس فصل کی حفاظت کے لئے اپنے تقویٰ کو جھونپڑا بناتے ہیں اور پھر اس دنیا اور آخرت میں اپنی فصلوں کو کاٹتے ہیں۔

ان کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ نہ تو چیں بجبیں ہوتے ہیں نہ ہی بدمزاجی سے پیش آتے ہیں اور نہ ہی لوگوں سے بے رخی کرتے ہیں اور وہ ہدایت کی چراگاہ میں ہر جگہ چرتے ہیں اور وہ ایسی زمین کی مانند نہیں ہوتے جس میں کسی جگہ روئیدگی ہو اور کہیں نہ ہو۔ وہ شدائد کا سامنا ہونے پر پیٹھ نہیں پھیرتے خواہ انہیں تاریکیوں میں چلنا پڑے۔ وہ بھاگتے نہیں خواہ انہیں قتل ہی کر دیا جائے۔ ان کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ ناحق کسی کی عزت وآبرو کو آلودہ نہیں کرتے اور وہ اپنی زبان کو نیام میں رکھتے ہیں اور سونتتے نہیں۔ وہ باطل امور میں نہیں پڑتے اور انہیں کتنا ہی بھڑکایا جائے پھر بھی ان کی آتشِ غضب ٹھنڈی ہی رہتی ہے اور جب کوئی تکلیف دہ بات انہیں پہنچے تو وہ خمیرے آٹے کی مانند غصہ سے نہیں پھولتے۔ وہ استقامت کو نہیں چھوڑتے بلکہ وہ اس پر ہمیشہ قائم رہتے ہیں

ولا تجدهم كمُنَدّخٍ بل هم قوم غيَارٰى وعن أخلاق الله يستنسخون. و يستنسخون عن أخلاق نبيهم كَاِكْتِتَابِكُمْ كتابا عن كتاب و كذالك يفعلون.

ومن علاماتهم أنّهم يشابهون عامّة الناس من جهة ظاهر الصورة، و يغايرونهم في الجواهر المستورة، ويجعل الله لهم فرقانا كنفخاء رابية، في بلادٍ خاوية، ويُخضّرون ويُثمرون. وكشجرة النهداء يرتفعون. ومن علاماتهم أنّهم يُعطون نُقاخ الأخلاق كلها من غير مزاج الرياء، ويُنوّخ الله ارض قلوبهم طروقةً لذالك الماء ويُعرفون بالرواءِ ويُطيّبون ويُعطّرون.

ومن علاماتهم أنّهم يكونون كُمَشَاءَ الموطن ولا يكونون كرجل وَخْوَاخٍ، وتجذبهم القوّة السّماويّة

تو انہیں بے غیرت کی طرح نہیں پائے گا بلکہ وہ ایک غیور قوم ہیں۔ وہ اللہ کے اخلاق کی نقل کرتے ہیں اور وہ اپنے نبی (ﷺ) کے اخلاق کی بھی نقل کرتے ہیں جیسے تم ایک تحریر سے دوسری تحریر نقل کرتے ہو اور وہ اسی طرح ہی کرتے ہیں۔

ان (مقربین الٰہی) کی ایک نشانی یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ ظاہری صورت کے اعتبار سے عام انسانوں جیسے ہوتے ہیں لیکن مخفی صلاحیتوں کے لحاظ سے ان سے مختلف ہوتے ہیں۔ اللہ ان کے لئے ایک نمایاں امتیاز رکھ دیتا ہے جیسے اجڑے دیار میں سطح مرتفع نمایاں ہوتی ہے۔ انہیں سرسبز وشاداب اور پھل دار بنا دیا جاتا ہے اور وہ ایک ٹیلے پر اُگے ہوئے درخت کی طرح بلند ہوتے ہیں۔ ان کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ انہیں ریا کی آمیزش کے بغیر نہایت خالص کھرے اخلاق عطا کئے جاتے ہیں۔ اللہ ان کے دلوں کی زمین کو اُس (روحانی) پانی کو اپنے اندر سمونے کے لئے تیار فرماتا ہے اور وہ چہرے کی شادابی سے پہچانے جاتے ہیں اور انہیں پاک وصاف اور معطّر کیا جاتا ہے۔

ان کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ ہر میدان کے دھنی ہوتے ہیں اور ڈھیلے ڈھالے بھاری بھرکم شخص کی طرح نہیں ہوتے۔ آسمانی قوت انہیں کھینچتی ہے

فيُزَكّون من الأوساخ، وَيَنْقَخُ أهواء هم ضربٌ من الله فيودّعُونها من النُّقاخ، فلا يمسّهم لوثٌ من الدنيا ولا يتألّمون بتركها ولا هم يتخزّبون.

اور وہ ہر طرح کے میل کچیل سے پاک وصاف کئے جاتے ہیں۔ اللہ کی ایک ہی ضرب ان کی نفسانی خواہشات کا قلع قمع کر دیتی ہے۔ پس وہ کھرے پن کی وجہ سے نفسانی خواہشات کو چھوڑ دیتے ہیں۔ انہیں دنیا کی کوئی آلودگی نہیں چھوتی اور وہ ان کے چھوڑنے میں کوئی تکلیف اور اذیت محسوس نہیں کرتے۔

ومن علاماتهم أنّ صحبتهم حرزٌ حافظ لأهل الأرض من السّماء عند نزول البلاء، ودواء لقساوةٍ تتولّد من أماني الدنيا والأهواء، وكما يعلو الجِلد درنٌ من قلّة التعهّد بالماء، كذالك تتّسخ القلوب من قلّة صحبة الأولياء، ويعلمها العالمون. ﴿١٠١﴾

ان کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ بلاؤں کے نزول کے وقت ان کی صحبت زمین پر بسنے والوں کے لئے آسمان سے حفاظت کا سامان ہوتا ہے اور اس سنگدلی کی دوا بن جاتی ہے جو دنیا کی تمناؤں اور خواہشات کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے اور جس طرح پانی کے قلّتِ استعمال سے بدن پر میل چڑھ جاتی ہے۔ اسی طرح اولیاء اللہ کی صحبت کی قلت دلوں کو میلا کر دیتی ہے اور جاننے والے اس بات کو خوب جانتے ہیں۔

ومن علاماتهم أنّ صحبتهم تُحيی القلوب، وتقلّل الذنوب، وتُقوّی الوَشْخَ اللغوب، فيثبت الناس بهم على المنهاج ولا يتقدّدون.

ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ ان کی صحبت دلوں کو زندگی بخشتی، گناہوں کو کم کرتی اور ناتواں تھکے ماندوں کو قوت دیتی ہے۔ ان کی صحبت سے لوگ اپنی راہ پر ثابت قدم ہو جاتے ہیں اور وہ تفرقہ میں نہیں پڑتے۔

ومن علاماتهم أنّهم لا يناضلون أعداء هم كإبلٍ تواضَخَتْ،

ان کی ایک علامت یہ ہے کہ ان کا دشمنوں سے مقابلہ اونٹوں کے آپس میں مقابلے کی طرح نہیں ہوتا۔

ولا یکون وَضاخَھم إلا إذا الحرب عند ربّھم حُتِمت، ولا یجادلون إلّا إذا الحقیقة ائتلَخَتْ، ولا یؤذون ظالمًا بغیر الإذن و إنْ یُمَوَّتُوا کشاةٍ عُبِطَتْ، وبأخلاق اللہ یتخلّقون. ومن علاماتھم أنّھم یتّقون الکذب والشحناء، والأھواء والریاء، والسبّ والإیذاء، ولا یُحرّکون یدًا ولا رِجْلًا إلا بأمر ربّھم ولا یجترء ون. لا یُبالون لعنة الدنیا ویتّقون افتضاحًا ھو عند ربھم، ویستغفرونه حین یُمسون وحین یُصبحون، وإذا اتّسخوا بغفلة فبذکرہ یَبْتَرِدُون. لباسھم التقوی فإیّاہ یُبَیّضون، ویعافون أثوابًا جُرودًا وفی التُّقٰی یُجَرْھِدُون. ویتأبّدون من صحبة الأغیار ولا یبرحون حضرة العزّة ولا یُفارقون،

وہ (مقربینِ الٰہی) صرف اس وقت مقابلہ کرتے ہیں جب ان کے ربّ کے ہاں لڑائی حتمی اور قطعی ہو جائے اور وہ صرف اس وقت مجادلہ کرتے ہیں جب حقیقت خلط ملط ہو جائے۔ وہ اذنِ الٰہی کے بغیر کسی ظالم کو بھی ایذا نہیں پہنچاتے خواہ وہ تندرست جوان بکری ذبح کرنے کی طرح مار دیئے جائیں۔ وہ اللہ کے اخلاق اپناتے ہیں۔ان کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ جھوٹ، عداوت، خواہشاتِ نفس، رِیا، گالی گلوچ اور ایذارسانی سے بچتے ہیں اور وہ اپنے ہاتھ اور پاؤں کو صرف اور صرف اللہ کے حکم کے تحت حرکت دیتے ہیں اور اس کے خلاف جرأت نہیں کرتے وہ دنیا کی لعنت کو اپنی خاطر میں نہیں لاتے اور ہر وہ چیز جو اللہ کے نزدیک باعث فضیحت و رسوائی ہو وہ اس سے پرہیز کرتے ہیں اور صبح و شام اللہ کی مغفرت کے طالب ہوتے ہیں اور جب ان پر غفلت کی میل چڑھ جائے تو ذکرِ الٰہی (کے پانی سے) دھوتے ہیں۔ان کا لباس تقویٰ ہے اور اسی کو وہ سفید رکھتے ہیں۔ وہ بوسیدہ لباس سے گریز کرتے ہیں اور تقویٰ میں تیز رو ہیں۔ وہ اغیار کی صحبت میں وحشت محسوس کرتے ہیں۔ وہ ربّ العزت کی بارگاہ پر دھونی رمائے رہتے ہیں اور اس سے جدا نہیں ہوتے۔

وما شجّعهم على ترك الدنيا وأهلها إلّا الوجه الذى له يَسْهدُون.

ومن علاماتهم أنّهم لا ينطقون بآبدةٍ ولا يَهْذَرُون، ويتّقون الهزل ولايستهزءون. ويزجّون عيشتهم محزونين، ويخافون حبط أعمالهم بقول يتفوّهون، أو بفعلٍ يفعلون. ولا يكون نطقهم إلّا كبناءٍ مؤجّد ولا يَخطلون. ومن علاماتهم أنّك تراهم آجدهم اللّه بعد ضعفٍ وأوجدهم بعد فقر وهم لا يُتركون. ومن علاماتهم أنّهم يرون إدَدًا و اَوَدًا من أيدى الناس ويتراءى الياس من كل طرفٍ ثم يُدركهم اللّه ويُعصمون، وإذا نزلت بهم آفة رزقوا من عندَ اللّه صبرًا يُعجب الملائكة ثم ينزل الفضل فيُخلّصون. ﴿۱۰۲﴾

دنیا اور دنیا والوں کو ترک کرنے پر جو چیز ان کو دلیر کرتی ہے وہ صرف اور صرف اس ذات کی رضا جوئی ہے جس کے لئے وہ ہمیشہ بیدار رہتے ہیں۔

ان کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ لغو اور فضول بات نہیں کرتے۔ تمسخر سے پرہیز کرتے ہیں اور ٹھٹھا نہیں کرتے وہ افسردہ زندگی گزارتے ہیں اور اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں ان کے منہ سے نکلی ہوئی کوئی بات اور ان کا کوئی فعل ان کے (نیک) اعمال کو ضائع نہ کردے۔ ان کی گفتار صرف مضبوط (بنیاد) پر استوار ہوتی ہے اور وہ لایعنی گفتگو نہیں کرتے۔ ان کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ تو انہیں دیکھتا ہے کہ اللہ انہیں ضعف کے بعد قوت اور افلاس کے بعد تونگری بخشتا ہے اور وہ لوگ بے یارومددگار نہیں چھوڑے جاتے۔ ان کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں کے ہاتھوں سے ہر قسم کی تکلیف اور کجروی پاتے ہیں اور ہر طرف سے انہیں مایوسی نظر آتی ہے پھر اللہ تعالیٰ انہیں تھام لیتا ہے اور وہ بچائے جاتے ہیں۔ جب ان پر کوئی آفت نازل ہوتی ہے تو اللہ کی جناب سے انہیں ایسا صبر عطا کیا جاتا ہے جو فرشتوں کو حیران کردیتا ہے۔ پھر فضل نازل ہوتا ہے تو وہ (آفات سے) نجات دیئے جاتے ہیں۔

ومن علاماتهم أنّهم لا يتّكئون على طِرفٍ ولا تالد ولا ابن ولا والدٍ وعلى الله ربهم يتّكئون. ولا يسرّهم إلّا مستودعاته من المعارف وكل آنٍ منها يُرزَقون. ويسأمون تكاليف في سبل الله مُتَنَشِّطِين ولا يَتَجَشَّمون. ويشكرون لله ولو لم يُعطوا ثَعدًا ولا مَعْدًا وبحب الله يَفرحُون. ذالك بأنهم يُعطون معارف كَثفَافِيدَ، ويُرزَقُون لها مقاليدَ، فمن كلّ باب يدخلون. ويُعطيهم الله قلوبًا كأنهارٍ تتفجّر، لا كثَمَدٍ يركد في الركايا ويتكدّر ولاينقطع المدد وفي كل آنٍ يُنصرون.

ومن علاماتهم أنهم يُعطون رُعُبًا من ربّهم فتفرّ العِدا من مباراتهم، ويخفون

ان کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ خود کمائے ہوئے مال اور موروثی مال اور پسر و پدر پر بھروسہ نہیں کرتے بلکہ اپنے ربّ اللہ پر تکیہ کرتے ہیں اور جو معارف انہیں ودیعت کئے گئے ہیں ان کے علاوہ انہیں کوئی اور چیز مسرت نہیں بخشتی اور یہ ان کو ہر آن عطا کئے جاتے ہیں۔ وہ اللہ کی راہوں میں تکلیف بخوشی برداشت کرتے ہیں اور اس میں وہ کوئی تکلیف محسوس نہیں کرتے اور اگر ان کو کچھ بھی نہ دیا جائے تو پھر بھی اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ وہ اللہ کی محبت میں خوشی پاتے ہیں اور یہ اس لئے کہ انہیں ایسے معارف عطا کئے جاتے ہیں جیسے کہ وہ تہ بہ تہ سفید بدلیاں ہوں اور انہیں معارف کے خزانے دیئے جاتے ہیں پس وہ (معارف کے) ہر دروازے سے داخل ہوتے ہیں۔ اللہ انہیں بہتے دریاؤں جیسے دل عطا فرماتا ہے نہ اس تھوڑے سے پانی کی طرح جو کنوئیں میں ٹھہرا رہتا ہے اور گدلا ہو جاتا ہے (اللہ کی) مدد ان (مقربین الٰہی) سے منقطع نہیں ہوتی اور وہ ہر وقت مدد دیئے جاتے ہیں۔

ان کی ایک علامت یہ ہے کہ انہیں ان کے ربّ کی طرف سے رعب عطا کیا جاتا ہے پس دشمن ان کا مقابلہ کرنے سے بھاگتے ہیں اور چھپتے پھرتے ہیں

ويـنكرون أنفسهم عند ملاقاتهم ويهـربـون. ويتستّرون كـمثل رجـل جُـدِعَـت ثندؤته للجريمة فيـعاف اللُّـقيان لوصمة الروثة، هٰذا رعـب مـن الـلّٰـه لـقـومٍ لـه يكونون. ومن علاماتهم أنّهم قومٌ يسعون فى سُبل الـلّٰـه كثوهدٍ فَوُهَدٍ وإذا قـامـوا لأوامره فهم ينشطون، ولا ترٰى فيهم كسلًا ولاوهـنًـا ولا هـم يتـردّدُون، وتُشـرق الأرض بـنـورهـم ولا يـجهـل مـقامهم إلا المتجاهلون ولا يـنـكـرونهم أعداؤهم بل هم يجحدون.

اوران کی ملاقات کے وقت اپنے آپ کو اجنبی بنا لیتے ہیں اور بھاگ کھڑے ہوتے ہیں وہ اس طرح چھپتے ہیں جس طرح وہ شخص چھپتا ہے جس کی ناک کسی جرم کی وجہ سے کاٹ دی گئی ہو اور وہ شرمندگی چھپانے کے لئے لوگوں سے ملنے سے گریز کرے۔ یہ وہ رعب ہے جو اللہ کی طرف سے ان لوگوں کو ملتا ہے جو اسی کے ہو جاتے ہیں۔ ان کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی راہ میں اس طرح کوشش کرتے ہیں جیسے ایک اٹھتی جوانی والا گٹھیلے بدن کا نوجوان کوشش کرتا ہے۔ اور جب وہ احکام الٰہی کی بجا آوری کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو چستی اور بشاشت سے کرتے ہیں اور تو ان میں کسی قسم کی سستی اور کمزوری نہ پائے گا اور نہ ہی وہ تردّد میں پڑتے ہیں۔ زمین ان کے نور سے منور ہو جاتی ہے اور ان کے مقام سے سوائے ایسے لوگوں کے جو جان بوجھ کر انجان بنتے ہیں کوئی نا آشنا نہیں ہوتا اور ان کے دشمن انہیں پہچانتے ہیں مگر جان بوجھ کر انکار کرتے ہیں۔

ومـن عـلامـاتهـم أنهـم قـوم يـقـربهم جُدّة فيـوض الـله فكل سـاعة مـنهـا يـغتـرفـون، ويسـارعون إليـه كـأجـاليـد

ان کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جن کے قریب اللہ کے فیوض کا دریا ہوتا ہے اور وہ اس سے ہر آن چلّو بھر بھر کے پیتے ہیں اور وہ قوی الجثہ انسانوں کی طرح اُس کی جانب تیز تیز قدموں سے دوڑتے ہیں

ولا يمسّهم من لغوب ولا يضعفون، وإذا أخذهم قَبْضٌ تألموا ولا كجلدات المخاض، وترى قلوبهم كأَرْضٍ مَجْلُودَةٍ من علومٍ يُفَاض. ومن علاماتهم أنّهم إذا مرّوا برجلٍ جَلَنْدَدٍ يمرّون وهم يستغفرون، ولا تزدري أعينهم أحدًا من التقوى ولاهم يستكبرون. يعيشون كغريبٍ ويرضون بنكدٍ ويقنعون على جُهدٍ وجَندٍ، أولئك قومٌ آثروا ربّهم ورجالٌ مُسَدِّدُون.

ومِنْ علاماتهم أنّهم قوم لا يجهد عيشهم ولا يُعذّبون بمعيشةٍ ضَنْكٍ ويُرزقون من حيث لا يحتسبون، ويجيدهم اللّٰه معارف فهم بها يفرحون. ومن علاماتهم أنّهم لا يرضون ببضاعةٍ مُزجاةٍ وقليل ممّا يعملون، وإذا ركبوا أجْوَدُوا

اور انہیں کوئی تھکان نہیں ہوتی اور نہ وہ کمزور ہوتے ہیں اور جب اُن پر حالتِ قبض وارد ہوتی ہے تو مضبوط اونٹنی کے دردِزہ کی طرح نہیں بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر وہ سخت تکلیف محسوس کرتے ہیں، تو ان کے دلوں کو برف پوش زمین کی طرح دیکھتا ہے جو علوم سے بہہ پڑتے ہیں۔ ان کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ جب وہ کسی بدکردار شخص کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ استغفار کرتے ہوئے گزرتے ہیں اور تقویٰ کے باعث ان کی آنکھیں کسی کو قابلِ حقارت نہیں دیکھتیں۔ اور نہ وہ تکبر کرتے ہیں۔ وہ ایک غریب الوطن کی طرح زندگی گزارتے ہیں اور تھوڑے پر راضی ہو جاتے ہیں اور مشقت وشدائد پر قانع رہتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے ربّ کو مقدم رکھا ہے۔ اور ایسے مرد جو میانہ رَو ہیں۔

﴿۱۰۳﴾ ان کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جن کی زندگی پُر مشقت نہیں ہوتی اور نہ ہی انہیں تنگیٔ روزگار کے عذاب میں ڈالا جاتا ہے اور انہیں وہاں سے دیا جاتا ہے جہاں سے ان کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتا۔ اللہ انہیں معارف عطا فرماتا ہے جن سے وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ ان کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ تھوڑی پونجی (معارف) اور تھوڑے عمل پر راضی نہیں ہوتے۔ جب وہ سواری کریں تو عمدہ سواری کرتے ہیں

وإذا عـملوا كمّلوا، و يتَجَنّبون ثَعُط العمل وخداجه، ولكشف الـحـجـب يـخبطـون، وإذا عـادوا أو أحبّـوا أجهـدوا ولا يـنـافقون. ومـن عـلامـاتهم أنّ قـلـوبهـم أرضٌ جِيـدَتٌ، ولهـم فـراسةٌ زيـدَت، يُعـصـمون من ضـلالٍ وفسـادٍ، ومـا وقـعـوا فـي أبـى جَـاد، ويُبـعدون مـن كُلّ دَجُوٍ و يُنوّرون.

اور جب کام کریں تو مکمل طور پر کرتے ہیں وہ پُرعفونت اور ناقص عمل سے بچتے ہیں۔ وہ پردے ہٹانے کے لئے کوشش کرتے ہیں جب وہ کسی سے عداوت کریں یا محبت تو پوری سنجیدگی سے کرتے ہیں اور منافقت نہیں کرتے۔ ان کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ ان کے قلوب ایسی زمین ہیں جس پر بارانِ رحمت خوب برسا اور انہیں ایسی فراست حاصل ہے جو فزوں سے فزوں تر ہے۔ وہ ہر قسم کی بے راہ روی اور فساد سے بچائے جاتے ہیں۔ وہ باطل میں نہیں پڑتے۔ وہ تاریکی سے دور رکھے جاتے ہیں اور (نورالٰہی سے) منور کئے جاتے ہیں۔

ومـن عـلامـاتهـم أنّ رقـابهـم تـحـمـل أعبـاءَ أمانات اللّٰه أكثر مـن كـل حامل أمانةٍ، ثم لا تتأوّدُ رقـابهـم بـل تـجعلهم كـإمْـرأةٍ جَيْـدانةٍ، ويتـراءى مـنـه حسن الاستقـامة، ويُـرَى كـالكـرامة، فـعند اللّٰه والناس يُكرَمُون. ومن عـلامـاتهـم أنّهـم يُـوفّـقـون لارتـداعهـم عـن كـل أمرِ حَدَدٍ، ويُـعْـطَـوْنَ أَسِدَّةً لدفع الوساوس

ان کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ ان کی گردنیں ہر بارِ امانت اٹھانے والے شخص سے زیادہ اللہ کی امانتوں کا بارِ گراں اٹھائے ہوئے ہیں اور ان کی گردنیں اس بوجھ سے خم نہیں کھاتیں بلکہ وہ (بارِ امانت) انہیں ایک خوبصورت لمبی گردن والی عورت کی طرح حسین کر دیتا ہے اور اس سے حسن استقامت جھلکتا ہے جو ایک کرامت ہی دکھائی دیتی ہے اور وہ اللہ کے حضور اور لوگوں میں بھی عزت دیئے جاتے ہیں۔ ان کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ بوجہ ہر ممنوعہ امر سے مجتنب رہنے کے انہیں (نیکی کی) توفیق دی جاتی ہے اور انہیں وساوس کے دور کرنے کے لئے بند مہیا کئے جاتے ہیں

ویردف لهم مددٌ خلف مَدَدٍ، ذالک بأنهم قومٌ مُنحردون، وإلى اللّٰه مُنقَطِعون. يُجرّدون أنفسهم ويَسعون إلى اللّٰه وُحدانا، ولا ترى مثلهم حَرْدانًا، وتسفت حَرافدهُم إلى حِبّهم ويُقدّمون على كل شيء لُقيانًا، ومن خوف الهجر يذوبون. الحكمة تنبت من حَرْقدتهم، والفراسة تتلألأ من جَبهتهم، وكَالقُلَيْذَمِ يفيضون.

ومن علاماتهم أنهم يتدهكمون للّٰه ولا يُحجِمُون، ولا يوجد لهم حَتَنٌ في ذالک وهم فيه يتفرّدون. ولا يُضاهيهم فردٌ من المحجوبين ولو يحرصون، ولولا حتامتهم لهلكت الناس، ولولا احتدامهم لبردت محبّة اللّٰه من قلوب الأناس، ولحفدوا إلى الخنّاس، ولقطع اللّٰه عَسب العارفين ولهُدِمَ الإيمان من الأساس،

اوران کے لئے پے در پے مدد آتی ہے اس لئے کہ وہ بالکل منفرد لوگ ہوتے ہیں اور وہ انقطاع الی اللہ اختیار کرتے اور اپنے آپ کو (دنیا سے) الگ تھلگ کرتے ہیں اور اللہ کی طرف اکیلے اکیلے دوڑ پڑتے ہیں تو ان جیسا کوئی گوشہ نشین نہیں پائے گا۔ ان کے (نفوس کے) اعلیٰ نسل کے اونٹ اپنے محبوب کی طرف کشاں کشاں دوڑے جاتے ہیں۔ اور وہ لقاء (الٰہی) کو ہر چیز پر مقدم کئے ہوئے ہیں۔ وہ اندیشہ فراق سے پگھل رہے ہیں۔ حکمت ان کی زبان کی جڑ سے پھوٹتی اور فراست ان کی پیشانی پر چمکتی ہے اور وہ زیادہ پانی والے کنوئیں کے طرح فیض پہنچاتے ہیں۔

ان کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ اللہ کی خاطر خطرات میں گھس جاتے ہیں اور رُکتے نہیں۔ اس معاملہ میں ان کا کوئی ثانی نہیں اور وہ اس میں بالکل منفرد ہیں اور محجوب لوگوں میں سے کوئی ایک فرد بھی ان سے مشابہت نہیں رکھتا۔ خواہ وہ اس کے حریص ہوں۔ اگر ان کا پس خوردہ نہ ہوتا تو لوگ ہلاک ہو جاتے اور اگر ان کی گرمجوشی نہ ہوتی تو لوگوں کے دلوں سے اللہ کی محبت سرد پڑ جاتی اور وہ خناس کی طرف دوڑ پڑتے اور اللہ بالضرور عارفوں کے سلسلہ نسل کو منقطع کر دیتا اور ایمان کو اس کی بنیاد سے منہدم کر دیتا۔

فذالک فضل اللّٰہ علی خلقه
أنّهم یُبعَثون. وإنّ الناس کُلّهم
کَعِلْبٍ ویُصلحهم هؤلاء، ومن
فقدهم فهو کَیَتِیمٍ، ومن فقد
الفطرة فهو کعَجِیٍّ، ومن فقدهما
فهو کلطیم ومن الأشقیاء، ﴿۱۰۴﴾
فطوبیٰ للذین یُعطون الکلّ
ویجمعون.

ومن علاماتهم أنّهم یجتنبون
الحسد الذی یشابه الحَسْدَل،
ذالک بأنهم یتمصّخون من
روحٍ من ربهم فتُشرَحُ صدُورُهم
ویرفَعون إلی العُلیٰ فلا یهوون،
ویعصمون من أسفل ویُحفَظون.
ومن علاماتهم أنّهم یُبعَثون فی
وقت یکون الناس کالیتامیٰ
ولا یُواسِیُهم أحدٌ لاحتباکهم،
ویهلک النّاس بموت الکفر والفسق

پس یہ اللہ کا اپنی خَلق پر عظیم فضل ہے کہ یہ (مقربین) مبعوث کئے جاتے ہیں۔ اور یقیناً سب لوگ سنگلاخ زمین کی طرح ہیں اور یہ ان کی اصلاح کرتے ہیں اور جس نے انہیں کھو دیا وہ یتیم کی طرح ہے اور جس نے فطرت صحیحہ کو کھو دیا وہ ایسے بچے کی طرح ہے جس کی ماں نہ ہو اور جس نے ان دونوں کو کھو دیا وہ ایسے شخص کی طرح ہے جس کے ماں باپ (دونوں) مر گئے ہوں اور وہ بدبختوں میں ہے۔ پس مبارک ہو اُنہیں جنہیں سب سعادتیں دی جائیں اور وہ (ان کو) جمع کر لیتے ہیں۔

ان کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ اس حسد سے اجتناب کرتے ہیں جو چچڑیوں سے مشابہت رکھتا ہے کیونکہ وہ اپنے ربّ کی طرف سے روح سے حصہ لیتے ہیں جس کے نتیجہ میں انہیں شرح صدر حاصل ہو جاتا ہے اور وہ اعلیٰ درجات تک رفعت دیئے جاتے ہیں پس وہ پستیوں میں نہیں گرتے اور وہ پستی سے بچائے جاتے ہیں اور محفوظ کئے جاتے ہیں۔ ان کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ اس وقت مبعوث کئے جاتے ہیں جب لوگوں کی حالت یتیموں جیسی ہو جاتی ہے اور کوئی ان کی اصلاح احوال کے لئے ان سے ہمدردی نہیں کرتا اور لوگ کفر اور فسق کی موت مر رہے ہوتے ہیں

ویُغبّبُ علماء السوء عن هلاكهم ولا یبالون، وكل ذالک یظهر علی عدّانهم وبه یُعرفون. فإذا رأیتم أن الناس یَغتهبون ویكذبون ویشركون باللّٰه ویفسقون ویزنون ویخرجون من الدین ولا ینتهون، فاعلموا أن وقت بعث رسولٍ أتٰی، وجاء وقت التذكیر لمن نسی الهدٰی، فطوبٰی لقوم یسمعون.

ومن علاماتهم أنّ القوم إذا اتخذوا سُبُلهم شَذَرَ مَذَرَ فهناک هم یُرسلون، والذین یمئرون علیهم یُعادیهم اللّٰه فینخرون ویُطردون من الحضرة ویُمترون، وإن لم ینتهوا فیُدمّرون ویُهلكون. ویجعل اللّٰه جذبًا فی قلوب أولیائه فیَكْفَتُونَ الناس وإلی أنفسهم یجلبون، ولو لم یتبعهم الناس لتبعتهم الحجارة والمدارة، وجُعلت أناسًا فللحق یشهدون.

اور علماءِ سوء ان لوگوں کی ہلاکت سے بے خبر رہتے ہیں اور کوئی پرواہ نہیں کرتے اور یہ سب کچھ ان کی موجودگی میں ظاہر ہوتا ہے اور اسی سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ پس جب تم یہ دیکھو کہ لوگ تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں، اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں، فسق و فجور میں مبتلا ہیں، زنا کرتے ہیں اور دینِ اسلام سے خارج ہو رہے ہیں اور باز نہیں آتے تو سمجھ لو کہ رسول کی بعثت کا وقت آ گیا اور ہدایت کو بھول جانے والے شخص کو نصیحت کرنے کا وقت آ گیا۔ پس مبارک ہو ان لوگوں کو جو (اللہ کی باتوں کو) گوش ہوش سے سنتے ہیں۔

ان کی ایک علامت یہ ہے کہ جب لوگ اپنی راہیں الگ الگ کر لیتے ہیں تب وہ بھیجے جاتے ہیں اور جو ان سے دشمنی اور کینہ رکھتے ہیں اللہ ان کا دشمن بن جاتا ہے۔ اور ان کو دھکے دیئے جاتے اور راندۂ درگاہِ الٰہی کر دیا جاتا ہے اور وہ کاٹے جاتے ہیں اور اگر وہ پھر بھی باز نہ آئیں تو ان کو بالکل نیست و نابود کر دیا جاتا ہے اللہ اپنے اولیاء کے دلوں میں کشش رکھ دیتا ہے جس سے وہ لوگوں کو اپنی ذات میں سمو لیتے اور اپنی جانب کھینچ لیتے ہیں اور اگر لوگ ان کی اتباع نہ کریں تو پتھر اور ڈھیلے ان کی اتباع کریں گے اور ان کو انسان بنا دیا جائے گا، پس وہ حق کے لئے گواہی دیں گے۔

ومن علاماتهم أنّهم قومٌ لهم
عُلقٌ شديدة بالله لا تُثقّب فيها
مدريَّةٌ ولا سمهريةٌ، ولا سيف
جائبٌ ولا سهمٌ صائبٌ، ولا
يموتون إلا وهم مسلمون. ومن
علاماتهم أنّهم يتكرّمون عمّا
يشينهم، ويُكَرَمون بكل ما
يزينهم، ويُبعَدون عن الشائنات،
ويُؤَيّدون بالآيات، وتقوم لهم
السماء والأرض للشهادات،
وتبكيان عليهم عند الوفاة،
وكذالك يُبَجَلون. ومن
علاماتهم أنّ الله يجعل بركاتٍ
في بيوتهم وثيابهم وفي
عمائمهم وقُمصهم وجلبابهم
وفي شفاههم وأيديهم
وأصلابهم، وكذالك في جميع
آرابهم وفي حتامتهم والثمد
الذي يبقى بعد تشرابهم، ويكون
معهم عند هَوْنهم و عند ﴿۱۰۵﴾
اجلعبابهم، ويُجيبُ دعواتهم

ان کی ایک علامت یہ ہے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جن کے اللہ کے ساتھ ایسے مضبوط تعلقات ہوتے ہیں جن میں کوئی نیزہ، بھالا، شمشیر براں اور کوئی نشانے پر بیٹھنے والا تیر رخنہ نہیں ڈال سکتا۔ ان مقربین پر فرمانبرداری کی حالت میں موت آتی ہے۔ ان کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ ہر اس چیز سے جو انہیں عیب دار کرنے والی ہو اپنے نفس کے شرف کی وجہ سے بچتے ہیں اور وہ ہر اس چیز کا جو انہیں زینت بخشے احترام کرتے ہیں اور تمام داغدار کرنے والے اعمال سے دور رہتے ہیں۔ ان کی نشانات سے تائید کی جاتی ہے اور آسمان اور زمین ان کی گواہیوں کے لئے ایستادہ ہو جاتے ہیں اور ان کی وفات پر روتے ہیں اور اس طرح ان کی عظمت و تکریم کی جاتی ہے۔ ان کی ایک علامت یہ ہے کہ اللہ ان کے گھروں، کپڑوں، پگڑیوں، قمیصوں، چادروں، ہونٹوں، ہاتھوں اور پیٹھوں میں اور اسی طرح ان کے جملہ اعضاء بدنی میں ان کے بچے کھچے ٹکڑوں اور اُس پانی میں جو ان کے پینے کے بعد بچ جاتا ہے برکت رکھ دیتا ہے اور اُن کی کمزوری کے وقت اور اُس وقت جب وہ گرے پڑے ہوں وہ اُن کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ اُن کی دعائیں قبول کرتا ہے۔

فلا يخطئُ ما يُرمىٰ من جعابهم، ولا يمسّهم فقرٌ ويُدخل بأيديه مالًا في جرابهم، ويُكرمهم عند مَشِيبِهِم أَزيَدَ ممّا كان يُكرم في عدّانِ شبابهم، ويخلق فيهم جذبًا قويًّا ويُرجِع خلقًا كثيرًا إلى جنابهم، وإذا سألوا قام لجوابهم، ويُعينهم ليُعرفوا بتحاببه ولتنشرح الصدور لاستحبابهم، ويوغره تحريبهم، ويُهيّج رُحمه اضطرابهم، فسبحان الذي يرفع عباده الذين إليه يَتَبَتَّلُوْن.

ومن علاماتهم أنّهم يحسبون ربّهم خزينةً لا تنفد، وعينًا لا تركد، وحفيظًا لا يرقد، وخفيرًا لا يَعْنُدُ، وملِكًا لا يُفرِدُ، وحبيبًا لا يُفقَدُ، ومَخدومًا لا يَكْنَد، وعَليًّا لا يَلبُدُ،

ان کے ترکش سے چلایا ہوا تیر کبھی خطا نہیں ہوتا۔فقر انہیں نہیں چھوتا۔خدا خود اپنے ہاتھوں سے ان کی تھیلی میں مال ڈالتا ہے اور بڑھاپے میں ان کی بھرپور جوانی کی تکریم کو بڑھا کر ان کو عزت بخشتا ہے۔ ان میں ایک زبردست کشش پیدا کر دیتا ہے اور وہ خلق کثیر کو ان کے حضور میں لاتا ہے اور جب ان سے کوئی سوال کیا جائے تو وہ ان کا جواب دینے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے اور وہ ان کی مدد کرتا ہے تا وہ اس کی محبت کے ذریعے پہچانے جائیں اور تا (لوگوں کے) سینے ان کی محبت پانے کے لئے کھول دیئے جائیں۔ ان کا غضب خدا کے غضب کو بھڑکاتا ہے اور ان کا اضطراب اس کی رحمت کو جوش میں لاتا ہے۔پس پاک ہے وہ جو اپنے ان بندوں کو رفعت عطا فرماتا ہے جو اس کی طرف تبتل اختیار کرتے ہیں۔

ان کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ اپنے رب کو ایسا خزانہ سمجھتے ہیں جو کبھی ختم نہیں ہوتا اور ایسا چشمہ جو نہیں رکتا۔اور ایسا محافظ جو نہیں سوتا اور ایسا نگہبان جو ادائیگی فرض سے پیچھے نہیں ہٹتا اور وہ ایسا بادشاہ ہے جو اکیلا نہیں چھوڑتا۔ ایسا محبوب ہے جو کھویا نہیں جاتا اور ایسا مخدوم جو ناقدری نہیں کرتا اور ایسا عالی مرتبت جس کے لئے کوئی پستی نہیں۔

ومحيطًا لا يمكد، وحيًّا لاينكد، وقويًّا لا يُهوّد، و ديَّانًا يرسل الرسل ويُوفِد، ويرون أن الخلق خُلقوا من كلمه وإليه يَرجعون. ومن علاماتهم أنّهم يبتلون ذات المرار، ثم يُنجّيهم ربّهم ويُنصرون، وما كان ابتلاؤهم إلّا ليظهر فضل الله عليهم وليعلم الجاهلون. ومن علاماتهم أنّهم يَتَمَزَّزُوْنَ من شرابٍ طهور، وتُمْلأُ قلوبهم من نور، وترىٰ في وجههم أثر إكرام اللّٰه وحُبورٍ، ومن أيدى اللّٰه يُنَعّمون.

ومن علاماتهم أنّهم بَيِّن المَزْأَرَة يقتحمون موامى لايقتحمها إلا رجل مزير، وينحرون نفوسهم ابتغاء مرضات الله القدير، ولا تجدهم على ما فعلوا كحسير، بل يوقنون أنهم يكنزون أموالهم في السّماء،

ایسا سمندر جس کا پانی کم نہیں ہوتا اور ایسا زندہ ہے جسے کوئی عُسرت نہیں اور ایسا طاقتور ہے جس میں کوئی کمزوری نہیں اور ایسا حاکم ہے جو رسول بھیجتا اور نمائندگی کا شرف بخشتا ہے۔ وہ یہ یقین رکھتے ہیں کہ یہ ساری مخلوق اس کے کلمات سے پیدا کی گئی ہے اور وہ اسی کی طرف لوٹ کر جائے گی۔ ان کی ایک علامت یہ ہے کہ ان کی کئی بار آزمائش کی جاتی ہے پھر ان کا رب انہیں بچالیتا ہے اور ان کی مدد کی جاتی ہے۔ ان کی اس آزمائش کی غرض محض یہ ہوتی ہے کہ تا ان پر اللہ کا فضل ظاہر ہو اور جاہل جان لیں۔ ان کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ شراب طہور کو چسکیاں لے لے کر پیتے ہیں ان کے دل نور سے لبریز کئے جاتے ہیں۔ تُو ان کے چہروں پر اللہ کے اکرام اور بشاشت کے آثار دیکھے گا اور اللہ کے ہاتھوں انہیں ہر طرح کی آسودگی دی جاتی ہے۔

اور ان کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ غیر معمولی مضبوط دل والے ہوتے ہیں جو بیابانوں میں گھس جاتے ہیں جہاں صرف بہادر ہی گھس سکتا ہے۔ وہ اپنی جانوں کو خدائے قدیر کی رضا حاصل کرنے کی خاطر قربان کر دیتے ہیں تو انہیں اپنے کئے پر حسرت کا اظہار کرنے والا نہیں پائے گا بلکہ وہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے اموال آسمان میں جمع کر رہے ہیں

وهناك لايسرق سارق ولا يُنهبون. ومن علاماتهم أنّهم قوم كالمستفشار، المعتصر بأيدى الغفّار، يتلقّون من ربّهم من غير وساطة الأغيار، ويُعطَون ما يشتهون. أو كالمشيرة التى يمتشرها الراعى بمحجنه لا كَتَفُرَاتٍ تتساقط من غير تضمّنه وينظرون إلٰى ربّهم ولا يُحجَبون.

و من علاماتهم أنّهم يسعون حقّ السعى فى الله ولا زمام و لاخزام، وتحتدم نار فى قلوبهم فيَقْتَدون الضرام، ويكابدون بها الأمور العظام، ويفعلون بقوة نارهم أفعالًا تخرق العادة وتعجب الأنام، وتُحيّر العقول والأُفهام، وترى الحَذْم فى أعمالهم ولا كسل ولا اِلْحام، فإن غَرَوْتَ أيها السامع فلستَ من الذين يُبصرون.

اور وہاں نہ تو کوئی چور چوری کر سکتا ہے اور نہ ہی ان سے کوئی چھین سکتا ہے۔ ان کی ایک علامت یہ ہے کہ یہ لوگ خدائے غفار کے ہاتھوں سے نچوڑے ہوئے شہد کی طرح ہیں اور وہ دوسروں کی وساطت کے بغیر صرف اپنے ربّ سے تعلیم پاتے ہیں اور جو چاہتے ہیں وہ انہیں دیا جاتا ہے یا وہ شاخ دار درخت کی طرح ہوتے ہیں جسے چرواہا اپنے ڈھانگے سے جھکاتا ہے نہ درخت کے ان پتوں کی طرح جو چرواہے کے التزام کے بغیر خود بخود گرتے ہیں اور ان کی نظریں اپنے ربّ پر لگی رہتی ہیں اور وہ حجاب میں نہیں رکھے جاتے۔

﴿۱۰۶﴾ ان کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ اللہ کو پانے کے لئے باگ دوڑ کے بغیر (بلا روک ٹوک) پوری کوشش کرتے ہیں۔ ان کے دلوں میں (اللہ کی محبت کی) آگ شعلہ زن رہتی ہے اور وہ اس الاؤ کو بھڑکائے رکھتے ہیں۔ اور اس (آتش محبت) سے مشقت میں پڑ کر بڑے اہم امور انجام دیتے ہیں اور اس آگ کی قوت سے ایسے خارق عادت افعال انجام دیتے ہیں جو مخلوق کو تعجب میں ڈالتے ہیں اور عقل و فہم حیران رہ جاتی ہے اور تو ان کے اعمال میں چستی دیکھے گا نہ کہ سستی اور اڑیل پن۔ اے سُننے والے! اگر تو تعجب کرے تو (اس کا مطلب یہ ہوگا کہ) تو اہل بصیرت میں سے نہیں۔

ومن علاماتهم أنّهم لا يُعَذّبون، ويُجعَلُ لهم الإيلام كالإنعام فلا يتألّمون. وتُفتح لهم أبواب الرحمة ويرزقون من حيث لا يحتسبون، ذالک بأنّ لهم زُلفى ومقام فى حرم الجليل الجبّار، فكيف يُلقى الحِرميّ فى النار، وكيف يُعذّبون. ولا يُعذّب أولادهم بل أولاد أولادهم وكل واحد منهم يُرحمون، ويجعل اللّٰه بركةً فى نسلهم فكل يومٍ يزيدون. ونحن نُخبِرُ بالعلّة التى أوجب اللّٰه من أجلها هذه المراعات، وأراد أن يُكثر أبناء هم وأبناء أبنائهم ويريحهم ويجتنب الإعنات فكان ذالک بأنّهُم يبذلون نفوسهم لوجه الله ويحبّون أن يموتوا فى سبيله ولا يريدون الحياة، فاقتضى كرم الله أن يردّ إليهم ما آتوا مع زيادة من عنده،

ان کی ایک علامت یہ ہے کہ انہیں عذاب نہیں دیا جاتا اوران کے لئے دکھ درد انعام کی طرح بنادیا جاتا ہے۔ ان کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اوران کوایسی جگہوں سے رزق عطا کیا جاتا ہے جو ان کے گمان سے بھی باہر ہوتا ہے اور یہ اس لئے ہوتا ہے کہ انہیں ربّ جلیل وجبّار کے حرم میں قرب اور مقام حاصل ہوتا ہے ۔ پس (خدا کے) حرم سے وابستہ کوآگ میں کیسے ڈالا جاسکتا ہے اور کیونکران کو عذاب دیا جاسکتا ہے اوران کی اولاد بلکہ ان کی اولاد دراولاد کوبھی عذاب نہیں دیا جاتا اوران میں سے ہر ایک پررحم کیا جاتا ہے اور اللہ ان کی نسل میں برکت رکھ دیتا ہے پس وہ برکتوں میں ہرروز بڑھتے ہیں اور ہم وہ وجہ بتاتے ہیں جس کے باعث اللہ ان کے لئے یہ تمام مراعات لازم فرمادیتا ہے اوروہ چاہتا ہے کہ ان کے بیٹوں اور بیٹوں کے بیٹوں کوکثرت بخشے اورانہیں راحت عطا فرمائے اورتمام تکلیفیں ان سے دور رہیں اور وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ کی خوشنودی کی خاطر اپنے آپ کو نثار کردیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس کی راہ میں جان دے دیں اوروہ زندگی کے خواہاں نہیں ہوتے۔ پس اللہ کے کرم کا تقاضا ہے کہ انہوں نے جوپیش کیا ہے وہ اسے اپنی جناب سے بڑھا کر انہیں لوٹائے

ويوصل ما كانوا يحسمون. وكذالك جرت سُنّته في عباده أنه لايضيع أجر قومٍ يحسنون، ولا يضرب الذلّة على الذين يتذلّلون له بل هم يُكرمون. ومن صافا ربّه ووفّى، وستر أمره وأخفٰى، ما كان الله ليتركه في زوايا الكتمان، بل يكرمه ويُعزّه ويفور لطفه لإكرامه بين الناس والإخوان. ويحب رفع ذكره إلى أقاصي البلدان كما يَنْهم الجوعان، وإنّ العبد المقرّب يقنع على بُلسَنٍ ويعاف التنَعّم والادّمان، فيخالفه ربه ويُعطيه العناقيد والرُّمّان، وإنه يختار حجرة الاختفاء ليعيش مستورًا إلٰى يوم الفناء، فيخرجه الله من حجرته بالإيحاء، ويرجع مخلوقه إلى حضرته

اور جو رشتہ وہ توڑ رہے تھے اسے جوڑ دے اور اسی طرح اس کی سنت اپنے بندوں میں جاری ہے کہ وہ احسان کرنے والوں کے اجر کو کبھی ضائع نہیں کرتا اور وہ جو اس کے لئے تذلّل اختیار کرتے ہیں وہ انہیں ذلت کی مار نہیں مارتا بلکہ وہ عزت دیئے جاتے ہیں اور وہ (شخص) جس نے اپنے رب سے اخلاص کا معاملہ رکھا اور عہد پورا کیا اور اپنا حال پوشیدہ اور مخفی رکھا تو پھر اللہ بھی ایسے شخص کو گمنامی کے گوشوں میں پڑا رہنے نہیں دیتا بلکہ اسے اکرام و عزت دیتا اور عام لوگوں اور اپنے بھائیوں میں اس کی عزت افزائی کی خاطر اس کا لطف و کرم جوش مارتا ہے۔ وہ (خدا) پسند فرماتا ہے کہ جس طرح بھوکا شخص کھانے کی زبردست اِشتہا رکھتا ہے۔ ایسے ہی وہ اس شخص کے ذکر کو دور دور کے ممالک میں بلند کرنا چاہتا ہے۔ اللہ کا مقرب بندہ مسور کی دال پر (ہی) قناعت کر لیتا ہے اور تنعّم اور عیش کوشی سے نفرت کرتا ہے تو اس کا ربّ (اس سے) اس کے برعکس معاملہ کرتا ہے اور اسے پھلوں کے خوشے اور انار عطا کرتا ہے۔ وہ گوشۂ تنہائی اختیار کرتا ہے تا کہ وہ تا دمِ مرگ مستور زندگی گزارے۔ لیکن اللہ وحی کے ذریعے اسے اس کے حجرہ سے باہر نکالتا ہے پھر وہ اپنی مخلوق کو، اس کی طرف رجوع کرتا ہے

فيأتونه بالهدايا والنعماء
ويخدمون. ويوضع له القبول في
الأرض و يُنَادَى في أهل السَّماء
إنه من الذين يُحبّهم الله ويحبّونه
وله يخلصون. ويكون الله عينه
التي يبصر بها وأذنه التي يسمع
بها ويده التي يبطش بها، هذا ﴿۱۰۷﴾
أجر قوم يكونون لله بجميع
وجودهم ولا يشركون،
ويقضون الأمر انهم له ثم بعد
ذالک لا يبدّلون القول حتى
يموتوا وإليه يرجعون.

ومن علاماتهم أنهم ينسلخون
من نفوسهم كما تنسلخ الحَيوات
من جلودها، وتَنْطَفِأُ نيرانها بعد
وقودها، ثم تجدّد فيهم الأماني
المطهّرة، وتُعدّ لهم ما تشتهيها
نفوسهم المطمئنة، وتُهَيّأُ لهم في زمَنٍ
ماحِلٍ المآدب الروحانية، فيأكلون
كلّما وُضِع لهم بل يتحطّمون،

اور وہ اس کے پاس تحفے اور نعمتیں لے کر آتے ہیں اور خدمت کرتے ہیں اور زمین میں اس کے لئے قبولیت رکھ دی جاتی ہے اور آسمان کے باسیوں میں یہ منادی کردی جاتی ہے کہ یہ ان لوگوں میں سے ہے جن سے اللہ محبت کرتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں اور اس سے اخلاص رکھتے ہیں۔ اللہ ایسے مقرب الٰہی کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا کان ہو جاتا ہے جس سے وہ سنتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتا ہے۔ یہ ہے صلہ ان لوگوں کا جو اپنے پورے وجود سے اللہ کے ہو جاتے ہیں اور شرک نہیں کرتے۔ وہ اس امر کا فیصلہ کر لیتے ہیں کہ وہ اسی کے ہیں پھر اس کے بعد وہ مرتے دم تک اپنے قول وقرار کو بدلتے نہیں اور وہ اس کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔

ان کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ اپنی نفسانیت سے ایسے باہر نکل آتے ہیں جیسے سانپ اپنی کینچلی سے نکلتے ہیں۔ ان کی (خواہشات کی) آگ بھڑکنے کے بعد بجھ جاتی ہے بعد ازاں ان کے اندر نئی پاک خواہشیں جنم لیتی ہیں اور ان کے نفوس مطمئنہ جس چیز کی بھی خواہش کریں وہ ان کے لئے تیار کر دی جاتی ہے۔ نیز قحط سالی کے زمانے میں ان کے لئے روحانی دعوتوں کا اہتمام کیا جاتا ہے تو وہ اسے نہ صرف کھاتے بلکہ خوب چبا چبا کر کھاتے ہیں۔

ويجمعون الخير كَاِمرأة مُمْغِلٍ ويجتنبون الغَيثَّ ولايقربون، يبدء ون من أرض إلى أرض أخرى ولا يتركون النفس كَأُدْلَمَ بل يُبَيّضون.

وہ نیکیوں کوایسے جمع کرتے ہیں جیسے ہر سال بچے جننے والی عورت۔ اور وہ ناقص باتوں سے مجتنب رہتے ہیں اور (ان کے) قریب بھی نہیں پھٹکتے۔ وہ ایک زمین سے دوسری زمین کی طرف جاتے ہیں اور وہ اپنے نفس کو سیاہ نہیں رہنے دیتے بلکہ انہیں سفید کرتے ہیں۔

ومن علاماتهم أنّهم لا ينكرون كلمة الحق وإمام الزمان ولو يُلقَون في النّيران، ولا يُضيّعون إيمانهم ولويُقتّلون بالسيوف المصقولة أو يُرجمون، يُعجب الملائكة صدقهم وفي السماءِ يُحمدون. أولئك قوم سبقوا كلّ هَدٍّ وليسوا كَهِدٍّ، ودَعْثَرُوا قصر وجودهم لِحِبٍّ يؤثرون. إن الله وملائكته يصلّون عليهم والصّلحاء والأبدال أجمعون. صدقوا فيما عاهدوا، وقضوا نحبهم لوجه الله، فالإيمان ذالك الإيمان، فطوبىٰ لقوم به يتّصفون.

ان کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ کلمہ حق اور اپنے زمانے کے امام کا انکار نہیں کرتے خواہ انہیں آگ میں ڈال دیا جائے۔ وہ اپنا ایمان ضائع نہیں کرتے خواہ انہیں صیقل شدہ تلواروں سے قتل کر دیا جائے یا سنگسار کر دیا جائے اور ان کا صدق فرشتوں کو تعجب میں ڈالتا ہے اور آسمان میں ان کی تعریف کی جاتی ہے۔ وہ ایسے لوگ ہیں جو ہر بہادر پر سبقت لے جاتے ہیں اور کمزور اور بزدل کی طرح نہیں۔ انہوں نے اپنے وجود کے محل کو اس محبوب کی خاطر جسے وہ مقدم رکھتے ہیں منہدم کر دیا ہے۔ اللہ اور اس کے فرشتے ان پر درود بھیجتے ہیں اور تمام صلحاء وابدال بھی، انہوں نے جو بھی عہد کیا اُسے سچ کر دکھایا۔ اور انہوں نے رضائے الٰہی کی خاطر اپنی جانیں قربان کر دیں، پس ایمان تو یہ ایمان ہے۔ پس مبارک ہو اُن لوگوں کو جو اس ایمان سے متصف ہوں۔

إن مثلهم كمثل عبد اللطيف
الذى كان من حزبى وكان
من أرض بلدة كابل، وكان زعيم
القوم وسيّدهم وأمثلهم وأعلمهم
وأتقاهم وأشجعهم وبَذُوهم فى
السؤدد وأبهاهم، إنّه أرَى هذا
الإيمان. وهدّدُوه بوعيد الرّجم
ليترك الحق فآثر الموت
وأرضى الرّحمان، ورُجِم بحكم
الأمير فرفعه اللّٰه إليه، إن فى
ذالک لنموذجًا لقوم يُغبطون.
إنّ الذين يُقتلون فى سبيل اللّٰه
لا تحسبوهم أمواتا بل أحياءٌ عند
اللّٰه يُرزقون، ومن قتل مؤمنًا
متعمّدًا فجزاؤه جهنّم خالدًا
فيها وغضب اللّٰه عليه ولعنه
وأعدّ له عذابًا أليما، وسيعلم
الذين ظلموا أىّ منقلب ينقلبون.
إن السّماء بكت لذالک ﴿۱۰۸﴾
الشهيد وأبدت له الآيات،

ان (مقربین الٰہی) کی مثال عبداللطیف کی مثال کی طرح ہے، وہ میری جماعت کے ایک فرد تھے ان کا تعلق سرزمین کابل سے تھا۔ وہ اپنی قوم کے لیڈر، سردار، ان سب سے اعلیٰ، سب سے زیادہ عالم، متقی، دلیر تھا اور وہ سیادت میں ان میں اوّل درجہ پر تھا اور وہ ان سب میں درخشندہ وجود تھا۔ اس نے یہ ایمان دکھایا جبکہ انہوں نے اسے سنگسار کرنے کی دھمکی دی تا وہ حق کو چھوڑ دے لیکن اس نے موت کو ترجیح دی اور رحمان کو راضی کر لیا۔ وہ امیر کے حکم پر سنگسار کر دیا گیا اور اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا۔ بلاشبہ اس میں رشک کرنے والوں کے لئے ایک نہایت اعلیٰ نمونہ ہے۔

وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں تم انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔ اللہ کے حضور وہ رزق دیئے جاتے ہیں اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرتا ہے تو اس کی جزاء جہنم ہے جس میں وہ ایک لمبے عرصہ تک رہے گا۔ اللہ اس پر ناراض ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا اور اس نے اس کے لئے دردناک عذاب تیار کیا ہے اور ظالموں کو یہ جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ کس طرح انہیں زیر و زبر کر دیا جائے گا۔ آسمان اس شہید (کی شہادت) پر رویا اور اس کے لئے اس نے نشان ظاہر کئے

وكان قدرًا مفعولًا من الله خالق السّمٰوات، وقد أنبأني ربّي في أمره قبل هذا بوَحْيِهِ المبين، كما أنتم تقرءونه في البراهين أو تسمعون، وعسٰى أن تكرهوا شيئا وهو خير لكم والله يعلم وأنتم لا تعلمون. ولمّا رحل الشهيد المرحوم من دار الفناء، وسلّم روحه إلى ربّه بطيب النفس والرّضاء، فما أصبح الظالمون إلّا وابتُلوا بِرِجزٍ مّن السّماء وهم نائمون، وجعلوا يفرّون من ارض بلدة كابل فأُخِذوا أينما ثقفوا وأين تفرّ الفاسقون. إنّ في ذالک لعبرة لقوم يحذرون.

ومن علاماتهم أنّ الملائكة تنزل عليهم بالبركات، ويُكرمهم الله بالمكالمات والمخاطبات، ويوحي إليهم أنهم من سُراة الجنّات وأنهم مقرّبون. ولهم فيها ما تدّعي أنفسهم ولهم فيها ما تشتهون.☆

اورآسمانوں کے خالق اللہ کے نزدیک یہی مقدر تھا کہ ایسا ہی ہو۔جیسا کہ آپ براہین احمدیہ میں پڑھتے ہیں یا سنتے ہیں کہ میرے ربّ نے اس معاملہ کے متعلق اپنی واضح وحی میں مجھے پہلے ہی سے بتادیا تھا۔عین ممکن ہے کہ تم کسی چیز کوناپسند کرو اوروہ تمہارے لئے بہتر ہو۔کیونکہ اللہ جانتا ہےاورتم نہیں جانتے۔ جب شہید مرحوم اس دارِفانی سے رحلت فرما گیااوراس نے اپنی روح دل کی خوشی اور رضا کے ساتھ اپنے ربّ کے سپرد کر دی تو ابھی ظالموں نے صبح بھی نہیں کی تھی اور وہ ابھی سو ہی رہے تھے کہ آسمانی عذاب میں مبتلا ہو گئے اور وہ کابل کی سرزمین سے بھاگنے لگے۔پھروہ جہاں بھی تھے الٰہی گرفت میں آ گئے۔ بھلا یہ فاسق بھاگ کر کہاں جاسکتے تھے۔بلاشبہ اس واقعہ میں (خدا سے) ڈرنے والوں کے لئے عبرت کا سامان ہے۔

ان (مقربین الٰہی) کی ایک علامت یہ ہے کہ فرشتے ان پر برکات لے کرنازل ہوتے ہیں اوراللہ مکالمات و مخاطبات سے انہیں عزت بخشتا ہےاوران کی طرف یہ وحی کرتا ہے کہ وہ سرداران جنت میں سے ہیں اورمقرب ہیں اوران کے دل جو چاہیں گے وہ انہیں اس میں مل جائے گااوروہ جس چیز کی خواہش کریں گے وہ اس (جنت) میں ان کی ہو جائے گی۔

☆ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے۔درست لفظ یشتھون ہے۔(ناشر)

ويُنزل عليهم كلام لذيذ من الحضرة وكلم أُفصِحت مِن لدن ربّ العزّة، ويُنبّأون بكل نبأٍ عظيم، وأنباء الغيب من القدير الكريم، ويُغاث الناس بهم عند اسناتهم ويُنجّون من آفاتهم، ويُغيَّرُ ما بقومٍ بتضرّعاتهم، وتُستجاب كثير من دعواتهم، وتظهر الخوارق لإنجاح حاجاتهم، مع إعلامٍ من الله وبشارةٍ بتعذيب قومٍ لايألتون أنفسهم من فأتهم وكذالك يُؤيّدون، ويُبشّرون ويُنصرون، ويُنوّرون ويثمرون، ويُهلَكون مرارًا ثم يُذرء ون حتى يروا ربّهم وهم يستيقنون، ولا تطلع عليهم شمس ولا تجنّ عليهم ليلةٌ إلّا ويُقرّبون إلى الله ويزيدون فى علمهم أكثر ممّا كانوا يعلمون.

حضرت باری سے ان پر لذت بخش کلام اور ربّ العزت کی طرف سے ان پر فصیح کلمات نازل ہوتے ہیں۔ انہیں خدائے قدیر و کریم کی طرف سے ہر عظیم خبر اور اخبار غیبیہ سے مطلع کیا جاتا ہے قحط سالی کے موقع پر ان کی بدولت لوگوں کی فریاد رسی کی جاتی ہے۔ انہیں ان کی آفات سے نجات دی جاتی ہے اور ان کی تضرعات کے نتیجہ میں قوم کی کایاپلٹ دی جاتی ہے اور ان کی اکثر دعائیں قبول ہوتی ہیں اور ان کی حاجت روائی کے لئے خارق عادت امور ظاہر ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں ایسی قوم کی سزا دہی کی بابت اطلاع اور خبر دی جاتی ہے جو اپنی رائے دوسروں پر ٹھونسنے کے لئے کوئی کسر نہیں چھوڑتی۔ اس طرح مقربین کی تائید کی جاتی ہے، انہیں بشارتیں دی جاتی ہیں، ان کی مدد کی جاتی ہے اور انہیں منور اور بار آور کیا جاتا ہے وہ کئی بار ہلاک کئے جاتے ہیں۔ مگر پھر انہیں دوبارہ جنم دے دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے ربّ کا دیدار کرتے اور انہیں یقین ہوتا ہے ان پر کوئی سورج طلوع نہیں ہوتا اور نہ کوئی رات ان پر چھاتی ہے مگر وہ اللہ کے اور قریب ہوجاتے ہیں اور ان کے علم میں ان کے پہلے علم سے کہیں بڑھ کر اضافہ ہوتا ہے

وإذا بلغوا الشيب يكمل شبابهم في الإيمان، فيتراء ون كرجلٍ مُطهّمٍ كأنّهم فتيان مراهقون، وكذالك يزيد إيمانهم وعرفانهم بزيادة أعمارهم، ويزيدون في التقوىٰ حتّى لايبقى منهم شيء ولا من آثارهم، و يبدّلون كل آن، ويُنقلون من عرفان إلى عرفانٍ آخر هو أقوى من الأول في اللّمعان، وكذالك يُربّيهم ربّهم بفضلٍ وّ إحسان، ولا يتركهم كسَهْمٍ نِضْوٍ بل يُجدّدهم بتجديد نور الجنان، ويُقلّبهم ذات اليمين وذات الشمال، وتجرى عليهم شهوات النفس وهم تتزاورون عنها بمشاهدة الجمال، وتحسبهم أيقاظًا وهم رقودٌ في مهد الوصال، ولا يُتركون سُدًى بل يجعلون عناقيد من القُعال، ويُبدّلون ويُغيّرون ويُبعَدون عن الدنيا ويبلغون من مقامات إلى أرفع منها بحكم الله الفعّال،

اور جب وہ بڑھاپے کی عمر کو پہنچیں تو ایمان میں ان کا شباب کمال پر ہوتا ہے۔ وہ خوبرو مرد کی طرح دکھائی دیتے ہیں گویا کہ وہ نوخیز جوان ہوں اور اسی طرح عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ ان کا ایمان اور عرفان بھی بڑھتا رہتا ہے وہ تقویٰ میں اس قدر ترقی کرتے ہیں کہ ان کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا اور نہ اس کا کوئی نشان۔ اور ان کو ہر آن تبدیل کیا جاتا ہے اور وہ ایک عرفان سے اگلے عرفان کی طرف منتقل کئے جاتے ہیں جو اپنی تابانی میں پہلے سے قوی تر ہوتا ہے۔ اور اس طرح ان کا ربّ اپنے فضل واحسان سے ان کی پرورش فرماتا ہے اور انہیں ایک فرسودہ تیر کی طرح رہنے نہیں دیتا بلکہ نئے سرے سے ان کے نورِ قلب کی تجدید کرتا ہے اور وہ انہیں دائیں بائیں پھراتا رہتا ہے اور ان پر نفسانی خواہشات وارد ہوتی ہیں اور وہ جمال باری کے مشاہدہ کے نتیجہ میں ان سے بچ جاتے ہیں۔ تو انہیں جاگتا ہوا خیال کرے گا حالانکہ وہ وصال الٰہی کے پنگھوڑے میں محوخواب ہوتے ہیں اور انہیں ردّی حالت میں نہیں چھوڑا جاتا بلکہ ان کو شگوفوں سے خوشے بنا دیا جاتا ہے اور ان میں تغیر وتبدل پیدا کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ دنیا سے دور رکھے جاتے ہیں۔ اور خدائے فعّال کے حکم سے وہ اپنے پہلے مرتبوں سے کہیں ارفع مقامات پر پہنچائے جاتے ہیں

﴿۱۰۹﴾

وآخر ما ينتهي إليه أمرهم أنهم يُحيَون بعد مماتهم ويوصلون بعد انفتاتهم، ويَرِدُ عليهم موتٌ بعد موتٍ ثم يُعطَون حياةً سرمدًا لمصافاتهم، ويُحفظون من غُواء إبليس وممن يعشو عن ذكر الله ومن معاداتهم، وإذا بلغوا غاياتهم يُعطَون مقامًا لا يعلمه الخلق وينأون عن عَرَصاتهم، ويكونون نورًا تخسأ منه العيون، وفي نور الله يغيبون. ولا يعرفهم إلا الذي يُعرّفه الله ويكونون غيب الغيب وروح الروح وأخفى من كل أخفى، يرجع البصر منهم خاسئًا ولا يرى. وإذا تمّ اسمهم الذي في السّماء وعند ربّهم الأعلى، وكمّل أمرهم الذي أراد الله وقضى، نُودِي في السّماء لرجوعهم إلى السّماء، فإلى ربّهم يبوء ون.

ان کے معاملہ کی انتہا یہ ہوتی ہے کہ وہ موت کے بعد زندہ کئے جاتے ہیں اور ٹوٹنے کے بعد جوڑے جاتے ہیں اور ان پر موت کے بعد موت وارد ہوتی ہے پھر ان کے اخلاص کے باعث انہیں حیات ابدی عطا کی جاتی ہے۔ اور وہ ابلیس کی گمراہ کن پکار اور ذکر الٰہی سے اعراض کرنے والوں اور اس قسم کے افراد کی دشمنی سے بچائے جاتے ہیں۔ جب وہ اپنا مقصد پا لیتے ہیں تو پھر انہیں ایک ایسا مقام عطا کیا جاتا ہے جسے مخلوق نہیں جانتی اور وہ ان کے صحنوں سے دور رہتے ہیں اور وہ ایسا نور بن جاتے ہیں جس سے آنکھیں ماندہ ہو جائیں۔ وہ اللہ کے نور میں گم ہو جاتے ہیں۔ ان کی حقیقت کو بجز اس شخص کے جس کو اللہ نے ان کے متعلق معرفت دی ہو، کوئی اور دوسرا انہیں جان سکتا۔ وہ نہاں در نہاں روح کی روح اور ہر مخفی سے زیادہ مخفی وجود ہو جاتے ہیں کہ ان پر پڑنے والی نظر ماندہ ہو کر لوٹ آتی ہے اور دیکھ نہیں پاتی۔ جب ان کا نام جو آسمان میں ہے اور ان کے ربّ اعلیٰ کے ہاں اپنی تکمیل کو پہنچ جاتا ہے اور جب ان کا وہ کام پورا ہو جاتا ہے جس کا اللہ نے ارادہ اور فیصلہ کیا ہوتا ہے تو آسمان میں ان کی آسمان کی طرف واپسی کی منادی کر دی جاتی ہے تو وہ اپنے ربّ کی طرف لوٹ جاتے ہیں

وتخرج نفوسهم إلى الله راضيةً مرضيّةً فتندلق من أجسامها كما يندلق السيف من جفنه، ويتركون الدنيا وهم لا يشجبون. يرون الدنيا كشاةٍ بكيئةٍ أو ميْتةٍ تعفّن لحمها، فلا تُمَدّ عينهم إليها ولا هم يتأسّفون، ويتبوّء ون دار حِبّهم بالمرهفات لا يتركون، ولا يلومهم إلّا مجهبٌ ولا ينكرهم إلّا قوم عمون.

اوران کی جانیں ایسی حالت میں نکل کر اللہ کی طرف جاتی ہیں کہ وہ اللہ سے راضی اور اللہ ان سے راضی ہوتا ہے۔ان کی جانیں ان کے جسموں سے اس طرح نکلتی ہیں جیسے تلوار اپنے میان سے ، وہ دنیا کو اس طرح چھوڑتے ہیں کہ انہیں اس پر کوئی حزن و ملال نہیں ہوتا۔ وہ دنیا کو ایک تھوڑے دودھ والی بکری کی طرح اور ایسے مردار کی طرح دیکھتے ہیں جس کا گوشت متعفّن ہوگیا ہو اور دنیا کی طرف ان کی نظر نہیں اُٹھتی اور نہ ہی انہیں اس دنیا کے چھوڑنے پر کوئی افسوس ہوتا ہے اور وہ اپنے محبوب کے گھر میں ڈیرے ڈال رہتے ہیں اور وہ تیز دھار تلواروں کے باوجود بھی (محبوب کے گھر کو) نہیں چھوڑتے اور بے حیا شخص کے علاوہ انہیں کوئی ملامت نہیں کرتا اور اندھی قوم کے علاوہ کوئی ان کا انکار نہیں کرتا۔

ويلٌ للعضابين فإنهم يُهلكون. ويلٌ للمغتهبين فإنهم يُنهبون. ويلٌ للمفترين فإنهم يُسألون. ويلٌ للذين تَبْذء عينهم عباد الرّحمٰن فإنّهم يموتون وهم عمون. ويلٌ للذين يَتَفأَّوُن إذا سمعوا الحق فإنّهم بنارهم يُحرقون.

سبّ وشتم کرنے والوں پر افسوس! وہ یقیناً ہلاک کئے جائیں گے۔تاریکیوں میں بھٹکنے والوں کا بُرا ہو کہ وہ لُوٹے جائیں گے۔اور افترا پردازوں پر افسوس کہ ان سے باز پرس کی جائے گی اور ان لوگوں پر افسوس جن کی آنکھیں رحمان کے بندوں کو حقارت سے دیکھتی ہیں کہ وہ ضرور اندھے ہو کر مریں گے۔بُرا ہو ان لوگوں کا کہ جب حق کی بات سنتے ہیں تو غضبناک ہو جاتے ہیں پس وہ اپنی ہی آگ میں جلائے جائیں گے۔

ومن علاماتهم أنّهم يُعطَون
كلماتٍ تُفصَحُ من عند
ربّهم، فما كان لبشر أن يقول
كمثلها ولا يُبارزون. وإن عباد
الرّحمٰن قد يتمنّون كَلِمًا
فصيحةً كما يتمنّون معارف
مليحة فيُرزقون كُلَّ مَا يطلبون.
وكذالك جرت عادة الله في
أوليائه أنّهم يُعطَون لسانًا كما ﴿۱۱۰﴾
يُعطَون جنانًا، ويُنطقهم الله
فبإنطاقه ينطقون. وكما أن
المرأة إذا وحمت يُعدّ لها بعلها
ما اشتهت، فكذالك إذا نُفخ
الروح فيهم خُلِقَتْ فيهم أمانی
من اللّٰه لا من النفس الأمّارة،
فتُعطَى أمانيّهم ولا يُخيّبون.
وكذالك أُعطِيتُ كلامًا من
اللّٰه فأتوا بمثل كتابنا هذا إن
كنتم ترتابون.

ان کی ایک علامت یہ ہے کہ انہیں ان کے ربّ کی طرف سے فصیح کلام عطا کیا جاتا ہے کسی انسان کے لئے یہ ممکن نہیں ہوتا کہ ویسا کلام کر سکے اور نہ ہی ان کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ رحمان کے بندے فصیح کلام کی ایسی ہی آرزو رکھتے ہیں جیسے وہ عمدہ معارف کی تمنا کرتے ہیں، پس وہ جو بھی طلب کرتے ہیں انہیں دیا جاتا ہے۔ اللہ کی اپنے اولیاء کی بابت یہ عادت جاری ہے کہ (پاک) دل کی طرح انہیں (فصیح) زبان بھی عطا کی جاتی ہے۔ اللہ ہی انہیں بلواتا ہے اور وہ اس کے بلانے سے بولتے ہیں اور جس طرح ایک عورت کو بحالت حمل کسی کھانے کی شدید اشتہا ہوتی ہے، تو اس کا خاوند اس کے لئے اس کی خواہش کے مطابق وہ کھانا مہیا کرتا ہے بعینہٖ اسی طرح ان مقربین الٰہی کے اندر بھی جب روح پھونکی جاتی ہے تو اللہ کی طرف سے ان کے اندر خواہشات پیدا کی جاتی ہیں نہ کہ نفس امارہ کی طرف سے اور ان کی خواہشات انہیں عطا کی جاتی ہیں اور وہ محروم نہیں کئے جاتے۔ اسی طرح مجھے اللہ کی طرف سے کلام عطا کیا گیا ہے اگر تم شک کرتے ہو تو لاؤ ہماری اس کتاب کی مثل پیش کرو۔

ومن علاماتهم أنّهم ينزلون من السماء كغيثٍ يساق إلىٰ أرضٍ جُرُزٍ فيدعون الناس إلى ماء هم وهم يُثوّبون. وينتزعون القلوب من الصدور جذبا من عندهم فيهرول الناس إليهم وهم يُغَسَّلَبون. ومن علاماتهم أنّهم ليسوا كضنين في إفاضة النور، ولا كالنّاقة الْمَصُور ولا هم يبخلون. قومٌ لَا يَشقىٰ جليسهم ولا يخزى أنيسهم مباركون من أنفسهم و يُبَارِكُون الناس ويُسعدون. يُخَضّرون أرضا أَمْعَرَت، ويحيون قلوبًا ماتت، ويعيدون دُوَلًا ذهبت، و يُردّون بلايا أقبلت، ويوصلون عُلَقًا قُطِعَت، ويسجرون أنهارًا نزف ماؤها وتخلّت، وكلّما خرب من الدين يعمرون. لهم صدورٌ مُلِئت من النور و قلوب مُلِئَت من السرور،

ان کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ آسمان سے باران رحمت کی مانند نازل ہوتے ہیں جیسے بنجر زمین کی طرف لے جایا جاتا ہے اور وہ (مقربین) لوگوں کو اپنے پانی کی طرف کپڑے سے اشارہ کر کے بلاتے ہیں۔ اور وہ اپنی کشش کی طاقت سے لوگوں کے دلوں کو ان کے سینوں سے کھینچ لیتے ہیں اور وہ لوگ ان کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور ان کو ہاتھوں ہاتھ لیا جاتا ہے۔ ان کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ دوسروں تک نور پہنچانے میں بخیل شخص کی طرح نہیں ہوتے اور نہ ہی کم دودھ دینے والی اونٹنی کی طرح ہوتے ہیں اور وہ بخل نہیں کرتے۔ یہ ایسے لوگ ہیں جن کا ہمنشین بھی نامراد نہیں رکھا جاتا اور نہ ہی ان سے اُنس رکھنے والا کبھی رسوا ہوتا ہے۔ وہ خود مبارک ہوتے ہیں اور دوسروں کو برکت دیتے اور انہیں سعادت بخشتے ہیں۔ وہ بنجر زمین کو سرسبز و شاداب کر دیتے ہیں اور مردہ دلوں کو زندہ اور دولتہائے گزشتہ کو بازیاب اور پیش آمدہ بلاؤں کو ردّ کرتے ہیں۔ منقطع تعلقات کو جوڑتے ہیں اور جن دریاؤں کا پانی کھینچ لیا جاتا ہے اور وہ خالی ہو جاتے ہیں انہیں بھر دیتے ہیں۔ دین کا جو حصہ ویران ہو اُسے آباد کرتے ہیں ان کے سینے نور سے لبریز اور دل سرور سے بھرپور ہوتے ہیں

وإنهم نجوم السماء، وبحار الغبراء، وأرواح الأجساد، وللأرض كالأوتاد، لا يُبدّلون عهدًا عقدوا مع الله وهم يُبَدّلون. وإنهم أبدالٌ يُبَدّلهم الله وإنهم أقطابٌ لا يتزلزلون. وإنهم مصطخمون لِلّٰهِ صلموا الأمّارة من أصلها وعلى أمر الله قائمون. يزجّون الحياة في هموم، ولا يعيشون كَعَيْصُومٍ، ولا يقنعون بظاهر الغسل كَعَيْشُومٍ، بل يسابقون إلى معين يُطهّر نفوسهم ولا يتضيّحون.

وإنهم حفظة الله على الناس عند البأس، ولوجود الخلق كالرأس، وفي بحر خلق الله كالدرّ المكنون، يفتحون الملحمة العظمى التي هي بالنفس الأمّارة، فيفتحون القلوب بعده بإذن الله ذي العزّة ويغلبون.

وہ آسمان کے ستارے، خشک زمین کے سمندر اور جسموں کی روح ہوتے ہیں اور زمین کے لئے میخوں کی سی حیثیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے اللہ سے جو عہد وفا باندھا ہوتا ہے وہ اسے بدلتے نہیں اور وہ بدل دیئے جاتے ہیں اور وہ ابدال ہوتے ہیں جن کے اندر اللہ خود تبدیلی پیدا کرتا ہے وہ ایسے قطب ہوتے ہیں جو متزلزل نہیں ہوتے۔ وہ اللہ کی خاطر ایستادہ ہو جاتے ہیں اور نفس امارہ کو اس کی جڑ سے کاٹ دیتے ہیں اور وہ اللہ کے ہر حکم پر قائم رہتے ہیں۔ وہ غموں میں زندگی گزارتے ہیں وہ ایک بسیار خور شخص جیسی زندگی بسر نہیں کرتے۔ وہ پیر فرتوت کی طرح ظاہری غسل پر ہی قناعت نہیں کرتے بلکہ وہ مسابقت کرتے ہوئے ایسے جاری چشمے کی طرف دوڑتے ہیں جو ان کے نفوس کو پاک و صاف کر دے اور وہ گدلے پانی کا قصد نہیں کرتے۔

وہ جنگ کے موقع پر لوگوں کے لئے اللہ کی طرف سے محافظ ہیں۔ وہ مخلوق کے وجود کے لئے بمنزلہ سر ہیں اور مخلوق خدا کے سمندر میں درّ مکنون۔ وہ نفس امارہ کے ساتھ بڑی جنگ میں فتحیاب ہوتے ہیں پھر اس کے بعد وہ اللہ ربّ العزت کے اذن سے دلوں کو فتح کرتے ہیں اور غالب آتے ہیں

ويُحيون بعد الموت ويعافهم
الناس فهم يمضخون. لا تجد
بوصيًا كمثلهم إذا طمى الماء
واشتد البلاء، وارتفع الزفير
والبكاء، وعند ذالک هم
الشفعاء بإذن اللّٰه الذى منه
يُرسَلون. وإذا بلغت القلوب
الحناجر قاموا وهم يتضرّعون
وخرّوا وهم يسجدون. هناک
تملأ السماءَ دعاؤهم، ويبكى
الملائكة بكاؤهم، ويُسمع
لهم لتقواهم، فيُنَجّى الناس
من بلاءٍ به يَقْلقون. وإنهم
قومٌ يضمجون بالأرض
ويَضبَجُون بتوالى السجدات
عند توالى الآفات، ويبلونها
بالعبرات، ويقومون أمام اللّٰه
دافع البليّات فى الليالى
المظلمات، ويقبلون إلى ربّهم
بصدق يُرضى خالق الكائنات،

اوروہ موت کے بعدنئ زندگی پاتے ہیں۔اور جب لوگ
ان سے نفرت کرتے ہیں تو وہ محبت کی خوشبو بکھیرتے
ہیں اور تم ان جیسا کوئی ناخدا نہیں پاؤ گے جب پانی
اپنی طغیانی پر ہو اور مصیبت شدت اختیار کر جائے ﴿١١١﴾
اور آہ و بکاء بلند ہو تو ایسے موقع پر وہ اس خدا کے
اذن سے جس نے انہیں مرسل بنا کر بھیجا ہوتا ہے
شفاعت کرنے والے ہوتے ہیں اور جب دل
حلق تک پہنچ جائیں وہ بحالت تضرع کھڑے ہو
جاتے ہیں اور سجدوں میں گر جاتے ہیں تب ان کی
دعا آسمان کو بھر دیتی ہے اور ان کا رونا فرشتوں کو
رُلا دیتا ہے ان کے تقویٰ کے باعث ان کی دعا سنی
جاتی ہے پس لوگ اس آزمائش سے نجات دیئے
جاتے ہیں جس سے وہ بے چین ہوتے ہیں۔
یہ ایسے لوگ ہیں جو زمین سے چمٹ جاتے ہیں
اور پے در پے آنے والی آفات کے وقت وہ
اپنے لگاتار سجدوں میں زمین پر پڑے رہتے ہیں
اور آنسوؤں سے زمین کو تر کر دیتے ہیں اور
تمام مصائب دور کرنے والے اللہ کے سامنے
اندھیری راتوں میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسے
صدق دل کے ساتھ وہ اپنے پروردگار کی جانب
متوجہ ہوتے ہیں جو خالق کائنات کو راضی کر دے

ويـمـوتـون لإحيـاء قـوم كـانوا علـى شـفـا الـممات، فيبدّلون الـقـدر وبـالـموت يشـفـعـون، وبـالـنَّـصَـبِ يُـريـحون، وبالتّألّم يبسئون.

يـواسون خلق اللّٰه ويتخونونهم عـنـد الداهيات، ويعملون عملًا يعجب الملا ئكة في السماوات، ويسبـقـون في الـصـالـحات، وتُشـجّـع قـلـوبهـم فيمشون في الـمـائـرات، ولـو جعلت سرمدًا إلـى يـوم الـمـكـافـات، ولا يتخوّفون. ولاينتتمون على أحدٍ بـقـولٍ سـوءٍ وعـنـد فُحش النّاس يجمون ويكظمون. ولا يتمايلون عـلـى جيـفة الدُّنيـا ويتـركـونهـا لـلـكـلاب، ويحسبونها حَفْنَةً من عـظـامٍ بل وَنِيم الذباب، فلا يرتد طَـرْفهـم إليهـا ولا يـلـتـفـتـون.

اور وہ ان لوگوں کو زندہ کرنے کے لئے جو موت کے کنارے پر کھڑے ہیں خود موت قبول کر لیتے ہیں۔ پس وہ تقدیر بدل دیتے ہیں اور موت کو اختیار کر کے شفاعت کرتے ہیں اور مشقت برداشت کر کے راحت پہنچاتے ہیں اور تکلیف اٹھا کر موانست وملاطفت کرتے ہیں۔

وہ خلق اللہ سے ہمدردی کرتے ہیں اور مصائب کے وقت میں ان کا خیال رکھتے ہیں اور ایسا کام کرتے ہیں جو آسمانوں میں فرشتوں کو بھی حیران کر دیتا ہے اور نیکیوں میں سبقت لے جاتے ہیں۔ ان کے دلوں میں شجاعت رکھی جاتی ہے پس وہ ان شدائد میں بھی جن کا سلسلہ روز مکافات (قیامت) تک طویل ہو ہمیشہ رواں دواں رہتے ہیں اور وہ خوفزدہ نہیں ہوتے اور نہ ہی منہ پھٹ ہو کر کسی سے بدکلامی کرتے ہیں بلکہ لوگوں کی بدگوئی پر سکوت اختیار کرتے اور اپنا غصہ پی جاتے ہیں وہ دنیا کے مُردار کی طرف مائل نہیں ہوتے اور اسے کتوں کے لئے چھوڑ دیتے ہیں اور اسے محض ہڈیوں کی ایک مٹھی بلکہ مکھیوں کا فضلہ تصور کرتے ہیں ان کی نگاہ اس طرف نہیں اٹھتی اور نہ ہی وہ اس کی جانب کوئی توجہ کرتے ہیں۔

ويجعلون أنفسهم كشجرة شَعْوَاءَ، فيأكل الجوعان ثمارهم من كل طرف جاء، نعم الأضياف ونعم المضيّفون. قومٌ مُطَهّمون، ويدفعون بالحسنة السيّئة ويخدمون الورى ولا يؤذون من آذیٰ، ومن تمخّی إليهم فيقبلون. وإذا لقوا من أعدائهم الأزابی دفعوه بالمنّ ويجتنبون التّسابّ ولا يعسمون. يدعون لأعدائهم دعاء الخير والسلامة والصحة والعافية والهداية من الله، ولا يتركون لأحدٍ فی صدورهم مثقال ذرّة من الغلّ ويدعون لمن قفاهم و ازدریٰ، ويُؤوُون إلی عصاهم من عصٰی، فيتجلی الله عليهم بما كانوا آثروه و رحموا عباده، وبما كانوا يخلصون. أولئک هم الأبدال وأولياء الله حقًّا. وأولئک هم المفلحون.

وہ اپنے تئیں ایسا بنا لیتے ہیں جیسے شاخدار درخت ہو کہ ہر طرف سے آنے والا بھوکا شخص ان کے پھل کھاتا ہے۔ کیا ہی اچھے مہمان اور کیا ہی اچھے میزبان ہیں۔ یہ لوگ حسن تام کے مالک ہیں اور بدی کو نیکی سے دور کرتے ہیں اور مخلوق کی خدمت کرتے ہیں اور جو انہیں ایذاء پہنچائے وہ اسے ایذاء نہیں پہنچاتے اور معذرت خواہ کی معذرت قبول کرتے ہیں اور جب کمینہ دشمنوں کی طرف سے ان پر سختیاں کی جائیں تو اس کے جواب میں وہ ان پر احسان کرتے ہیں اور وہ گالی کے جواب میں گالی دینے سے اجتناب کرتے ہیں اور اس کی کوشش بھی نہیں کرتے۔ اور وہ اپنے دشمنوں کے لئے اللہ کی طرف سے خیر، سلامتی، صحت و عافیت اور ہدایت کی دعا کرتے ہیں اور وہ اپنے سینوں میں کسی کے لئے بھی ذرّہ برابر کینہ نہیں رکھتے اور وہ ان کے لئے بھی دعا کرتے ہیں جو ان پر گندے الزام لگاتے اور حقیر جانتے ہیں۔ اور عاصی تک کو اپنی جماعت میں پناہ دیتے ہیں۔ پس اللہ ان پر ظاہر ہو جاتا ہے کیونکہ وہ اسے مقدم کرتے ہیں اور اس کے بندوں پر رحم کرتے ہیں اور اس وجہ سے کہ وہ اخلاص رکھتے ہیں حقیقتاً یہی لوگ ابدال اور اولیاء اللہ ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

﴿۱۱۲﴾ تُبارك الأرض بقدومهم، ويُنجّي الناس عند همومهم، فطوبىٰ لقومٍ بهم يرتبطون. ربّ اجعلني منهم وكن لي ومعي إلى يوم يُحشر الناس ويُحضرون. ربّ لا تؤاخذ من عاداني فإنهم لا يعرفونني ولا يبصرون. ربّ فارحمهم من عندك واجعلهم من الذين يهتدون. وما يفعل الله بعذابكم ان شكرتم وآمنتم أيّها المنكرون. ألا تشكرون لله وقد أدرككم في وقتٍ تُهلَكون فيها وتُخطفون؟ وإن شكرتم ليزيدنّكم، وتُعطَون كلّما تتمنّون وتشتهون. وإن تكفروا فإن جهنم حصير لقوم يكفرون.

ومن علاماتهم أنهم لا يؤذون ذرّة ولا نملة وعلى الضعفاء يترحّمون. ولا يقطعون كل القطع

ان کی تشریف آوری سے زمین کو برکت دی جاتی ہے۔ اور لوگوں کو ان کے غموں سے نجات دی جاتی ہے پس مبارک ہو ان لوگوں کو جو ان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اے میرے ربّ! تو مجھے ان میں شامل فرما اور میرا ہو اور میرے ساتھ ہو جا اس دن تک کہ جب لوگ اٹھائے جائیں اور پیش کئے جائیں۔ اے میرے ربّ! ان لوگوں پر جو میری دشمنی کر رہے ہیں گرفت نہ فرما کیونکہ وہ مجھے نہیں پہچانتے اور نہ انہیں بصیرت حاصل ہے۔ پس اے میرے ربّ! اپنی جناب سے ان پر رحم کر اور انہیں ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما۔ اے منکرو! اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ تو اللہ کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ تمہیں عذاب دے۔ کیا تم اللہ کا شکر نہیں کرو گے؟ جبکہ اس نے تمہیں آلیا ایسے وقت جس میں تم ہلاک کئے جا رہے تھے اور اُچکے جاتے تھے اور اگر تم نے شکر کیا تو وہ تمہیں زیادہ دے گا اور جو تم تمنا اور آرزو کرو گے تمہیں عطا کیا جائے گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو جہنم ناشکرے لوگوں کو گھیرنے والی ہے۔

ان کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ کسی چھوٹی سے چھوٹی چیز اور کسی چیونٹی تک کو ایذا نہیں پہنچاتے اور ضعیفوں پر رحم کرتے ہیں وہ (کسی سے) مکمل قطع تعلق نہیں کرتے

ولو عاداهم الأشرار الذين يؤذون من كل نوع ويعتدون، بل يدعون لأعدائهم لعلّهم يهتدون، ولا تجدهم كَفَظٍّ غليظ القلب ولا تجد كمثلهم ارحم وأنصح للنّاس ولو شرّقت أو كنت من الذين يُغرّبون. يدعون للذين اصابتهم مصيبة حتى يلقون أنفسهم إلى التهلكة، فإذا وقع الأمر على أنفسهم يُسمع دعاؤهم في الحضرة وبها ينبّئون، ذالک بأنهم يُبلّغون دعواتهم إلى منتهاها ويُتمّون حق المواساة ولا يألتون. يُذيبون أنفسهم ويلقونها إلى الدمار، فينجّون بها نفوسًا كثيرة من التبار، وكذالک تُعطى لهم فطرةٌ وكذالک يفعلون. يقومون في ليل دامسٍ والناس ينامون، ويرون نور أعمالهم في هذه الدنيا

اگرچہ شریر اُن سے دشمنی کریں جو انہیں ہر طرح کی ایذا دیتے ہیں اور زیادتی کرتے ہیں۔ بلکہ وہ اپنے دشمنوں کے لئے دعا کرتے ہیں تا کہ وہ ہدایت پا جائیں۔ تو انہیں بدخلق سخت دل کی طرح نہیں پائے گا اور نہ ہی تو کسی اور کو ان جیسا رحم دل اور لوگوں کا خیر خواہ پائے گا خواہ تو مشرق و مغرب میں ڈھونڈے۔ وہ مصیبت زدہ لوگوں کے لئے دعا کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس کے لئے اپنی جانوں کو ہلاکت میں ڈال دیتے ہیں۔ پس جب یہ حالت ان کے نفوس پر جاری ہو جائے تو ان کی دعا حضرت احدیت میں سنی جاتی ہے اور پھر انہیں اس کے متعلق خبر دی جاتی ہے کیونکہ وہ اپنی دعاؤں کو انتہا تک پہنچا دیتے ہیں اور (خلق خدا کی) غمخواری کا پورا حق ادا کرتے ہیں اور اس میں بالکل کوئی کوتاہی نہیں کرتے۔ وہ اپنے آپ کو پگھلا دیتے ہیں اور اپنی جانوں کو ہلاکت میں ڈال دیتے ہیں، پس وہ اس سے بہت سی جانوں کو ہلاکت سے بچا لیتے ہیں، اسی طرح انہیں عظیم الشان فطرت (صحیحہ) عطا کی جاتی ہے اور وہ اس کے مطابق عمل کرتے ہیں، وہ اندھیری راتوں میں قیام کرتے ہیں جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے (نیک) اعمال کا نور اس دنیا میں ہی مشاہدہ کر لیتے ہیں

وكل يوم في نورهم يزيدون، ويرون نضارة ما قدّموا لأنفسهم ولا يكونون كمهلوسين، ويجتنبون كل معصيةٍ ولو كانت صغيرة فلا يقربونها ولا يغتمصون، ويُمزّزون العمل الصالح ولا يزدرون.

اور ہر روز اپنے نور میں بڑھتے چلے جاتے ہیں اور جو (اعمال صالحہ) انہوں نے اپنے نفسوں کے لئے آگے بھیجے ہوتے ہیں وہ ان کی شادابی دیکھ لیتے ہیں۔ اور وہ نشہ بازوں کی طرح نہیں ہوتے اور وہ ہر معصیت سے مجتنب رہتے ہیں خواہ کتنی ہی چھوٹی ہو پس وہ اس کے قریب نہیں پھٹکتے اور نہ ہی وہ اس کو حقیر سمجھتے ہیں۔ اور وہ عمل صالح کی توقیر کرتے ہیں اور تحقیر نہیں کرتے۔

وإنّي بفضل الله من أولياء ه أفلا تعرفون؟ وقد جئتكم مع آياتٍ بيّناتٍ أفلا تنظرون؟ أما خُسف القمران؟ أما تُرِكَ القلاص في جميع البلدان، ما لكم لا تتفكّرون؟ وقد جاء ت بيّنات من الرحمان، ونزل منه السلطان، فأي شكّ بعد ذالك يختلج في الجنان، أو أي عذر بقي عندكم أيها المعرضون؟ أما أُشيع الطاعون وكثر المنون؟ وشاع الكذب والفسق و غلب قوم مشركون، وبدٰى انقلاب عظيم في العالم

اور میں اللہ کے فضل سے اس کے اولیاء میں سے ہوں۔ کیا تم پہچانتے نہیں؟ اور میں تمہارے پاس کھلے کھلے نشان لے کر آیا ہوں کیا تم دیکھتے نہیں؟ کیا شمس وقمر کو گرہن نہیں لگ چکا؟ کیا تمام ممالک میں اونٹنیاں بیکار نہیں ہو چکیں؟ تمہیں کیا ہے کہ تم غور وفکر نہیں کرتے؟ خدائے رحمان کی طرف سے کھلے کھلے نشانات آچکے اور اس کی طرف سے واضح دلیل نازل ہو چکی، اس کے بعد تمہارے دلوں میں کون سا شک خلجان پیدا کر رہا ہے۔ اے اعراض کرنے والو! اب تمہارے پاس کون سا عذر باقی رہ گیا ہے؟ کیا طاعون نہیں پھیلی اور کثرت سے موتیں نہیں ہوئیں؟ جھوٹ اور فسق و فجور عام نہیں ہو گیا؟ مشرک قوم غالب نہیں ہو چکی؟ دنیا میں ایک انقلاب عظیم کا آغاز نہیں ہو چکا؟

و ظهر أكثر ما تنتظرون، فما لكم لا تحسنون الظنون وتعتدون؟ ﴿۱۱۴﴾

جن کے تم منتظر تھے ان میں سے اکثر (علامات) ظاہر نہیں ہو چکیں؟ پس تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم حسن ظن سے کام نہیں لیتے اور حد سے بڑھ رہے ہو۔

أيها الناس لِمَ قدّمتم بين يدى اللّٰه وحَكَمِه إن كنتم تتّقون؟ أهٰذه تقاتكم أنّكم كفّرتمونى وما علمتم حق العلم وما تسألون بقلوبٍ سليمة وإن سُئِلَ عنكم تتوقّدون؟ أ شق عليكم أنّ اللّٰه بعثنى على رأس المائة واختارنى لأجدّد دين اللّٰه صَلاحًا وأُفْحِم قومًا زاد غُلوّهم فى اتّخاذ عيسٰى إلٰهًا، وأكسر صليبا يعلونه ويعبدون؟ أوأغضبكم ما خالفكم ربى فى وحيه؟ وكذالك غضب اليهود من قبل فما لكم لا تعتبرون؟

اے لوگو! اگر تم متقی ہو تو پھر تم اللہ اور اس کے حَکَم سے آگے کیوں بڑھ رہے ہو، کیا تمہارا تقویٰ یہ ہے کہ تم نے تکفیر کی جبکہ تمہیں پورا علم نہیں تھا اور تم صاف دلوں کے ساتھ سوال نہیں کرتے اور اگر تم سے سوال کیا جائے تو بھڑک اٹھتے ہو، کیا تم پر یہ گراں گزرا ہے کہ اللہ نے مجھے اس صدی کے سر پر مبعوث فرمایا اور مجھے اللہ کے دین کی بہتر طور پر تجدید کی خاطر منتخب کیا تا کہ میں اس قوم کو جو عیسیٰ کو معبود بنانے میں غلو میں بڑھ گئی ہے ساکت کروں اور اس صلیب کو توڑوں جسے وہ بلند کرتے ہیں اور (جس کی) وہ عبادت کرتے ہیں یا کیا تمہیں اس بات نے غضبناک کیا ہے کہ میرے ربّ نے اپنی وحی میں تمہاری مخالفت کی ہے اسی طرح اس سے پہلے یہود بھی غضبناک ہوئے تھے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم عبرت حاصل نہیں کرتے؟

أيها الناس إنى أنا المسيح الذى جاء فى أوانه، ونزل من السّماء مع برهانه، و اراكم آيات اللّٰه فيكم و فى نفسه و فى اعوانه

اے لوگو! میں وہی مسیح ہوں جو اپنے وقت پر آیا اور آسمان سے روشن دلیل کے ساتھ نازل ہوا اور تمہیں اس نے اللہ کے نشانات دکھائے ہیں، تم میں، اپنی ذات میں اور اپنے انصار میں۔

و شهد الزمان له بلسانه وشهد الله له في قرآنه، فبأيّ حديث تؤمنون بعد شهادة الله وبيانه؟ ألم يأن أن تتقوا الله ويوم لُقيانه؟ وان تتّقوا يومًا يُذيب الجلُود بنيرانه؟ ألا تتفكّرون في آيات الله؟ وأي شهادة أكبر من فرقانه؟ ألا ترون إن كنتُ من الله وتنكرونني فكيف يصيبكم حظّ من أمانه؟ ألا تقرء ون قصص اليهود. كيف جُعلوا من القرود. ألم تكن عندهم معاذير كما أنتم تعتذرون؟ فارحموا أنفسكم إلىٰ ما تجترء ون؟ ولا تحاربوا الله أيها الجاهلون. ما لكم لا تذكرون موتكم ولا تتقون؟ إن الغيور الذي ارسلني وعصيتموه إنه هو الصاعقة ولا يُردّ بأسه عن قومٍ يجرمون. إنه يسمع ما تتفوّهون به ويرىٰ نجواكم ويرى كلّما تمكرون.

اور زمانے نے اس کے لئے اپنی زبان حال سے گواہی دی۔ اور اللہ نے اس کے لئے اپنے قرآن میں شہادت دی ہے، پس اللہ کی شہادت اور اس کے بیان کے خلاف تم کس بات پر ایمان لاؤ گے؟ کیا وقت نہیں آ گیا کہ تم اللہ اور اس کی ملاقات کے دن سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو جو کھالوں کو اپنی آگ سے پگھلا دے گا۔ تم اللہ کی آیات کے متعلق کیوں غور نہیں کرتے۔ اس کے فرقان سے بڑھ کر اور کون سی شہادت ہو سکتی ہے۔ کیا تم اس پر غور نہیں کرتے کہ اگر میں اللہ کی طرف سے ہوا اور تم نے میرا انکار کر دیا تو تمہیں کیسے اس کی امان سے حصہ ملے گا؟ کیا تم یہود کے واقعات کو نہیں پڑھتے۔ وہ کس طرح بندر بنا دیئے گئے، کیا ان کے پاس بالکل اسی طرح کے عذر نہ تھے جیسے تم پیش کر رہے ہو، پس اپنی جانوں پر رحم کرو۔ کب تک جسارت کرو گے؟ اے نادانو! اللہ سے جنگ نہ کرو تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اپنی موت کو یاد نہیں کرتے اور ڈرتے نہیں۔ وہ غیور (خدا) جس نے مجھے مبعوث فرمایا اور جس کی تم نے نافرمانی کی بلاشبہ وہ ایک صاعقہ ہے اور اس کا عذاب مجرم قوم سے ٹالا نہ جائے گا۔ یقیناً وہ تمہارے منہ سے نکلی ہوئی بات کو سنتا اور تمہارے خفیہ مشوروں اور سب مکروں کو دیکھتا ہے

وسيعلم الذين ظلموا أىّ منقلب ينقلبون. ويلٌ للّذين لا يُفرّقون بين الصادق والكاذب ولا يَفُرَقون. ولا يعرفون الصادقين من وجوههم ولايتفرّسون. ولا يذوقون الكلمات ولا ينتفعون من الآيات، ختم اللّٰه على قلوبهم فهم لا يتفقّهون.

أيها الناس لِمَ تستعجلون فى تكذيبى فما لكم لا تسلكون كالمتّقين، وتهذون ولا تتزمّتون؟ ما لكم لا تُمعِنُون فى قوله عزّوجلّ حكايةً عن عيسٰى : فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِىْ [1] أو لا تتوفّون وتخلدون؟ أم رأيتم عيسٰى إذ صعد إلى السّماء فقلتم كيف نترك ما رأينا وإنّا مشاهدون. تعسًا لكم لم تضلّون زُمع النّاس بغير علم ولا تتقون الذى إليه تُرجعون. تصرّون على الكذب وتعلمون أنّكم تكذبون، ثم على الزور تجترء ون.

اورظالم لوگ ضرور جان لیں گے کہ کس مقام کی طرف ان کولوٹ کر جانا ہوگا۔ ہلاکت ہو ان لوگوں پر جو صادق اور کاذب کے درمیان تمیز نہیں کرتے اور ڈرتے نہیں؟ اور نہ وہ صادقوں کو ان کے چہروں سے پہچانتے ہیں اور نہ فراست سے کام لیتے ہیں۔ نہ وہ کلمات مقربین کا ذوق رکھتے ہیں اور نہ نشانات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کردی ہے اور وہ سمجھ بوجھ سے کام نہیں لیتے۔

اے لوگو! تم میری تکذیب میں کیوں جلدی کرتے ہو تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم متقیوں کی طرح نہیں چلتے اور بیہودہ گوئی کرتے ہو اور وقار اختیار نہیں کرتے، تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم عیسیٰؑ کے متعلق اللہ عزّوجلّ کے قول فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِىْ پر غور نہیں کرتے۔ کیا تم مرو گے نہیں اور ہمیشہ زندہ رہو گے؟ کیا تم نے عیسیٰؑ کو دیکھا جب وہ آسمان پر چڑھے تو تم نے کہا کہ جو ہم نے دیکھا اور مشاہدہ کیا ہے اسے ہم کیسے چھوڑ دیں۔ تمہارے
لئے ہلاکت ہو! کیوں تم عوام الناس کو بغیر علم ﴿۱۱۴﴾
کے گمراہ کرتے ہو اور اس ذات سے نہیں ڈرتے جس کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔ تم جھوٹ پر مصر ہو۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ تم جھوٹ بول رہے ہو پھر اس جھوٹ پر دلیری دکھا رہے ہو

[1] المائدة : ۱۱۸

ولـو كـنـت لا أُبعث فيكم لكنتم معذورين، ولكن ما بقي عندكم عذر بعد ما بعثني الله فما لكم لا تخافون؟ بئسما فعلتم بِحَكَمٍ مِّن الله وبئسما تفتعلون.

يا حسراتٍ عليكم ما عرفتم الزمان وما تذكرتم ما قال النبيّون، وقد منّ الله عليكم بآيات من عنده فما نظرتم إليها وتصاممتم وتعاميتم، وصرتم من الذين يموتون. وما تركتم ذرّة من ضلالاتكم بل عليها تُصرّون. إنّ الله قد صرّح لكم وقت مسيحه وما ترك من أدلّة، ولقد نصركم الله ببدرٍ وأنتم أذلّة، فما لكم لا تفهمون هذا السرّ ولا تتوجّهون؟ أليست هذه المائة مائة البدر فما لكم لا تقدرون آى الله حقّ القدر ولا بها تنتفعون؟ وقالت السّفهاء كيف نتّبع الذى شذّ وكيف نترك سوادًا أعظم؟

اور اگر میں تم میں مبعوث نہ کیا جاتا تو تم معذور تھے لیکن اللہ کے مجھے مبعوث فرمانے کے بعد اب تمہارے پاس کوئی عذر باقی نہیں رہا، پس تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم ڈرتے نہیں۔ اللہ کے حَکَم سے جو تم نے کیا وہ بہت برا ہے اور برا ہے جو تم افترا کرتے ہو۔

ہائے افسوس تم پر، تم نے زمانے کو نہ پہچانا اور انبیاء کے فرمودات کو یاد نہ رکھا۔ اللہ نے اپنی جناب سے تم پر نشانات کے ذریعہ احسان فرمایا لیکن تم نے ان پر نگاہ تک نہ ڈالی اور اپنے آپ کو بہرا اور اندھا بنا لیا اور ان لوگوں میں شامل ہو گئے جو مر جاتے ہیں۔ تم نے اپنی گمراہیوں میں سے ایک ذرہ بھی نہ ترک کیا بلکہ تم ان پر اصرار کرتے رہے۔ اللہ نے تم پر اپنے مسیح کی آمد کے وقت کی پوری صراحت کر دی تھی اور کسی دلیل کو نہ چھوڑا۔ اللہ نے بدر میں تمہاری مدد اس حالت میں فرمائی جب تم کمزور تھے۔ تمہیں کیا ہے کہ اس راز کو نہیں سمجھتے اور نہ ہی توجہ کرتے ہو۔ کیا یہ صدی بدر کی (چودھویں) صدی نہیں؟ پھر تم اللہ کی آیات کی حقیقی قدر کیوں نہیں کرتے اور نہ ان سے فائدہ اٹھاتے ہو۔ نادان کہتے ہیں کہ ہم اس شخص کی کیسے اتباع کریں جو الگ ہو گیا ہے اور ہم کیسے سوادِ اعظم کو چھوڑ دیں۔

وما جاء نبی إلا كان من الشاذّين وكان عن الضلال تكرّم، انظر كيف نزيل وساوسهم ثم انظر كيف يتعامون. إنّهم نسوا يومًا يرجعون إليه فُرادیٰ ثم يُسألون عما كانوا يعملون. مالهم لايوانسون موسىٰ وعيسىٰ ونبيّنا الأكرم، كيف بُعِثوا شاذّين فی أوائلهم ثم اجتمع عليهم فوج من الصلحاء، وكلّ صدّق وسلّم وأمنوا بمن شذّ وتركوا سوادهم الأعظم، إلّا الذی ذُرِءَ لجهنم. فَوَيْلٌ لِلذين تركوا مبعوث وقتهم أولٰئک هم الذين شذّوا وسمّاهم نبيّنا فيُجًا أعوج وأشأم. وقال إنهم ليسوا منّی ولستُ منهم، فهم الشاذون كما تقدم. إذا جاء هم حَكَمٌ من ربّهم فقأوا عيونهم وأصمّوا آذانهم وما سألوا عنه وصاروا كأبكم.

کوئی نبی بھی نہیں آیا مگر وہ سوادِ اعظم سے کٹ کر اور گمراہی سے پاک ہوتا تھا۔ دیکھ ہم ان کے وسوسوں کا کس طرح ازالہ کر رہے ہیں پھر دیکھ کہ وہ کیسے اندھے بن رہے ہیں۔ وہ اس دن کو بھول گئے ہیں جس میں وہ ایک ایک کر کے اس کے حضور لوٹائے جائیں گے پھر ان سے ان کے اعمال کے متعلق پوچھا جائے گا۔ انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ موسیٰ، عیسیٰ اور ہمارے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نگاہ نہیں ڈالتے کہ وہ کیسے اپنے آغاز میں (سوادِ اعظم سے) الگ تھلگ مبعوث کئے گئے، پھر صلحاء کی ایک جماعت ان کے گرد جمع ہو گئی اور سب نے تصدیق کی اور سر تسلیم خم کیا اور اس پر ایمان لائے جو الگ تھلگ تھا اور اپنے سوادِ اعظم کو چھوڑ دیا، سوائے اس کے جو جہنم کے لئے پیدا کیا گیا۔ پس ہلاکت ہوان کے لئے جنہوں نے اپنے وقت کے نبی کو چھوڑ دیا۔ یہی تو وہ لوگ ہیں جو (جماعت سے) الگ ہو گئے اور جن کا نام ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فیج اعوج اور منحوس رکھا اور فرمایا کہ وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں ان سے ہوں۔ پس یہ ہیں الگ تھلگ جیسا کہ پہلے ذکر ہوا ہے۔ جب ان کے پاس ان کے ربّ کی طرف سے حَکَم آیا تو انہوں نے اپنی آنکھیں پھوڑ لیں اور اپنے کانوں کو بہرا کر لیا اور اس کے متعلق تحقیق نہ کی اور گونگے کی طرح ہو گئے۔

وإن اللّٰه بعثني علٰى رأس هٰذه المائة، بما رأى الإسلام في وهاد الغربة، ورآه كأرضٍ حشاةٍ سوداء أو كحشيٍّ مِمّا يُنبِتُون. أو كلحمٍ نتنٍ وكاد أن يكون كَنَيْتون. ورأى النصارٰى أنهم يُضلّون أهل الحق ويُنَصّرون، ويسبّون نبيّنا ظلما و زورا ولا ينتهون. و رأى العلماء ﴿۱۱۵﴾ ما بقيت فيهم قوة الإفحام ولا فصاحة الكلام ولا يحتكأُ نطقهم في نفس بمالاينطقون بروحٍ من اللّٰه ولا هم يُفصِحون، بل يوجد فيهم تكنّع ويفطفطون. ذالك بما عصوا ربّهم بقولٍ لا يُقارنه فعل وبما كانوا يُراء ون، ولما جئتهم من ربّي أعرضوا وقالوا كاذب أو مجنون، وما جئتُهم إلّا وهم يَسْهون في الصالحات وعن الصالحات، وينبذون السُّعْدة وبالنَّيْتُونِ يفرحون.

یقیناً اللہ نے مجھے اس صدی کے سر پر مبعوث فرمایا کیونکہ اس نے اسلام کو کمزوری کے گڑھے میں پڑے ہوئے دیکھا اور اسے ایک نکمی سیاہ زمین یا گلے سڑے سبزہ یا بدبودار گوشت کی طرح پایا جو قریب تھا کہ ایسے درخت کی طرح ہو کہ جو بالکل گل سڑ کر نہایت متعفن ہو چکا ہو۔ اور اس نے نصاریٰ کو دیکھا کہ وہ اہل حق کو گمراہ کر رہے ہیں اور عیسائی بنا رہے ہیں اور ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ظلم اور جھوٹ کی راہ سے گالیاں دیتے ہیں اور باز نہیں آتے۔ اور اس نے علماء کو دیکھا کہ ان میں لاجواب کرنے کی طاقت باقی نہیں رہی اور نہ فصاحت کلام اور ان کی بات کسی دل میں نہیں اترتی کیونکہ وہ اللہ کی روح سے نہیں بولتے اور نہ ہی وہ فصیح الکلام ہیں بلکہ ان میں تشنج پایا جاتا ہے اور وہ غیر واضح کلام کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے ربّ کی نافرمانی اس قول سے کرتے ہیں جس کی فعل سے ہم آہنگی نہیں ہوتی نیز اس لئے کہ وہ دکھاوا کرتے ہیں اور جب میں اپنے ربّ کی طرف سے ان کے پاس آیا تھا تو انہوں نے اعراض کیا اور کہا کہ یہ تو جھوٹا یا مجنون ہے اور جب میں ان کی طرف آیا تو ان کی حالت یہ تھی کہ وہ نیکیوں کو بھول چکے تھے اور نیکیوں سے دور تھے، خوشبودار درخت کو پس پشت ڈال رہے تھے اور گلے سڑے متعفن درخت پر خوش۔

وأمليتُ لهم رسائل فيها آيات بيّنات لعلهم يتفكّرون، فما كان جوابهم إلا الهُزء والسُّخر وكذّبوا بآي الله وهم يعلمون. وقالوا إن هو إلّا افترى وأعانه عليه قوم آخرون.

وقال بعضهم دهريّ لا يؤمن بالله فاقرأ أيها النّاظر ما كتبنا وأشعنا ثم انظر كيف يهذرون، وإن السّمع والبصر والفؤاد كلّ أولئك كان عنه مسئولا، فويلٌ لهم يوم يلقون الله ويُسألون. ومن أظلم ممّن افترى على الله كذبا أو كذّب بآياته إنّه لا يُفلح الظالمون. وقالوا ما جئتَ بسلطانٍ من عند الله بل لهم أعين لا يبصرون بها، وقلوب لا يفقهون بها وآذان لا يسمعون بها وإن هم إلّا كسارحة يتيهون خليع الرسن ويرتعون،

اوران کے لئے میں نے چند رسائل جن میں واضح نشانات ہیں اس غرض سے لکھے کہ وہ غور وفکر کریں مگران کا جواب ہنسی اور تمسخر کے سوا کچھ نہ تھا اور انہوں نے جانتے بوجھتے اللہ کی آیات کو جھٹلایا اور کہا کہ یہ سب کچھ محض افتراء ہے اور اس میں دوسرے لوگوں نے اس کی مدد کی ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ یہ دہریہ ہے، اللہ پر ایمان نہیں رکھتا اس لئے اے دیکھنے والے! جو ہم نے لکھا اور شائع کیا ہے اسے پڑھ اور پھر غور کر کہ یہ لوگ کیسی فضول باتیں کہہ رہے ہیں۔ اور یقیناً کان، آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے پُرسش ہوگی۔ پس ہلاکت ہو ان کے لئے جس دن وہ اللہ سے ملیں گے اور پوچھے جائیں گے۔ اس شخص سے زیادہ ظالم اور کون ہوسکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیات کو جھٹلائے۔ حق تو یہ ہے کہ ظالم کبھی فلاح نہ پائیں گے اور انہوں نے کہا تو اللہ کی طرف سے کوئی زبردست دلیل لے کر نہیں آیا، بات یہ ہے کہ ان کی آنکھیں تو ہیں لیکن وہ ان سے دیکھتے نہیں اور دل تو ہیں لیکن ان سے سمجھتے نہیں اور کان ہیں لیکن ان سے سنتے نہیں۔ ان کی حالت مویشیوں کی سی ہے وہ بے لگام سرگرداں ہیں اور چرتے پھرتے ہیں۔

وتبيّن الحق وهم يعرضون. يكتبون رسائل ليستروا الحق، وإنّا اقتتبنا أيديهم فما يكتبون. وإني اَقتَبْتُهُم يمينًا وقلتُ بارزوني إن كنتم تصدقون، فلكأوا بمكانهم وما خرجوا، كأنّ الأرض تلمّأت بهم وكأنّهم من الذين يَعدمون. ثمّ إنّي قمتُ لهم في ليالٍي مباركةٍ ودعوتُ لهم في أسعائها لعلهم يرحمون. وما كان الله ليتوب على أحدٍ إلا علٰى قومٍ يتوبون. منهم قومٌ اعتدوا ومنهم كشيءٍ مقارب وليسوا على طريق ناهجةٍ، ولا يستنهجون. ومن تقرّب إلى الله شبرًا يتقرّب إليه ذراعًا ولكن الظالمين لا يتوجّهون. قرضبوا عُلقَ اللّٰه وهم على الدُّنيا يتمايلون، وأصابهم زمهرير الغفلة فاقرعبّوا وهم منه كل آنٍ يُقَرْطَبون. قَشّبوا صالحًا بما فسد

حق ظاہر ہو چکا ہے اور وہ حق سے اعراض کر رہے ہیں۔ وہ اخفاء حق کی غرض سے رسائل لکھ رہے ہیں۔ ہم نے ان کے ہاتھوں کو باندھ دیا پس وہ لکھ نہیں سکتے۔ میں نے انہیں ہمیشہ قسم دی اور کہا اگر تم سچے ہو تو مقابلے کے لئے نکلو۔ اس پر وہ اپنی جگہ پر چمٹ کر رہ گئے اور نہ نکلے گویا زمین نے انہیں اپنے اندر چھپا لیا ہے اور وہ معدوم ہو گئے ہیں۔ پھر میں نے ان کی خاطر مبارک راتوں میں اس خیال سے قیام کیا اور راتوں کی گھڑیوں میں ان کے لئے دعائیں کیں تا کہ ان پر رحم کیا جائے اور اللہ کسی پر رجوع برحمت نہیں ہوتا مگر توبہ کرنے والے لوگوں پر اور ان میں سے کچھ لوگ حد سے بڑھ گئے اور کچھ ایسے تھے جو ان حد سے بڑھنے والوں کے قریب تھے اور ان کا مسلک درست نہ تھا اور نہ ہی وہ اس پر چلنے کے خواہاں تھے اور جو شخص ایک بالشت بھر اللہ کے قریب آتا ہے تو اللہ ہاتھ بھر اس کے قریب آتا ہے لیکن ظالم توجہ نہیں کرتے۔ انہوں نے اللہ سے تعلقات قطع کر لئے ہیں اور دنیا کی طرف جھک گئے ہیں اور انہیں غفلت کی شدید سردی لگی ہے پس وہ سکڑ گئے اور اس وجہ سے ہر آن گرائے جا رہے ہیں۔ انہوں نے نیکی اور بدی کو گڈمڈ کر دیا

وقضّبوا كَرَمَ الإيمان ولا يُبالون. وإذا قيل لهم إن الله قد اصطخم لكم وأرسل الطاعون، قالوا مرض يأتي ويذهب ولا يأخذنا المنون، انظر كيف يُنبّهون ثم انظر كيف يتناعسون. يرون الموت ولا يتّعظون، تراهم يلهجون بزخارف الدّنيا ولا يشبعون.

وإذا قُرء عليهم ما أنزل اللّٰه ازْوَرّوا مُهرولين وهم يشتمون. تراهم جيفة ليلهم وقُطرب نهارهم، يهيمون لدنياهم وعن الآخرة يغفلون، ولا تتركهم صواكم الدّهر ثم مع ذالك لايتنبّهون. وإذا عُرضت عليهم كلم الحق سمعوها وهم يتأقّون، ويعافون ما يسمعون ويبذءُون ما يُقرءُ ون. يعلمون أنهم ميّتون ثم يتعامشون.

اور ایمان کی بیل کو کاٹ کر رکھ دیا اور وہ بالکل لاپرواہ ہو چکے ہیں اور جب ان سے یہ کہا جائے کہ اللہ تمہارے خلاف غضبناک ہو گیا اور اس نے طاعون بھیجی ہے تو وہ کہتے ہیں یہ تو بیماری ہے جو آنے جانے والی ہے اور ہمیں موت نہیں آئے گی۔ غور کر کہ انہیں کس طرح جگایا جا رہا ہے پھر دیکھو کہ وہ کس طرح آنکھیں موندر ہے ہیں، وہ موت کو دیکھتے ہیں پر نصیحت حاصل نہیں کرتے تو انہیں دیکھتا ہے کہ وہ دنیا کی دلفریبیوں کے دلدادہ ہیں اور سیر نہیں ہوتے۔

اور جب اللہ کا نازل کردہ کلام ان کے سامنے پڑھا جائے تو وہ بھاگتے ہوئے اور گالیاں دیتے ہوئے اعراض کرتے ہیں اور تو انہیں ان کی رات میں مردہ اور ان کے دن میں ایسے کیڑے کی طرح پائے گا جو ہر وقت کام میں مصروف رہتا ہے۔ وہ اپنی دنیا کے لئے سرگرداں رہتے ہیں اور آخرت سے غافل رہتے ہیں۔ زمانے کے حوادث ان کا پیچھا نہیں چھوڑتے پھر بھی وہ بیدار نہیں ہوتے اور جب ان کے سامنے سچائی کی باتیں پیش کی جائیں تو وہ اسے آگ بگولا ہو کر سنتے ہیں اور جو سنتے ہیں اسے ناپسند کرتے ہیں اور جو ان پر پڑھا جائے اسے حقیر جانتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ وہ مرنے والے ہیں پھر بھی جان بوجھ کر غفلت کرتے ہیں

﴿۱۱۶﴾

يكون للدّنيا كالأعمش، وهم عن الآخرة غافلون. زيّن الشيطان لهم أهواء هم فعُنّشوا اليها فأحبط اللّٰه أعمالهم، وأفسل عليهم متاعهم، ولُعِنوا وهم لايعلمون. يختارون ثَمَدًا حَمِأً وَصَرِىً ويتركون غَمْرًا غير غَشَشٍ ذالك بأنهم أفشال فعلى الأدنىٰ يقنعون. يتركون لونًا لا شِيَة فيها ويختارون الرقش ويقعدون بين الضِّحّ والظِّلّ ولا يتركون مقاعد إبليس ولا ينتهون. وحَبابُهم أن تُفتَح عليهم أبواب الدُّنيا ويُعطوا فيها كلّ ثمرة من ثمارها ويُسَمَّغُون. يُكفّرونني ولا أَدرى علىٰ ما يكفّرونني، وآلتناهم بيمين أن يقولوا ما يسترون، فما تفوّهوا بقول وشُدَّ وكاء قربتهم فلا يترشحون.

وہ ایک کورچشم کی طرح روتے ہیں اور آخرت سے غافل ہیں۔شیطان نے ان کے سامنے ان کی نفسانی خواہشات کو مزین کر کے پیش کیا ہے اور وہ ان خواہشات کی طرف کھنچے جاتے ہیں پس اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے اور ان کے متاع کو کھوٹا اور نکما کر دیا۔وہ لعنت کئے گئے اور وہ نہیں جانتے۔ وہ گھڑے کے گدلے اور بدبودار تھوڑے پانی کو اختیار کرتے ہیں اور گہرے صاف شفاف پانی کو ترک کرتے ہیں یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ بُزدل اور سُست ہیں اور گھٹیا چیز پر قناعت کرتے ہیں۔ وہ بے داغ رنگ کو چھوڑتے اور دھبوں کو اختیار کرتے ہیں اور وہ دھوپ اور چھاؤں کے بَین بَین بیٹھے ہیں (یعنی واضح موقف اختیار نہیں کرتے) اور ابلیسی مجالس کو نہیں چھوڑتے اور باز نہیں آتے۔ان کی دلی مراد یہ ہوتی ہے کہ ان پر دنیا کے دروازے کھول دیئے جائیں اور انہیں اس دنیا کے تمام ثمرات سے پھل دیا جائے حالانکہ وہ خوب کھلائے پلائے جاتے ہیں۔ وہ میری تکفیر کرتے ہیں لیکن مجھے معلوم نہیں کہ وہ کس بناء پر میری تکفیر کر رہے ہیں۔ہم نے انہیں قسم دی کہ وہ اس بات کا اظہار کریں جسے وہ چھپا رہے ہیں لیکن وہ کچھ نہ بولے اور ان کے مشکیزے کو ایسے مضبوط تسمے سے باندھا گیا ہے کہ اس سے ایک بوند بھی نہ ٹپکے۔

یحسبون وقت نزول المسیح کناقةٍ مُمْجِرٍ ویرون أن الأشراط قد ظهرت ثم لا یتیقّظون. أما کُسف القمران، وکان الکسف فی رمضان؟ ألا ینظرون کیف تظهر أثقال الأرض وتجری الوابورة وتمخر السفائن، وتُزَوّج النفوس وتُترک القلاص وتُبدّل الظعائن، وظهر کلّما یأمتون.

وإن مرهم عیسٰی آیةٌ بیّنة علٰی موته، فما لهم لا یفکرون فی هٰذه الآیة ولا به ینتفعون؟ وإنّما مثل المسیح الموعود کمثل ذی القرنین، وإلیه أشار القرآن یا أولی العینین، فکفاکم هذا المثل إن کنتم تتأمّلون. **وإنی أنا الأَحْوَذِیّ کَذِی القرنین**، وجُمعت لی الأرض کلّها بتزویج النفوس، فکمّلتُ أمر سیاحتی وما برحتُ موضع هاتین القدمین.

وہ نزول مسیح کے وقت کو اس اونٹنی کی طرح تصور کرتے ہیں جس کا وضع حمل کا وقت گزر چکا ہو اور تا حال وضع نہ ہوا ہو، حالانکہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ (نزول مسیح) کی تمام (علامات) ظاہر ہو چکی ہیں پھر بھی وہ نہیں جاگتے۔ کیا سورج اور چاند کو گرہن نہیں لگ چکا، جو رمضان کے مہینے میں واقع ہوا۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ زمین کے بوجھ (خزانے) کس طرح ظاہر ہو رہے ہیں، ریل گاڑی چل رہی ہے اور جہاز سمندر کا سینہ چیر رہے ہیں اور لوگوں کو اکٹھا کیا جا رہا ہے۔ اور جوان اونٹنیاں چھوڑ دی گئی ہیں اور سواریاں تبدیل ہو چکی ہیں اور جتنے بھی ان کے قیاسات تھے وہ سب ظاہر ہو چکے۔

مرہم عیسیٰ، حضرت عیسیٰ کی وفات پر ایک کھلی دلیل ہے پھر اس دلیل پر وہ کیوں غور نہیں کرتے اور نہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مسیح موعود کی مثال ذوالقرنین کے مشابہ ہے اور اے آنکھیں رکھنے والو! اسی کی طرف قرآن نے اشارہ کیا ہے۔ اگر تم غور کرتے تو یہ مثال تمہارے لئے کافی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ میں ذوالقرنین کی طرح حاذق اور نابغۂ روزگار ہوں۔ اور لوگوں کو میرے لئے تمام زمینی خِطّوں کے نفوس کو اکٹھا کرنے کے ذریعہ یکجا کر دیا گیا ہے، میں نے اسی جگہ پر رہتے ہوئے بھی اپنی سیاحت کا کام مکمل کر لیا ہے

﴿۱۱۷﴾ ولاسياحة في الإسلام ولا شدّ الرحال من غير الحرمين. فرُزِق لي السَّيحانُ بهذا الطريق من ربّ الكونين. ووجدتُ في سياحتي قومين متضادَّين. قومٌ صمخت عليهم الشّمس ولفحت وجوههم نار أُوارٍ فرجعوا بِخُفَّي حُنين. وقومٌ آخرون في زمهرير وعين حَمِئَةٍ لفقد العين. ذالک مثل الذين يقولون إنّا نحن مسلمون وليس لهم حظّ من شمس الإسلام، يحرقون أبدانهم من غير نفع ويلفحون، ومثل الذين ما بقي عندهم من ضوء شمس التوحيد واتخذوا عيسٰى إلٰهًا واستبدلوا الميت بالذي هو حيّ، ويظنون أنهم إليه يتحوّجون.

هٰذان مثلان لقوم جعلوا أنفسهم كعباديد ما نفعهم ضوء الشمس من غير أن تلفح وجوههم حرّها

اور اسلام میں حرمین شریفین کے علاوہ کسی جگہ کی سیاحت اور اس کے لئے رخت سفر باندھنا فرض نہیں، لہٰذا دونوں جہانوں کے ربّ نے اس طریق سے میرے لئے سیاحت کا سامان پیدا فرما دیا اور میں نے اپنی اس سیاحت کے دوران دو متضاد قومیں پائیں، ایک قوم تو وہ تھی جن پر سورج چمکا اور اس کی تپتی ہوئی آگ نے ان کے چہرے جھلس دیئے اور وہ ناکام و نامراد لوٹے اور دوسری قوم زمہریر میں ہے اور صاف چشمہ کے مفقود ہونے کی وجہ سے گدلے چشمہ پر ہے۔ یہ (پہلی) مثال ان لوگوں کی ہے جو کہتے ہیں کہ ہم ہی مسلمان ہیں حالانکہ انہیں آفتابِ اسلام سے کچھ بھی حصہ نہیں ملا وہ اپنے بدنوں کو فائدہ اٹھانے کی بجائے جلاتے اور جھلساتے ہیں اور (دوسری) مثال ان لوگوں کی ہے جن میں توحید کے سورج کی کوئی روشنی باقی نہیں اور انہوں نے عیسٰی کو معبود بنالیا ہے اور زندہ (خدا) کی بجائے مردہ کو بدلے میں لیا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ اس کے حاجتمند ہیں۔

یہ دو مثالیں اس قوم کی ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو بہت سے منتشر فرقوں میں تقسیم کرلیا ہے اور سورج کی روشنی نے انہیں کوئی فائدہ نہ دیا سوائے اس کے کہ اس کی تمازت نے ان کے چہروں کو جھلسا دیا۔

فهم يهلكون. ومثل لقومٍ فرّوا من ضوئها فنُهبوا وهم يغتهبون. و إنّي أدركتُ القرنين من السنوات الهجريّة وكذالك من سني عيسٰى ومن كلّ سَنةٍ بها يُحاسبون. فلذالك سُمّيتُ ذا القرنين في كتاب الله، إن في ذالك لآية لقوم يتدبّرون.

وما جئت إلّا في وقت فُتحت يأجوج ومأجوج فيه وهم من كلّ حَدَبٍ يَنسلون، فبُعثتُ لأصون المسلمين من صولهم بآياتٍ بيّناتٍ وأدعية تجذب الملائكة إلى الأرض من السماوات، ولأجعل سدًّا لقومٍ يُسلمون.

الحمد للّٰه الذي أرسل عبدهٗ على أوانه، وأنزله من السّماء عند فساد الزمان وخُذلانه، فهل منكم من يردّ قضاءه ويهدّ بناءه؟

پس وہ ہلاک ہو رہے ہیں اور ان لوگوں کی مثال جو سورج کی روشنی سے بھاگ گئے اور وہ تاریکی میں لوٹ گئے۔ میں نے ہجری، عیسوی اور ہر مروجہ کیلنڈر کے لحاظ سے دو صدیاں پائی ہیں اور اسی مناسبت سے اللہ کی کتاب میں میرا نام ذوالقرنین رکھا گیا ہے اس میں تدبر کرنے والوں کے لئے ایک بہت بڑا نشان ہے۔

میں ٹھیک ایسے وقت پر آیا ہوں جس میں یاجوج ماجوج کو کھلا چھوڑ دیا گیا ہے اور وہ ہر بلندی اور سمندر کی لہر پر سے پھلانگتے ہوئے پھیل رہے ہیں۔ پس مجھے مبعوث کیا گیا تا کہ میں کھلے کھلے نشان دکھا کر اور ایسی دعاؤں کے ذریعہ جو فرشتوں کو آسمانوں سے کھینچ کر زمین پر لے آویں، مسلمانوں کو ان کی یلغار سے بچاؤں اور مسلمانوں کے لئے ایک مضبوط حفاظتی بند بناؤں۔

حقیقی ستائش کے لائق صرف اللہ کی ذات ہے جس نے اپنے بندے کو عین وقت پر بھیجا اور اسے زمانے کے فساد اور بے یارومددگار ہونے کی حالت میں آسمان سے نازل فرمایا۔ پس کیا تم میں سے کوئی ہے جو اس کی قضاء وقدر کو رد اور اس کی بنیاد کو منہدم کر سکے۔

سبحانه وتعالٰى عمّا تزعمون.
وكفّرتموني وما ظلمتم إلّا أنفسكم، وإنّي أفوّض أمري إلى الله فسوف تعلمون.

اللہ کی ذات حد درجہ پاک ہے اور تمہارے تصورات اور وہم وگمان سے کہیں بلند تر۔
تم نے میری تکفیر کی اور تم نے صرف اپنے آپ پر ظلم کیا اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں تمہیں بہت جلد حقیقت حال کا علم ہو جائے گا۔

تَمَّ الكِتَاب
بِعَوْنِ اللّٰهِ الوَهّاب

ربّ العطایا اللہ کی مدد سے یہ کتاب پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

